عمران سیریز

روزی راسکل

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

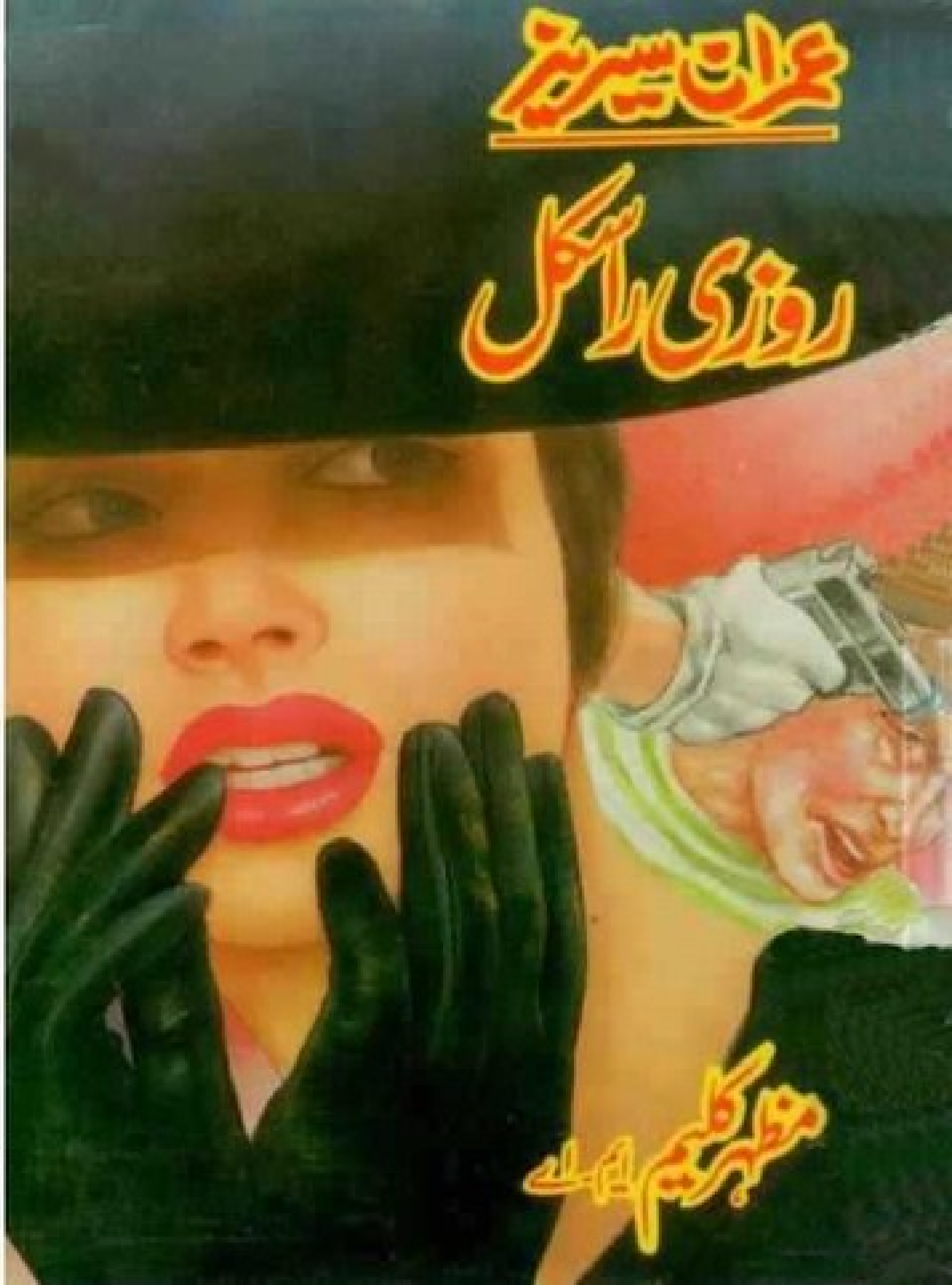

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/50 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول "روزی راسکل" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ روزی راسکل ایک نیا اور منفرد کردار ہے۔ روزی راسکل ایک ایسی لڑکی جس کا تعلق تو ٹائیگر کی طرح زیر زمین دنیا سے ہے لیکن اس کے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اس کی ان صلاحیتوں کو اعتراف ٹائیگر اور عمران کے ساتھ ساتھ ایکسٹو کو بھی کھلے عام کرنا پڑا۔ یہ کردار اپنی انفرادیت' اپنی مخصوص صلاحیتوں اور اپنی دلچسپ نفسیات کی بنا پر یقیناً آپ کو بے پناہ پسند آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے حسب سابق ضرور مطلع کیجئے کیونکہ حقیقتاً آپ کی آراء میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ اب آپ اپنے خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

راولپنڈی سے مجاہد خان صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا دیرینہ قاری ہوں۔ گذشتہ دنوں آپ کا ناول "سانسک سنٹر" پڑھا۔ یہ ناول ہر لحاظ سے ایک شاہکار ناول تھا لیکن اس میں آپ نے ہوا میں فریکونسی کے لانگ ویو سائیکلز کو شارٹ ویو سائیکلز میں تبدیل کرنے کی جو تھیوری لکھی ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آسکی حالانکہ میرا تعلق ٹیلی مواصلات سے ہے۔ گو آپ نے اس سلسلے میں اپنی طرف سے کافی

تفصیل لکھی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے مزید تفصیل سے واضح کریں کیونکہ ٹیلی مواصلات کی دنیا میں یہ ایک بالکل انقلابی اور منفرد تھیوری ہے جو میری سمجھ کی حد تک تو ناممکن ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم مجاہد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک تھیوری کے سلسلے میں آپ کی الجھن کا تعلق ہے تو جس حد تک ایک جاسوسی ناول میں خالصتاً سائنسی تھیوری کی وضاحت کی جا سکتی ہے وہ میں نے کر دی ہے اس سے زیادہ تفصیل اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے آپ کو اس موضوع پر ایسے جدید سائنسی رسائل پڑھنے پڑیں گے جو عالمی سطح پر ایسی پیچیدہ تھیوریز پر تحقیقی مقالات شائع کرتے ہیں۔ بہرحال یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ سائنس کی دنیا دراصل امکانات کی ہی دنیا ہوتی ہے۔ اس میں لفظ ناممکن کا کوئی وجود نہیں ہوتا البتہ مجھے آپ کا خط پڑھ کر اس لئے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ نے اس پیچیدہ تھیوری پر غور کیا ہے اور آپ اس سلسلے میں مزید جاننے کے خواہش مند ہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ میں ریسرچ کرنے اور آگے بڑھنے کی ذہنی صلاحیتیں موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی ان ذہنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں ملک و قوم کے مفاد میں استعمال کرنے کے لئے مزید کوشش کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

احمد بانڈہ (کرک) سے محمد عادل رضا مراد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں کیونکہ ان میں تجسس اور سسپنس حقیقت کے اس قدر قریب ہوتے ہیں کہ پڑھنے والا خود اس کیفیت کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ناول ایک بار شروع کرنے کے بعد اسے ختم کئے بغیر انسان اس سے نظریں تک نہیں ہٹا سکتا۔ آپ کا ناول "فاشنگ مشن" ہر لحاظ سے ایک شاہکار ناول تھا لیکن ایک بات کی شکایت ضرور کروں گا کہ آپ نے صالحہ کو باقاعدہ سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا ہے جبکہ اس سے پہلے ٹائیگر کا یہ حق تھا کہ اسے سیکرٹ سروس میں شامل کیا جاتا۔ امید ہے آپ اس پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم محمد عادل رضا مراد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک صالحہ کی سیکرٹ سروس میں شمولیت اور ٹائیگر کی عدم شمولیت کا تعلق ہے تو اگر ایسا کسی حق کی بنا پر ہوتا تو پھر ٹائیگر سے زیادہ حق تو آغا سلیمان پاشا کا بنتا ہے کہ وہ ہنگامی حالات میں سیکرٹ سروس کا کئی بار چیف بن چکا ہے۔ اگر وہ چیف بن سکتا ہے تو پھر ممبر بھی بن سکتا ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کا تعلق ہے تو سیکرٹ سروس میں شمولیت اصل مقصد نہیں ہوتا۔ اصل مقصد تو ملک و قوم کی خدمت کرنا ہوتا ہے اور ٹائیگر جس فیلڈ میں اور جس انداز میں کام کر رہا ہے وہ بھی دراصل ملک و قوم کی خدمت کا ہی کام ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

ملتان سے نسیم عباس صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے لاکھوں

خاموش قاریوں میں سے ایک ہوں لیکن آپ کا ناول "سفلی دنیا" پڑھنے کے بعد مجبوراً مجھے خاموش قاریوں کی صف سے نکل کر سپیکنگ قاریوں کی صف میں شامل ہونا پڑا۔ "سفلی دنیا" بحیثیت مجموعی ایک ایسا شاہکار ناول ہے جسے پڑھنے کے بعد میرے دل میں آپ کے قلم کی عظمت اور پاکیزگی کا نقش بے حد گہرا ہو گیا ہے۔ آپ نے جس طرح روحانیت کے نازک معاملات کو عام فہم انداز میں پیش کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اس موضوع پر ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم نسیم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ "سفلی دنیا" عام جاسوسی ناولوں سے ہٹ کر لکھا گیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ قارئین نے اسے بے پناہ پسند کیا ہے اور اس سلسلے میں مجھے روزانہ اور مسلسل بے شمار پسندیدگی کے خطوط مل رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ساتھ ان تمام قارئین کا مجموعی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ اس موضوع پر مزید بھی لکھوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اس وقت دن کے ساڑھے بارہ بجے تھے اور ٹائیگر بھی تھوڑی دیر پہلے ہی سو کر اٹھا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ صبح نماز پڑھنے کے بعد کچھ دیر تلاوت کرتا تھا اور پھر سو جاتا تھا اور پھر بارہ ایک بجے اٹھ کر تیار ہو کر باہر جاتا تھا۔ اب بھی وہ نہا دھو کر تیار ہو کر کرسی پر بیٹھا بوٹ کے تسمے باندھ رہا تھا کہ اچانک باہر سے گھنٹی کی آواز سنائی دی۔

"اس وقت کون آ گیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"روزی"۔۔۔ باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے

اختیار اچھل پڑا کیونکہ آج سے پہلے کبھی کوئی عورت اس کے کمرے میں نہ آئی تھی اور نہ وہ کسی کو اتنی لفٹ دیتا تھا۔ ویسے بھی وہ روزی نام کی کسی لڑکی سے واقف نہ تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک نوجوان اور خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی تھی لیکن اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ تھی۔ اس کے بال کاندھوں تک لہرا رہے تھے اور اس کے چہرے پر بڑی دلفریب مسکراہٹ تھی۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے"۔۔۔ باہر موجود لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ مجھے کیسے جانتی ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو جو مجھے اندر آنے کا بھی نہیں کہہ رہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیے"۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا لڑکی بڑے اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک طائرانہ نظر کمرے پر ڈالی اور پھر دیوار میں موجود ایک ریک کی طرف بڑھ گئی جس میں کتابیں موجود تھیں۔

"کمال ہے۔ اتنی موٹی موٹی کتابیں۔ بہت خوب۔ تو تم پڑھے لکھے ہو یہ تو اور بھی خوشی کی بات ہے"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ ٹائیگر بڑی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسے شاید اس لڑکی کی آمد کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آ رہی تھی ویسے اس نے اس لڑکی کو پہلی بار دیکھا تھا۔

"دیکھئے محترمہ۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کیوں آئی ہیں اور آپ کو کیا کام ہے۔ یہ وقت میرے باہر جانے کا ہے اس لئے میں اس وقت یہاں بیٹھ کر باتیں نہیں کر سکتا۔ اگر آپ نے صرف باتیں کرنی ہیں تو پھر کسی وقت آیئے"۔۔۔ ٹائیگر نے آخرکار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بوڑھی نظر آ رہی ہوں"۔۔۔ لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ بڑھاپا اور جوانی کہاں سے درمیان میں آ ٹپکی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ تم مجھے آپ کہہ کر پکار رہے ہو اور بڑے بھاری بھاری لفظ بول رہے ہو۔ تشریف لائیے۔ محترمہ وغیرہ۔ یہ الفاظ تو بوڑھی عورتوں کو کہے جاتے ہیں جبکہ میں تو نوجوان ہوں البتہ تمہاری آنکھوں میں کوئی ایسے لینز لگے ہوئے ہوں کہ تمہیں نوجوان لڑکی بوڑھی نظر آ رہی ہو تو اور بات ہے"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ تم نوجوان بھی ہو اور خوبصورت بھی اور بولو"۔۔۔ ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ کیا نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں سے اس طرح بات کی جاتی ہے اطمینان سے بیٹھو۔ میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گی اور یہ دروازہ تم نے بند کیوں نہیں کیا اسے بند کر دو۔ سردی بڑھ رہی ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ بڑے غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا وہ یہ سوچ کر اسے دیکھ رہا تھا کہ کہیں یہ لڑکی میک اپ میں تو نہیں ہے۔

"واہ۔ یہ ہے اصل طریقہ نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کو دیکھنے کا۔ جب کوئی نوجوان اس طرح لڑکیوں کو دیکھتا ہے تو لڑکیوں کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ نوجوان بھی ہے اور خوبصورت بھی"۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا کرو کہ ایک بورڈ بنوا لو جس پر لکھا ہوا ہو۔ میں خوبصورت بھی ہوں اور نوجوان بھی مجھے ٹھہر کر دیکھئے اور پھر اس بورڈ کو اپنے گلے میں لٹکا لو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اس نے بھی شاید سوچ لیا تھا کہ یہ لڑکی آسانی سے جان چھوڑنے والی نہیں ہے اس لئے وہ بھی ایزی ہو گیا تھا۔

"بورڈ تو بوڑھی عورتیں لگاتی ہیں مجھے کیا ضرورت ہے تم نے یہ تو دیکھا ہو گا کہ میرے چہرے پر تو میک اپ بھی نہیں ہے اور اس کے باوجود میں خوبصورت بھی ہوں اور جوان بھی"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"اگر کہو تو میں لکھ کر دے دوں سرٹیفکیٹ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"بس بس۔ تمہارا موڈ پھر آف ہونے لگ گیا ہے اس لئے اب مزید اس پوائنٹ پر بات نہیں ہو گی۔ جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرا نام روزی ہے۔ روزی آرتھر۔ آرتھر میرے باپ کا نام ہے اور میرا باپ اپنے دور کا بڑا مشہور پیشہ ور قاتل تھا لیکن اب وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور اب سوائے شراب پینے اور گالیاں بکنے کے اسے اور کوئی کام نہیں ہے میری ماں اسی لئے اسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ چلی گئی ہے چنانچہ میں آزاد ہو گئی۔ مجھے بچپن سے ہی اپنے باپ والا پیشہ بیحد پسند تھا۔ اس پیشے میں بے پناہ ایڈونچر ہے چنانچہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ وہ مجھے اس پیشے کے گر سکھائے۔ میرا باپ یہ بات سن کر بیحد خوش ہوا کیونکہ وہ بوڑھا ہو گیا تھا اب اسے کام نہیں ملتا تھا اس لئے اس نے نہ صرف مجھے گر سکھائے بلکہ وہ مجھے ایک بہترین نشانہ باز کے پاس لے گیا جس نے مجھے نشانہ بازی سکھائی۔ اس کے بعد میرے باپ نے مجھے پاکیشیا کی زیر زمین دنیا میں متعارف کرایا اور مجھے کام ملنا شروع ہو گیا لیکن مجھے بڑے چھوٹے چھوٹے کیس ملتے رہے جن سے میں بور ہو گئی اور پھر میں نے یہ کام چھوڑ دیا اور میں نے ہوٹل میٹرو میں سروس کر لی۔ ہوٹل میٹرو کے تہہ خانوں میں جوا ہوتا ہے اور جوئے کے دوران اکثر لوگ ایک دوسرے سے لڑ پڑتے ہیں میرا کام ان لڑتے ہوئے لوگوں کی ٹھکائی کرنا اور پھر انہیں جوئے خانے سے باہر بھجوانا تھا

کچھ عرصہ اس کام نے خاصا لطف دیا لیکن پھر یکسانیت سے میں بور ہو گئی تو میں نے یہ سروس چھوڑ دی اور ایک جرائم پیشہ گروپ میں شامل ہو گئی اور بڑے بڑے جرائم شروع کر دیئے لیکن پھر میری گروپ کے چیف سے لڑائی ہو گئی اور نتیجہ یہ کہ میں نے اس کے ہاتھ پیر توڑ دیئے چنانچہ مجھے گروپ سے نکال دیا گیا تو میں نے اپنا گروپ بنا لیا لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ جو میں چاہتی تھی اس پر اس گروپ کے لوگ پورا نہ اترتے تھے اس لئے میں نے گروپ توڑ دیا پھر مجھے پتہ چلا کہ زیر زمین دنیا میں ایک بدمعاش ٹونی پارکر کا بڑا رعب ہے میں نے ایک ہوٹل میں سرعام اسے للکار دیا اور میں نے ٹونی کے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ ڈالیں۔ اس طرح سب پر میرا رعب پڑ گیا اور میں زیر زمین دنیا میں مشہور ہو گئی کل ہوٹل لارڈ میں ایک آدمی مجھ سے الجھ پڑا میں نے اسے اٹھا کر پٹخ دیا تو اس نے کہا کہ اتنی لڑاکا بنتی ہو تو جا کر ٹائیگر سے لڑو۔ میں یہ نام سن کر حیران ہوئی جب میں نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ ٹائیگر کا نام زیر زمین دنیا کے بالائی طبقوں میں دہشت کا نشان بنا ہوا ہے اور لوگ اس سے اس طرح ڈرتے ہیں کہ اتنا موت سے بھی نہیں ڈرتے۔ مجھے بتایا گیا کہ ٹائیگر بڑا اصول پسند آدمی ہے لیکن انتہائی ہتھ چھٹ اور زبردست لڑاکا ہے پھر بڑی مشکل سے معلوم ہوا کہ تم اس ہوٹل میں رہتے ہو اور صرف رات گئے کمرے میں آتے ہو چنانچہ میں تم سے ملنے یہاں آ گئی ہوں لیکن تم تو مجھے لڑاکا اور بدمعاش کی بجائے کالج میں پڑھنے والے نوجوان دکھائی

دیتے ہو۔ نہ ہی تمہاری بڑی بڑی مونچھیں ہیں۔ نہ بھری ہوئی داڑھی۔ نہ تمہاری آنکھیں سرخ ہیں اور نہ تمہارا چہرہ رعب دار ہے جسمانی لحاظ سے بھی تم اتنے طاقتور نہیں ہو۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم کھلنڈرے سے نوجوان ہو اور بس"۔۔۔۔ روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو کچھ تم نے محسوس کیا ہے میں واقعی ایسا ہی ہوں اگر میں کوئی بڑا غنڈہ اور بدمعاش ہوتا تو ظاہر ہے اپنی شکل سے ہی لگتا اور یہاں اس چھوٹے سے ہوٹل کے کمرے میں رہنے کی بجائے کسی عالیشان محل میں رہ رہا ہوتا اور میری شکل و صورت ایسی ہی ہوتی جیسی تم بتا رہی ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری شہرت بہت زیادہ ہے اور ہے بھی اونچے طبقے میں۔ اس شہرت کی کیا وجہ ہے"۔۔۔۔ روزی نے کہا۔

"زیر زمین دنیا کا اونچا طبقہ بھی عام دنیا کے اونچے طبقے کی طرح ہوتا ہے بس چند غنڈے رکھ لئے اور بڑے غنڈے بن گئے لیکن اندر سے وہ بھی بڑے بزدل ہوتے ہیں اس لئے ان پر رعب بھی آسانی سے ڈالا جا سکتا ہے مجھے جب بھی رقم کی ضرورت ہوتی ہے میں جا کر ان پر رعب ڈال دیتا ہوں اور وہ بیچارے مجھ سے ڈر کر مجھے رقم دے دیتے ہیں بس اتنی سی بات ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"چلو کسی کسی پر تمہارا رعب کام دے جاتا ہو گا لیکن کہیں نہ کہیں لڑائی بھی تو ہو جاتی ہو گی"۔۔۔۔ روزی نے کہا۔

"ہاں۔ سینکڑوں بار"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا نتیجہ نکلتا ہے"۔۔۔۔ روزی نے چونک کر کہا۔

"نتیجہ تمہارے سامنے ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔۔ روزی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی کہ میں صحیح سلامت تمہیں نظر آ رہا ہوں میرے جسم کی کوئی ہڈی بھی ٹوٹی ہوئی نہیں ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اب وہ بھی لطف لے رہا تھا۔ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ لڑکی کا ذہنی توازن درست نہیں ہے اس لئے اس سے الجھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

"اوہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ سینکڑوں لڑائیوں میں تم ہی جیتے ہو"۔۔۔۔ روزی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"جیت نہ جاتا تو پھر کوئی نہ کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی۔ میں تو بس ایسے موقع پر بھاگنے میں ہی عافیت سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور روزی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر میں تم سے کہوں کہ تم مجھ سے لڑو تو پھر کیا کرو گے تم"۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بھاگ جاؤں گا اور کیا کر سکتا ہوں۔ اب تم جیسی لیڈی بدمعاش سے بھلا کون لڑ سکتا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی ایک بار پھر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"بدمعاش کا لفظ بڑا گھٹیا سا لفظ ہے اور مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔ اس کی جگہ میں راسکل کہلانا پسند کرتی ہوں۔ اس لئے لوگ مجھے

روزی آرتھر کی بجائے روزی راسکل کہتے ہیں"۔۔۔۔ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راسکل گرل زیادہ اچھا نام ہے۔ ورنہ لیڈی راسکل سے پھر تم بوڑھی نظر آنے لگ جاؤ گی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں گرل بھی غلط ہے۔ اس سے رعب نہیں پڑتا البتہ لیڈی راسکل چل سکتا ہے۔ اس سے رعب و دبدبہ پڑ جاتا ہے لیکن تم مجھے روزی راسکل بھی کہہ سکتے ہو اور لیڈی راسکل بھی۔ جو تمہارا جی چاہے کہہ دو"۔۔۔۔ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہیں لیڈی راسکل ہی کہوں گا کیونکہ روز گلاب کے پھول کو کہتے ہیں اس کے ساتھ راسکل کچھ اچھا نہیں لگتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی پڑھنے لکھنے والے آدمی ہو۔ او کے۔ بہرحال تم سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ میں تو یہ سوچ کر آئی تھی کہ تم سے دو دو ہاتھ کروں گی تاکہ لوگوں کو پتہ چل سکے کہ میں ٹائیگر سے بھی نہیں ڈرتی لیکن تم تو بے چارے معصوم سے آدمی ہو۔ اب تم سے کیا لڑنا۔ او کے تم کتاب پڑھو۔ ہاں ایک بات۔ اب اگر کوئی تم سے لڑنے کے لئے کہے تو تم نے بھاگنا نہیں بلکہ اسے میرا حوالہ دے دینا پھر وہ خود ہی بھاگ جائے گا"۔۔۔۔ روزی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کبھی کوئی میرے پیچھے بھاگ پڑے تو میں اسے تم تک پہنچا دوں"۔۔۔۔ ٹائیگر

نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب بھی ضرورت پڑے تو روز کلب آ جانا۔ یہ میری ملکیت ہے"—— روزی نے کہا۔

"روز کلب یہ کہاں ہے"—— ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے اس کا نام جاف کلب تھا لیکن میں نے اسے جبرا خرید لیا ہے اور اب اس کا نام روز کلب رکھ دیا ہے۔ اب جاف اس کا مینجر ہے"—— روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اور اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا"—— ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور روزی واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا تاکہ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کر سکے۔ روزی نے دروازہ کھولا اور باہر جانے ہی لگی تھی کہ یکلخت کمرے میں سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ روزی بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ۔ یہ کیسی آواز ہے۔ یہ تو ٹرانسمیٹر کی آواز لگتی ہے"۔ روزی نے وہیں رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جاؤ۔ یہ ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔ الارم کی آواز ہے۔ میرے باہر جانے کا وقت ہو گیا ہے"—— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الارم کی آواز نہیں۔ یہ ٹرانسمیٹر کی آواز ہے۔ تو تمہارے پاس ٹرانسمیٹر بھی ہے۔ بہت خوب۔ پھر تو تم واقعی کچھ ہو۔ اب تو میں نہیں جاؤں گی"—— روزی نے واپس مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے

وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھلی اور ایک دھماکے سے دروازے سے باہر راہداری میں جا گری اور ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا اور تیزی سے مڑ کر کونے کی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے الماری کھولی اور اندر موجود ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا۔ ٹرانسمیٹر سے مسلسل سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"عمران کالنگ۔ اوور"—— عمران کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور"—— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"—— عمران کی آواز سنائی دی۔

"اپنے کمرے سے باس۔ بس جانے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ آپ تو شاید ملک سے باہر گئے ہوئے تھے۔ میں نے پرسوں سلیمان کو فون کیا تھا تو اس نے بتایا تھا۔ اوور"—— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ آج صبح ہی واپس آیا ہوں۔ تم نے ایک کام کرنا ہے۔ یہاں زیر زمین دنیا میں کوئی خاتون ہے جسے لیڈی راسکل کہا جاتا ہے اسے تلاش کرنا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ اوور"—— عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیڈی راسکل۔ یا روزی راسکل۔ اوور"—— ٹائیگر نے جلدی سے پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اسے جانتے ہو۔ کون ہے یہ اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نوجوان لڑکی ہے۔ کسی پیشہ ور قاتل آرتھر کی بیٹی ہے اور سنا ہے کہ لڑائی بھڑائی کی بڑی شوقین ہے۔ آج کل روز کلب کی مالکہ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑی تفصیل سے جانتے ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ تم اس چکر میں نہیں پڑا کرتے اس لئے تمہیں اسے تلاش کرنا پڑے گا۔ اوور"۔ عمران کا لہجہ قدرے ناخوشگوار تھا۔

"ابھی دس منٹ پہلے اس سے میری ملاقات ہوئی ہے اور زندگی میں پہلی بار۔ میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے یہ بھی اس نے خود بتایا ہے۔ دس منٹ پہلے اگر آپ کال کرتے تو میں اس کا نام تک نہ بتا سکتا۔ اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"دس منٹ پہلے ملاقات ہوئی ہے۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم عورتوں سے اپنے کمرے میں ملاقاتیں کرنے لگ گئے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ ناخوشگوار ہو گیا تو ٹائیگر نے دروازے پر دستک سے لے کر ٹرانسمیٹر کال آنے اور روزی راسکل کو باہر پھینک کر کال اٹنڈ کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اچھا۔ پھر تو واقعی دلچسپ کردار ہے۔ اگر ابھی باہر موجود ہو تو میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور بٹن آف کر کے

وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹخنی کھولی ہی تھی کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو روزی کا گھونسہ اس کے منہ پر پڑتا۔

"یہ لڑائی پھر مجھ سے کر لینا پہلے میرے باس سے مل لو۔ اس نے تمہارے متعلق ہی پوچھا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے اس لئے اب تم بچ تو نہیں سکتے۔ لیکن یہ تمہارا باس کون ہے۔ کیا کوئی بڑا غنڈہ ہے"۔۔۔۔ روزی نے اندر داخل ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ غنڈہ نہیں ہے۔ بڑا معصوم سا آدمی ہے لیکن ہے میرا باس۔ آؤ۔ آؤ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو باس۔ روزی راسکل باہر دروازے کے ساتھ کھڑی ٹرانسمیٹر پر ہماری ہونے والی باتیں سن رہی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو اس نے میرے منہ پر گھونسہ مارنے کی کوشش کی ہے۔ بڑی مشکل سے بچا ہوں۔ آپ پہلے اس سے بات کر لیں کیونکہ اس نے مجھے چیلنج دے دیا ہے کہ اب میں اس کے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتا۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"واہ۔ تو پھر کل ولیمہ کھانے آ جاؤں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو مسٹر۔ اب کیا روزی راسکل تمہارے اس مچھر سے شادی کرے گی۔ اوور" ـــــ روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے اگر تم ٹائیگر کو مچھر کہہ رہی ہو تو پھر تو تمہارے لئے کوئی گینڈا افریقہ سے در آمد کرنا پڑے گا۔ لیکن ٹائیگر کا یہ کمرہ تو بہت چھوٹا سا ہے۔ کیا ہوٹل کے ہال کے لئے بات کرا دوں۔ اوور" ـــــ عمران کی شرارت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں موٹی ہوں۔ پوچھ لو اپنے اس ٹائیگر سے میں کتنی سمارٹ اور خوبصورت ہوں۔ اوور" ـــــ روزی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو میں بغیر دیکھے ہی مان لیتا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ تم نے ٹیری ہاؤنڈ کو کہاں چھوڑا ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

"ٹیری ہاؤنڈ۔ تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو وہ تمہارا کیسے واقف ہے۔ اوور" ـــــ روزی راسکل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نے اس سے قرضہ لینا ہے ایک سال سے اس کی منتیں کر رہا تھا لیکن وہ مان ہی نہیں رہا تھا۔ اب بڑی مشکل سے آمادہ ہوا اور اس نے مجھے فون کیا کہ وہ رقم لے کر آ رہا ہے لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ کسی روزی راسکل کے ساتھ گیا ہے اور ابھی تک اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو کہہ رہا تھا کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور وہاں کا بہت بڑا گینگسٹر ہے۔ اوور" ـــــ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ وہ پاکیشیا کا رہنے والا ہے یا شریف آدمی ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں اس سے قرضہ نہیں مل سکتا کیونکہ اب وہ بیچارہ زندہ ہی نہیں رہا ویسے میں نے اس کی تلاشی لی تھی اس کی جیب میں صرف چند ڈالر تھے اس کی لاش ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل میں موجود ہے بے شک جا کر دیکھ لو۔ اوور" ـــــ روزی راسکل نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا اس نے تم سے لڑنے کی حماقت کر ڈالی تھی۔ اوور"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی حرکت کرتا تو ہوٹل گرانڈ کے بجائے کسی گٹر میں قیمہ بن کر پڑا ہوتا۔ میری اس سے ملاقات ہوٹل سن شائن میں ہوئی تھی اس نے مجھے ہوٹل گرانڈ میں اپنے کمرے میں چلنے اور وہاں بیٹھ کر شراب پینے کی دعوت دی۔ میں نے یہ دعوت اس لئے قبول کر لی کہ مجھے اس کی جیکٹ بیحد پسند آ گئی تھی۔ میں نے سوچا کہ چلو اگر اس کے ساتھ دو چار منٹ کی کمپنی سے یہ جیکٹ مل جائے تو اچھا ہے چنانچہ میں رضامند ہو گئی اور پھر ہم دونوں ہوٹل سن شائن سے ہوٹل

گرانڈ آ گئے اور کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل میں جا کر ہم بیٹھ گئے۔ پھر اس نے شراب منگوائی اور ہم نے شراب پینا شروع کر دی پھر نجانے اسے کیا ہوا کہ اس نے اٹھ کر کمرے کو اندر سے لاک کر دیا اور اس کی آنکھوں میں حیوانیت جھلکنے لگی۔ میں نے اسے کہا کہ میں اس قسم کی لڑکی نہیں ہوں لیکن اس نے میری بات کی پرواہ نہ کی تو میں نے جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے خنجر اس کی شہ رگ میں اتر گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ میں نے اپنا خنجر واپس نکالا اور پھر اس کی جیکٹ جو اس نے اتار کر کرسی پر ڈال دی تھی اٹھا کر پہن لی۔ جیکٹ میں ایک سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور چند سو ڈالر کے نوٹ۔ وہ میں نے وہیں پھینک دیئے اور کمرے سے نکل آئی۔ اوور"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ وہ چند سو ڈالر وہیں پھینک دیئے چلو اس طرح میرا بھی کچھ بھلا ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیٹر آف کر دیا۔

"یہ تمہارا باس بہت ہی غریب آدمی لگتا ہے۔ کون ہے یہ۔ اس کا کیا حدود اربعہ ہے"۔۔۔۔ روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حدود اربعہ کیا ہونا ہے۔ سیدھا سادھا معصوم سا آدمی ہے میری طرح فری لانسر ہے کبھی کام مل جاتا ہے تو کر لیتا ہے ورنہ فارغ رہتا ہے لیکن کیا تم نے واقعی ٹیری ہاؤنڈ کو قتل کیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو اور کیا۔ میں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔ لیکن اب تم بتاؤ کہ تم نے مجھے باہر کیوں دھکیلا تھا۔ بولو"۔۔۔۔ روزی نے کہا۔

"سوری۔ اصل میں باس کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی کال ہو تو کمرے میں کوئی نہیں ہونا چاہئے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ باس تمہارے ہی متعلق بات کرے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تمہارا باس کیسے بن گیا ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے دوسروں پر رعب ڈالنا سیکھا ہے۔ یہ اس کام میں ماہر ہے جب چاہے دوسروں پر ایسا رعب ڈالتا ہے کہ لوگوں کے جسم کانپنے لگ جاتے ہیں اور چونکہ بہرحال وہ اس کام میں میرا استاد ہے اس لئے میں اسے باس کہتا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے یہ"۔۔۔۔ روزی نے پوچھا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ اس کا دوست ہے اس کے فلیٹ میں رہتا ہے کنگ روڈ پر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم اب کہاں جا رہے ہو"۔۔۔۔ روزی نے پوچھا۔

"کام پر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی چونک پڑی۔

"کس کام پر"۔۔۔۔ روزی نے پوچھا۔

"یہی گھوموں گا۔ پھروں گا۔ کوئی مالدار آسامی نظر آ گئی تو اس

پر رعب ڈالوں گا اور اس سے رقم حاصل کر لوں گا کیونکہ آج کل بڑی کڑکی ہے کئی روز سے کوئی کام کی آفر ہی نہیں مل رہی ورنہ تمہیں چائے کے لئے نہ پوچھتا"---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

"تم اور تمہارا باس دونوں ہی کنگلے ہو۔ میں نے خواہ مخواہ یہاں آ کر اپنا وقت ضائع کیا ہے"---- روزی نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتی سیڑھیوں کی طرف چل پڑی اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا اور پھر دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور اطمینان سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار ہوٹل گرانڈ کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور اسے لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کا وسیع و عریض ہال اس وقت خالی نظر آ رہا تھا البتہ ملحقہ ڈائننگ ہال میں خاصا رش تھا کیونکہ یہ لنچ کا وقت تھا اور ہوٹل گرانڈ کا کھانا پورے دارالحکومت میں مشہور تھا۔ عمران کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے سیدھا لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا چونکہ عمران جب بھی یہاں آتا تھا رات کو ہی آتا تھا اس لئے دن کی شفٹ میں کام کرنے والے ملازمین اس سے زیادہ واقف نہ تھے۔ چند لمحوں بعد عمران کمرہ نمبر اٹھارہ کے دروازے کے سامنے موجود تھا دروازے کے ساتھ لگی ہوئی پلیٹ پر مارٹن پارکر کے نام کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ بند تھا عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد اس

نے ماسٹر کی کی مدد سے دروازہ آسانی سے کھول لیا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا کمرہ خالی پڑا ہوا تھا لیکن قالین پر موجود خون کی دھبے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ خون کے دھبے ملحقہ باتھ روم کی طرف جا رہے تھے۔ عمران باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے فرش پر ایک غیر ملکی کی لاش پڑی ہوئی تھی اس کے جسم پر واقعی خالی قمیض اور پتلون تھی اس کی گردن میں گہرا زخم صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس کے دائیں پیر میں موجود بوٹ کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ تسمے کھول کر اس نے بوٹ اتارا اور اسے اٹھائے ہوئے واپس کمرے میں آ گیا۔ اس نے بوٹ کو میز پر رکھا اور پھر کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور بوٹ کی نچلی تہہ کو مخصوص انداز میں خنجر کی مدد سے اکھاڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد بوٹ کی نچلی تہہ علیحدہ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی پلاسٹک میں لپٹا ہوا ایک کاغذ جو بوٹ کی تہہ جیسا نظر آ رہا تھا سامنے آ گیا۔ عمران نے کاغذ کو پلاسٹک کے تھیلے سے نکالا اور اسے سیدھا کر کے پڑھنا شروع کر دیا۔ کاغذ پر صرف چند لائنیں ہاتھ سے لکھی گئی تھیں اس نے کاغذ پڑھ کر اسے اپنی جیب میں ڈالا اور بوٹ اور اس کی اکھڑی ہوئی تہہ کو اٹھا کر اس نے اسے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر جب بوٹ کو مخصوص انداز میں تھپکا تو تہہ واپس جڑ گئی۔ عمران بوٹ اٹھائے واپس مڑا اور باتھ روم میں جا کر اس نے بوٹ ایک بار پھر اس غیر ملکی کے پیر

میں پہنا دیا اور پہلے کی طرح تسمے باندھ کر اس نے ہاتھ جھاڑے اور باتھ روم کا دروازہ بند کر کے وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کمرے سے باہر آ کر دروازہ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوبارہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے ہال سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے کار کو کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکالا اور اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا سیدھا سر سلطان کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ آج کیسے ادھر بھول پڑے"۔۔۔۔ سر سلطان نے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ کسی فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔

"آج کل فراغت ہے کتابیں پڑھ پڑھ کر تھک گیا ہوں۔ سلیمان بھی گاؤں گیا ہوا ہے اور جب وہ خود ہو تو کہیں نہ کہیں سے ادھار سامان لے کر چائے کے ایک دو کپ پلوا دیا کرتا ہے اس کی عدم موجودگی میں تو چائے بھی نہیں مل سکتی ادھار آج کل کوئی دیتا ہی نہیں جہاں بھی جاؤ وہاں یہی لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے آج نقد کل ادھار۔ میں انہیں مل کر کہتا ہوں کہ تم آج کو کل ہی سمجھ لو لیکن وہ کہتے ہیں کہ آج تو آج ہے۔ آج ایک پٹرول پمپ کے مالک نے بڑی منت کے بعد ازراہ مہربانی پٹرول ادھار دے دیا تو میں نے سوچا کہ چلو آپ سے ملاقات کر لی جائے۔ کہتے ہیں بزرگوں سے ملاقات خوش بختی کے دروازے کھول دیتی ہے"۔۔۔۔ عمران کی زبان کرسی پر بیٹھتے ہی رواں

ہو گئی۔

"تم نے مجھے فون کر دیا ہوتا میں تمہیں رقم بھجوا دیتا"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آہ۔ کیا تیر مارا ہے سینے پر کہ ہائے ہائے۔ مدت ہوئی ہے فون کو کٹے ہوئے اب تو حسرت سی ہو گئی ہے کہ کبھی فون کی گھنٹی بج اٹھے لیکن کہاں یہ ہماری قسمت کہ فون کی گھنٹی بجے فلیٹ میں"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو اب پہلے چائے پلواؤں یا رقم دوں۔ بولو"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب آپ نے رشوت لینی شروع کر دی ہے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا تو سر سلطان کا چہرہ یکلخت بگڑ گیا۔

"تمہارے منہ سے ایسی بات سن کر بعض اوقات مجھے خیال آتا ہے کہ سر عبدالرحمٰن غلط نہیں کہتے"۔۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ رشوت کو لعنت سمجھتے ہیں اس لئے تو میں حیران ہو رہا تھا کہ آج پندرہ تاریخ ہے اور آپ کس زعم سے بار بار رقم دینے کی بات کر رہے ہیں جبکہ مجھے معلوم ہے کہ آنٹی پہلی تاریخ کو ہی ساری تنخواہ آپ سے وصول کر لیتی ہیں اور باقی مہینہ آپ کو پھر میری طرح آنٹی سے گزارہ الاؤنس مانگنا پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور

سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم کس سے مانگتے ہو گزارہ الاؤنس"۔۔۔۔ سر سلطان نے پوچھا۔

"آغا سلیمان پاشا سے۔ یقین کیجئے ایک گھنٹہ کی منت سماجت کے بعد بڑی مشکل سے دس کا نوٹ دیتا ہے۔ آپ کو کتنی دیر کی منت کے بعد ملتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"مجھے ضرورت ہی نہیں پڑتی مانگنے کی اس لئے کہ تنخواہ تمہاری آنٹی کو دینے کے بعد ٹی اے ڈی اے جو ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو ملتا ہے وہ میں خود اپنے پاس رکھ لیتا ہوں"۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ پھر تو آج آنٹی سے بھی کچھ نہ کچھ مل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"کہتے ہیں کہ مخبری کرنے والے کو بھی کچھ نہ کچھ حصہ دیا جاتا ہے اس لئے جب میں آنٹی کو مخبری کروں گا کہ پانچ تاریخ کو آپ کو ٹی اے ڈی اے ملتا ہے تو آنٹی لازماً کچھ نہ کچھ تو دے ہی دیں گی"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور چائے بھجوانے کا کہہ کر انہوں نے رسیور رکھ دیا پھر جیب سے بٹوا نکال کر انہوں نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"لو اس میں جتنے ہیں لے لو"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"واہ۔ واقعی سخاوت اس کو کہتے ہیں" ---- عمران نے بٹوا اٹھایا اسے کھولا اور دوسرے لمحے اس کا منہ بن گیا۔

"کیا ہوا۔ رقم تو ہے اس میں" ---- سرسلطان نے حیران ہو کر کہا۔

"اس میں تو کاغذ بھرے ہوئے ہیں رقم والے خانے میں۔ میرا خیال ہے یہ پانچ ہزار روپے ہوں گے" ---- عمران نے بٹوا بند کر کے واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ کم ہیں۔ چلو تم سارے لے لو۔ میرا کوئی خرچہ تو نہیں ہے۔ بس ویسے ہی رکھ لیتا ہوں" ---- سرسلطان نے کہا۔

"تو آپ اسی برتے پر بار بار رقم دینے کی بات کر رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"رقم تو ہے یہ۔ پانچ ہزار روپے ہیں کیا یہ کم ہیں خاصی بڑی رقم ہے" ---- سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر کوئی جیب کترا آپ کی جیب کاٹ لے تو یقین کریں وہ شرم سے ڈوب مرے گا کہ آپ سیکرٹری وزارت خارجہ ہیں اور بٹوے میں صرف پانچ ہزار روپے۔ جناب اتنی رقم تو آج کل نوجوان کالج کی کنٹین پر روزانہ خرچ کر لیتے ہیں آپ اسے رقم کہہ رہے ہیں" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو۔ تم رقم کسے کہتے ہو" ---- سرسلطان نے مسکراتے ہوئے بٹوا اٹھا کر واپس کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹی وی پر جب بزنس کا پروگرام آتا ہے تو کروڑوں اربوں کی باتیں اس طرح ہو رہی ہوتی ہیں جیسے معمولی سی رقمیں ہوں اب آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ رقم کسے کہتے ہیں" ---- عمران نے کہا۔

"وہ تو حکومتی لین دین ہوتے ہیں" ---- سرسلطان نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور چپڑاسی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں موجود چائے کی دو پیالیاں اٹھا کر ایک سرسلطان کے سامنے رکھی اور ایک عمران کے سامنے اور ساتھ ہی بسکٹوں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ میز پر رکھ کر وہ واپس مڑ گیا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر عیش کرتے ہیں آپ۔ حیرت ہے۔ بسکٹوں سے بھری ہوئی پلیٹ" ---- عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بسکٹوں کی پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کا بل میری تنخواہ سے کٹتا ہے" ---- سرسلطان نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ آپ کو تو باقاعدہ مہمان نوازی فنڈ حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ضرور ملتا ہے۔ لیکن وہ سرکاری مہمانوں پر ہی خرچ ہوتا ہے تم تو میرے ذاتی مہمان ہو" ---- سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ جہاں سرکاری مہمان کھاتے ہیں وہاں ذاتی مہمان بھی تو ساتھ ہی بھگت سکتے ہیں" ---- عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم اسے بددیانتی اور امانت میں خیانت سمجھتے ہیں۔ بہرحال بتاؤ آج کیسے آنا ہوا ہے" ---- سرسلطان نے کہا وہ شاید موضوع بدلنا چاہتے تھے۔

"آپ نے ایک خط بھجوایا تھا گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری صاحب کا۔ جس میں انہوں نے حکومت پاکیشیا کو اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا کے کسی اہم آدمی کے قتل کی سازش گریٹ لینڈ کی انٹیلی جنس نے ٹریس کی ہے اور اس سلسلے میں ایک آدمی کو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔ لیکن اس نے خودکشی کرلی تھی" ---- عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ خط آیا تھا میں نے صدر صاحب سے بات کی تو انہوں نے اسے چیف آف سیکرٹ سروس کو بھیجنے کا حکم دے دیا چنانچہ میں نے وہ خط چیف تک پہنچا دیا" ---- سرسلطان نے کہا۔

"آپ نے چیف سیکرٹری صاحب سے خود اس معاملے میں ضرور بات کی ہو گی" ---- عمران نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کی تھی لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے چیف سیکرٹری سے بات کی تھی" ---- سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو آج ہی ایکریمیا سے واپس آیا ہوں اور یہاں آتے ہی مجھے بلیک زیرو نے اس خط کے متعلق بتایا اور میں نے دانش منزل جا کر خط پڑھا اور پھر یہاں آگیا ہوں۔ دراصل مجھے معلوم ہے کہ آپ ایسے خط ملنے پر خط بھیجنے والے سے ضرور بات کرتے ہیں اس لئے پوچھا تھا" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس لئے بات کرتا ہوں کہ بعض اوقات سرکاری خط و کتابت میں کچھ باتیں درج نہیں کی جاتیں لیکن چیف سیکرٹری نے بتایا کہ انہیں انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سے یہی اطلاع ملی تھی جو انہوں نے خط میں لکھ کر بھجوا دی" ---- سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہوں نے انٹیلی جنس سے اس کیس کی تفصیلات تو نہیں بھجوائیں جن سے پتہ چلتا کہ کیا ہو رہا تھا" ---- عمران نے کہا۔

"اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گریٹ لینڈ میں گذشتہ سال نیا قانون منظور ہوا ہے کہ انٹیلی جنس رپورٹوں کو ملک سے باہر نہیں بھجوایا جا سکتا" ---- سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے طور پر فیصلہ کرنے پڑے گا کیونکہ جب تک ٹارگٹ سامنے نہ آئے اس وقت تک کوئی اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا" ---- عمران نے کہا۔

"اس لئے تو یہ خط تمہارے چیف کو بھجوایا گیا ہے کیونکہ صدر صاحب کا خیال ہے کہ صرف ایکسٹو ہی یہ کام سرانجام دے سکتا ہے" ---- سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو صدر صاحب کی مہربانی ہے لیکن آپ ایک بات صدر صاحب سے پوچھ کر مجھے بتائیں کہ صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کے ذریعے گریٹ لینڈ کے بدنام جرائم پیشہ گروپ ہاؤنڈ کے ساتھ کیوں رابطہ کیا تھا اور ہاؤنڈ گروپ کے

چیئرمین سے ان کی کیا بات چیت ہوئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سرسلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ صدر صاحب نے جرائم پیشہ گروپ سے رابطہ کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"آپ پوچھیں تو سہی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ میں یہ بات نہیں پوچھ سکتا۔ تم اپنے چیف سے کہو کہ وہ صدر صاحب سے خود بات کرے"۔۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلئے آپ صدر صاحب سے کہیں کہ ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ان سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہے پھر میں بات کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ بات کیوں کی۔ صدر صاحب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے"۔۔۔۔ سرسلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر وہی کاغذ نکال کر اس نے سرسلطان کے سامنے رکھ دیا جو اس نے ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر اٹھارہ میں موجود لاش کے بوٹ سے نکالا تھا۔ سرسلطان نے کاغذ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مجسم ہوتے چلے گئے۔

"یہ۔ یہ کاغذ تمہیں کہاں سے ملا"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اسے پڑھ لیا ہے ناں۔ اب بتائیں کہ یہ کیا ہے۔ کیا اس پر صدر صاحب کے دستخط نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"دستخط تو صدر صاحب کے ہی ہیں۔ میں ان کے دستخط پہچانتا ہوں لیکن یہ خط صدر صاحب نہیں لکھ سکتے۔ یہ ضرور کوئی گہری سازش ہے۔ تمہیں یہ کاغذ کہاں سے ملا ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"ہاؤنڈ گروپ کے ایک آدمی سے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہاری بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے لیکن صدر صاحب کو ایسا لکھنے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ میری بات کرائیں۔ پھر بات صاف ہو گی ورنہ اس خط کی حد تک تو صدر صاحب کی حیثیت اور عہدہ مشکوک ہو جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس فون کر کے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے ملٹری سیکرٹری سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سرسلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھالیا۔ پھر انہوں نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کریں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری راشد خان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں خان صاحب۔ صدر صاحب سے چیف آف سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی ایک اہم مسئلے پر براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں۔ آپ پلیز صدر صاحب سے ان کی بات کرا دیں"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"بہتر۔ میں بات کراتا ہوں صدر صاحب سے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سرسلطان۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"صدر صاحب سے بات کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں سر"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سرسلطان۔ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر چیف آف سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی علی عمران صاحب میرے آفس میں تشریف لائے ہیں۔ وہ چیف کی طرف سے آپ سے براہ راست کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کرائیے بات"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ میرا نام علی عمران ہے اور مجھے ایکسٹو صاحب نے اپنا نمائندہ خصوصی بنا رکھا ہے حالانکہ میں نے تو کئی بار ان سے کہا ہے کہ مجھ میں تو کوئی خصوصیت نہیں ہے اس لئے وہ مجھے نمائندہ خصوصی کی بجائے نمائندہ عمومی بنا دیں لیکن وہ نہیں مانتے۔ بہرحال میں اس وقت چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں اور پوچھنا یہ ہے کہ آپ نے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کیا اور اس رابطے کے ذریعے آپ کا رابطہ گریٹ لینڈ کی مشہور جرائم پیشہ تنظیم ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین سے ہوا اور پھر آپ نے چیئرمین صاحب کو ذاتی طور پر ایک خط لکھا۔ اس خط میں آپ نے ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین سے درخواست کی کہ وہ اپنی تنظیم کا انتہائی تربیت یافتہ فرد فوری پاکیشیا بھجوائے تاکہ اس کی مدد سے یہاں کے ایک اہم آدمی کو ختم کرایا جا سکے اور رابطے کے لئے وہی خط ہی شناخت کے طور پر طے کیا گیا تھا چنانچہ ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین نے اپنا ایک آدمی جس کا نام ٹیری ہاؤنڈ تھا یہاں بھیجا تاکہ وہ آپ سے مل کر منصوبے کی تفصیلات طے کر سکے۔ چیف آف سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع مل گئی اور وہ

آدمی بھی ٹریس ہو گیا جو یہ خط لے کر یہاں آپ سے ملاقات کے لئے آ رہا تھا لیکن وہ آدمی یہاں ایک ذاتی جھگڑے میں ہلاک ہو گیا۔ بہرحال یہ خط اس سے برآمد ہو گیا ہے جو اس وقت میرے پاس ہے۔ آپ سے صرف یہ پوچھنا تھا کہ کیا یہ خط واقعی آپ نے لکھا ہے اور اگر لکھا ہے تو اس کا پس منظر کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ پہلے تو اس نے اپنی عادت کے مطابق مذاق میں بات کا آغاز کیا تھا لیکن جب سرسلطان نے آنکھیں نکالیں تو وہ سنجیدہ ہوتا چلا گیا اور آخر میں اس کا لہجہ واقعی بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"مسٹر عمران۔ نہ ہی میں نے یا میرے ملٹری سیکرٹری نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی میں کسی ہاؤنڈ گروپ کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے کوئی ذاتی خط لکھا ہے۔ جب سے میں نے صدارت کا عہدہ سنبھالا ہے میں نے ذاتی خط سرے سے لکھا ہی نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ سرسلطان کے ساتھ میرے پاس تشریف لائیں اور مجھے خط دکھائیں تاکہ میں اسے دیکھ سکوں۔ ایکسٹو صاحب کو میری طرف سے کہہ دیں کہ یہ سب کچھ کسی گہری سازش کے سوا اور کچھ نہیں ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے انتہائی تحمل اور بردباری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سرسلطان صاحب سے کہہ دیں کہ وہ مجھے اپنی سرکاری کار میں بٹھا کر لے آئیں۔ مجھے تو آج بڑی مشکل سے تھوڑا سا پٹرول ادھار ملا ہے اگر میں اپنی کار میں پریذیڈنٹ ہاؤس آیا تو مجھے

واپس پیدل ہی آنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور سرسلطان کی طرف بڑھا دیا جن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"سر۔ آپ مائینڈ نہ کریں سر۔ میں اس کی جگہ آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اس عمران کی عادت ہی ایسی ہو گئی ہے کہ یہ مذاق کرنے سے باز نہیں آ سکتا"۔۔۔۔ سرسلطان نے رسیور لے کر انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میری ان سے ملاقات ہو چکی ہے سرسلطان۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب کیسی طبیعت کے آدمی ہیں۔ معذرت کی ضرورت نہیں ہے لیکن جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ انہیں ساتھ لے کر فوراً میرے پاس پہنچیں"۔۔۔۔ صدر صاحب نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سرسلطان نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ عمران کو کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھنے لگے جس کے چہرے پر ایسی معصومیت طاری تھی جیسے اسے دنیا کی ہوا ہی نہ لگی ہو۔

"کیا اب تم آؤٹ آف کنٹرول ہوتے جا رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم ملک کے صدر سے بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ سرسلطان آخرکار پھٹ پڑے۔

"ملک کے صدر۔ اوہ۔ اوہ۔ تو کیا واقعی وہ ملک کے صدر تھے۔ وری سیڈ۔ اوہ۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں سمجھا کسی انجمن یتیم خانہ کے صدر ہوں گے۔ اوہ۔ یہ تو واقعی بہت برا ہوا"۔۔۔ عمران نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی پہلی بار معلوم ہو رہا تھا

کہ وہ ملک کے صدر سے بات کر رہا تھا۔

"سنو عمران۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن پروٹوکول کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا۔ سمجھے"۔۔۔۔ سر سلطان نے شدید غصے کے عالم میں کہا۔

"پروٹوکول۔ یہی لفظ کہا ہے ناں آپ نے۔ لیکن کول کا مطلب تو کوئلہ ہوتا ہے۔ پروٹو کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سر سلطان ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھے اور مڑ کر ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔

"آئی ایم سوری سر سلطان۔ آئندہ آپ کو اس بارے میں کوئی شکایت نہ ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ سر سلطان سے اب غصہ واقعی برداشت سے باہر ہو چکا ہے اس لئے اگر انہیں فوری طور پر ٹھنڈا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کا نروس بریک ڈاؤن ہو ہی جائے۔

"تم بچے نہیں ہو سمجھے۔ تمہیں خیال رکھنا چاہئے۔ اگر میں تم سے ہنس کر بات کر لیتا ہوں یا مذاق کر لیتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم صدر صاحب سے بھی مذاق کرنا شروع کر دو اور وہ بھی میری موجودگی میں"۔۔۔۔ سر سلطان نے مڑ کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہوگی۔ اس بار معذرت قبول کر لیں میں صدر صاحب سے بھی ذاتی

طور پر معذرت کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان کے چہرے پر موجود شدید ترین غصے کے تاثرات آہستہ آہستہ نارمل ہوتے چلے گئے۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ لفٹ کے ذریعے پورچ تک پہنچتے تھے۔ عمران خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران سر سلطان کے ساتھ کار میں بیٹھا پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سر سلطان عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران ڈرائیور کے ساتھ والی سائیڈ پر بیٹھا تھا۔ گو سر سلطان نے اسے بھی پیچھے بیٹھنے کے لئے کہا تھا لیکن عمران نے معذرت کر لی اور وہ آگے بیٹھ گیا۔ سر سلطان نے بھی شاید اس لئے اصرار نہ کیا تھا کہ ڈرائیور کی موجودگی میں وہ بات نہ کرنا چاہتے ہوں گے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ کر انہیں فوری طور پر صدر صاحب کے خصوصی میٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا۔

"آیئے۔ آیئے۔ تشریف لایئے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے ان کے دروازے میں داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باقاعدہ ان دونوں سے مصافحہ کیا۔ عمران اور سر سلطان دونوں نے رسمی فقرے ادا کئے اور پھر وہ میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سر سلطان تو بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران صوفے والی کرسی پر قدرے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"وہ خط کہاں ہے عمران صاحب۔ جس کا ذکر آپ نے کیا تھا"۔

صدر صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے جیب سے وہ کاغذ نکالا اور اٹھ کر صدر صاحب کے سامنے رکھ دیا اور پھر دوبارہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ صدر صاحب نے خط اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ دستخط تو واقعی میرے ہیں اور لکھائی بھی مجھے اپنی ہی لگتی ہے لیکن میں نے تو نہیں لکھا۔ یہ کیا سلسلہ ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے خط واپس میز پر رکھتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سر۔ جب عمران صاحب نے مجھے یہ خط دکھایا تو میں بھی بے حد پریشان ہوا تھا"۔۔۔۔ سرسلطان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو کوئی گہری سازش لگتی ہے۔ عمران صاحب کے فون کے بعد میں نے ملٹری سیکرٹری کو بلا کر دریافت کیا ہے۔ اس نے بھی انکار کیا ہے۔ آخر یہ کیا سلسلہ ہے۔ کیوں عمران صاحب"۔۔۔۔ صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ملٹری سیکرٹری صاحب کو آپ ذرا بلائیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدر صاحب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"میٹنگ روم میں آ جائیے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور فوجی یونیفارم میں ملبوس ایک صحت مند آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے صدر صاحب کو سیلوٹ کیا۔

"یہ عمران صاحب ہیں۔ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی اور سرسلطان سے تو آپ واقف ہیں۔ اور عمران صاحب یہ میرے ملٹری سیکرٹری ہیں کرنل راشد خان"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کرنل راشد خان اور عمران کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کرنل صاحب۔ آپ کب سے یہاں ڈیوٹی پر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کرنل راشد خان سے پوچھا۔

"دو ماہ سے جناب"۔۔۔۔ کرنل راشد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے پہلے آپ اسی یونٹ میں تھے یا اور کوئی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی میں اس پوسٹ پر تعینات ہونے سے پہلے گریٹ لینڈ میں پاکیشیا کے سفارت خانے میں ملٹری اتاشی تھا"۔۔۔۔ کرنل راشد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں آپ کے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری راجر سے تعلقات تو ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تعلقات تو نہیں تھے جناب۔ البتہ ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی"۔۔۔۔ کرنل راشد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب کے سامنے میز پر خط پڑا ہوا ہے۔ آپ اسے دیکھیں اور مجھے بتائیں کہ یہ خط کس نے لکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ لو دیکھو" ---- صدر صاحب نے اپنے سامنے پڑا ہوا خط اٹھا کر کرنل راشد خان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو کرنل راشد خان نے خط لیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں خط پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

"جی یہ تو صدر صاحب کا ذاتی خط لگتا ہے" ---- کرنل راشد نے کہا۔

"کرنل راشد۔ ہاؤنڈ گروپ کے چیف لارڈ میکانو کے ساتھ آپ کی ہونے والی تمام بات چیت کے ٹیپ سیکرٹ سروس کے چیف کے پاس پہنچ چکے ہیں اس لئے آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ آپ اصل حالات بتا دیں۔ میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ آپ کا کورٹ مارشل نہیں کیا جائے گا" ---- عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب ہے آپ کا" ---- کرنل راشد نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر گرا۔ عمران کسی سپرنگ کی طرح صوفے سے اچھلا تھا اور پھر کرنل راشد خان ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرتا ہوا دکھائی دیا تھا۔ صدر صاحب اور سرسلطان بے اختیار بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"بولو۔ سب کچھ بتا دو" ---- عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھ سے کچھ معلوم نہ کر سکو گے" ---- کرنل راشد نے خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ کے کناروں سے نیلے رنگ کے بلبلے سے نکلنے لگے اور عمران نے جھٹکے سے پیر ہٹایا لیکن اسی لمحے کرنل راشد کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ڈھلک چکی تھی۔ صدر مملکت اور سرسلطان دونوں بت بنے ہوئے کھڑے تھے۔

"آئی ایم سوری۔ صدر صاحب اور سرسلطان صاحب۔ آپ کی موجودگی میں یہ سب کچھ ویسے تو پروٹوکول کے خلاف ہے لیکن اگر یہ نکل جاتا تو زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا" ---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے"۔ صدر صاحب نے حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تفصیلاً عرض کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو صدر صاحب دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ بھی تشریف رکھیں جناب" ---- عمران نے سرسلطان سے کہا تو سرسلطان بھی خاموشی سے دوبارہ صوفے کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ عمران بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جناب۔ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے حکومت پاکیشیا کو ایک خط لکھا کہ ان کی انٹیلی جنس نے ایک سازش پکڑی ہے جس میں پاکیشیا میں کسی اہم آدمی کے قتل کرنے کا اشارہ پایا جاتا تھا۔ یہ خط آپ کے

حکم پر ایکسٹو کو پہنچا دیا گیا۔ ایکسٹو نے اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ میں اپنے ایجنٹ کو انکوائری کے لئے کہا تو وہاں سے انہیں رپورٹ دی گئی کہ انٹیلی جنس نے ایسی کوئی سازش نہیں پکڑی اور نہ ہی ان کے ریکارڈ میں ایسا کوئی کیس موجود ہے جس پر چیف نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کے بارے میں انکوائری کرائی تو اس انکوائری کے تحت یہ بات سامنے آئی کہ آپ کے ملٹری سیکرٹری نے چیف سیکرٹری سے رابطہ کیا کہ آپ ان سے بات کرنا چاہتے ہیں اور پھر آپ نے براہ راست چیف سیکرٹری سے بات کی اور اسے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ کے بدنام زمانہ ہاؤنڈ گروپ کے چیف سے کہیں کہ وہ آپ کا ایک اہم کام ذاتی طور پر کرے۔ چیف سیکرٹری نے اس سلسلے میں ہاؤنڈ گروپ کے چیف سے رابطہ کیا تو ہاؤنڈ گروپ کے چیف نے یہ شرط رکھ دی کہ صدر صاحب ذاتی طور پر انہیں خط لکھیں تاکہ اسے یقین ہو کہ صدر صاحب واقعی یہ کام ذاتی حیثیت سے کرانا چاہتے ہیں کیونکہ ہاؤنڈ گروپ کے چیف کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں اسے یا اس کی تنظیم کو کسی خاص ٹریپ میں نہ پھنسایا جا رہا ہو۔ چیف سیکرٹری نے یہ بات آپ کو کہہ دی۔ آپ نے ایک ذاتی خط لکھ کر چیف سیکرٹری کو بھجوا دیا۔ چیف سیکرٹری نے وہ خط ہاؤنڈ گروپ کے چیف تک پہنچا دیا۔ اس پر ہاؤنڈ گروپ نے وہی خط بطور شناخت دے کر اپنے ایک خاص آدمی کو پاکیشیا بھجوایا تاکہ وہ آپ سے مل کر جو کام آپ کرانا چاہتے ہیں ان کی تفصیلات معلوم کر سکے اور پھر وہ کام کر

دے۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی اس آدمی کے بارے میں بھی تفصیلات مہیا کر دی گئیں جو خط لے کر یہاں آ رہا تھا۔ اس آدمی کا نام ٹیری تھا لیکن اس گروپ کے آدمی اپنی مخصوص شناخت کے لئے اپنے ناموں کے ساتھ ہاؤنڈ کا لفظ بھی لگاتے ہیں۔ یہاں پڑتال کی گئی اور ٹیری ہاؤنڈ نامی آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس نام کا آدمی گریٹ لینڈ سے آ کر یہاں کے ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرا ہے اور اس نے اس ہوٹل سے آپ کے ملٹری سیکرٹری سے فون پر رابطہ کیا اور ملٹری سیکرٹری نے اسے آج رات کو سینئر آفیسرز کلب میں ملاقات کا وقت دیا۔ اس کے بعد صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ ٹیری ہاؤنڈ کی یہاں کی ایک مقامی عورت روزی راسکل سے ملاقات ہوئی اور ان دونوں کو اکٹھے اس ہوٹل میں جاتے دیکھا گیا پھر اس کے بعد اس ٹیری ہاؤنڈ کا کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ چنانچہ اس عورت کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں پھر اس عورت کو ٹریس کیا گیا تو اس عورت نے بتایا کہ ٹیری ہاؤنڈ اس عورت کو لے کر گرانڈ ہوٹل گیا تھا۔ وہاں ایک کمرہ کسی پارکر کے نام سے بک تھا۔ وہاں اس ٹیری ہاؤنڈ نے اس عورت سے دست درازی کی کوشش کی تو اس عورت نے اسے ہلاک کر دیا اور اس کی لاش ابھی تک ہوٹل گرانڈ کے کمرے میں موجود ہے۔ چنانچہ وہاں چیکنگ کی گئی تو ٹیری ہاؤنڈ کی لاش وہاں موجود تھی۔ چونکہ گریٹ لینڈ سے یہ رپورٹ مل چکی تھی کہ وہ خط ٹیری ہاؤنڈ نے اپنے بوٹ کے تلے میں چھپایا ہوا ہے اس لئے وہاں سے یہ خط حاصل کیا گیا۔ اس

کے بعد چیف نے مجھے یہ خط دے کر سر سلطان صاحب کے پاس بھجوایا تاکہ اس آدمی کو ٹریس کیا جا سکے جس نے آپ کی طرف سے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ چیف کا خیال تھا کہ یہ کام آپ کے ملٹری سیکرٹری کا ہے۔ وہ کسی خاص سازش میں آلہ کار بنا ہوا ہے چنانچہ میں سر سلطان صاحب کے ساتھ یہاں آیا۔ ملٹری سیکرٹری کو بلوایا گیا۔ آپ کے سامنے بات چیت ہوئی۔ میں نے اسے خط دکھایا اور وہ یہ خط دیکھ کر چونکا لیکن اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا لیکن خط دیکھ کر اس کے چہرے اور آنکھوں میں پیدا ہونے والے تاثرات نے یہ بتا دیا کہ وہ واقعی اس سازش میں کسی نہ کسی انداز میں بہرحال ملوث ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا آپ کے سامنے ہوا۔ ویسے مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ اس ملٹری سیکرٹری نے اپنے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپایا ہوا ہو گا اور یہ مر جائے گا ورنہ میں اس کا بھی بندوبست کر لیتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس واقعی وہ کیسٹ موجود ہیں جن میں اس نے چیف سیکرٹری سے گفتگو کی تھی"۔۔۔۔ صدر صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ کیسٹ ہوتی تو پھر پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اسے اچانک اور فوری گرفتار کر لیا جاتا۔ انکوائری کرنے والوں نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری سے یہ ساری معلومات حاصل کی تھیں۔ جو کچھ میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے وہ سب کچھ اسی

نے بتایا تھا۔ کیسٹ کی بات تو میں نے ملٹری سیکرٹری کو ٹٹولنے کے لئے کی تھی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سازش کیا تھی اور اس میں مجھے اس انداز میں استعمال کرنے کی کیوں سازش کی گئی۔ ظاہر ہے میں نے تو کسی چیف سیکرٹری سے نہ بات کی ہے اور نہ ہی یہ خط لکھا ہے۔ کیا مجھے اس انداز میں استعمال کئے بغیر ان کی سازش مکمل نہیں ہو سکتی تھی"۔ صدر صاحب نے کہا۔

"سازش کی تفصیل کا تو ابھی علم نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس بہرحال اس کا پتہ بھی چلا لے گی لیکن میرے ذاتی اندازے کے مطابق آپ کو اس انداز میں اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ ہاؤنڈ گروپ انتہائی اہم شخصیات کے قتل میں بہت ماہر سمجھا جاتا ہے لیکن وہ لوگ کسی ملک کی انتہائی اہم ترین شخصیت کو اس وقت ہلاک کرتے ہیں جب اس ملک کے اس سے بھی زیادہ اہم آدمی کی طرف سے انہیں بک کیا جائے ورنہ وہ لوگ کام نہیں کرتے کیونکہ اس طرح انہیں تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ آپ کو استعمال کرنے سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سازشیوں کا ٹارگٹ پاکیشیا کا کوئی اہم ترین آدمی ہو گا۔ ایسا آدمی جس کے لئے آپ کا تحفظ ضروری ہو اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ لوگ پاکیشیا کے کسی اہم سیاسی لیڈر کو ہلاک کرانا چاہتے تھے۔ کوئی ایسا لیڈر جو آپ کے لئے بھی سیاسی طور پر خطرہ بن سکتا ہو اور خاص طور پر جس کی پالیسی گریٹ لینڈ کے خلاف ہو اور ان پوائنٹس پر غور کیا جائے تو پھر

ایک ہی شخصیت سامنے آتی ہے اور وہ ہیں جناب نصیب احمد خان صاحب۔ جو آپ کی مخالف سیاسی پارٹی کے سربراہ بھی ہیں۔ جنہوں نے آپ کے خلاف صدارت کا الیکشن بھی لڑا تھا اور جو اس بات کے بھی مخالف ہیں کہ پاکیشیا گریٹ لینڈ کی سربراہی میں بننے والے ایشیائی اتحاد میں شامل ہو جائے لیکن یہ صرف اندازہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ابھی آئندہ صدارتی انتخابات میں کافی عرصہ پڑا ہے اور دوسری بات یہ کہ ان کی سیاسی مخالفت میرے ساتھ یا میری سیاسی پارٹی کے ساتھ ہے۔ سازشیوں کا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ انہیں ان کی ہلاکت سے کیا فائدہ مل سکتا ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو صرف اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ اس طرح چیف سیکرٹری اور ہاؤنڈ گروپ مطمئن ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سازش ان کی اپنی پارٹی کے اندر سے ہو رہی ہو۔ انہیں راستے سے ہٹانے کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات تھی تب بھی انہیں گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کے ذریعے اس جرائم پیشہ گروپ سے رابطے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ براہ راست بھی رابطہ کر سکتے تھے اور دوسری بات یہ کہ وہ ہاؤنڈ گروپ کے علاوہ بھی تو کسی اور کو ہائر کر سکتے تھے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے

کہا۔

"جناب۔ آپ کو علم نہیں ہے۔ اصل میں ہاؤنڈ گروپ گریٹ لینڈ کی سرکاری تنظیم ہے لیکن اسے جرائم پیشہ گروپ کی صورت دی گئی ہے۔ حکومت اپنے کام ان سے کراتی رہتی ہے اور اس سلسلے میں چیف سیکرٹری کے ذریعے ہی ان سے رابطہ ہو سکتا ہے اور کسی طرح نہیں۔ لیکن یہ سب اندازے ہی ہیں۔ جب سازش کی اصل صورت حال سامنے آئے گی تب معلوم ہو گا کہ یہ سب کیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر چیف سیکرٹری نے یہ خط کیوں بھیجا تھا جس میں پاکیشیا کے کسی اہم آدمی کے قتل کا اشارہ تھا۔ اس طرح تو انہوں نے خود اپنے خلاف انکوائری کرائی"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا۔

"جناب یہ تو بڑی سادہ سی بات ہے۔ عام طور پر ایسے خطوط انٹیلی جنس یا کسی سرکاری ایجنسی کو بھجوا دیئے جاتے ہیں جنہیں فائل کر دیا جاتا ہے اس طرح کل کو اگر گریٹ لینڈ پر کوئی شبہ آتا بھی سہی تو یہ خط وہ اپنے ثبوت میں پیش کر کے اپنے آپ کو صاف بچا لیتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس ملٹری سیکرٹری کی ہلاکت کا کیا جائے"۔ صدر مملکت نے کہا۔

"آپ اس بارے میں ساری بات سیکرٹ سروس پر ڈال دیں کہ سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع مل گئی تھی کہ ملٹری سیکرٹری کسی سازش میں

شریک تھا۔ چنانچہ سیکرٹ سروس کے آدمی نے اس سے آپ کے سامنے پوچھ گچھ کی تو اس نے خودکشی کر لی۔ باقی آپ اس خط اور دوسری ساری بات کو گول کر دیں" ---- عمران نے کہا تو صدر صاحب چند لمحے سوچتے رہے پھر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل واسطی کو میٹنگ روم میں بھجواؤ" ---- صدر صاحب نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ساتھ کبیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" ---- صدر مملکت نے کہا تو دروازہ کھلا اور سیکورٹی یونیفارم میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے سامنے قالین پر پڑی ہوئی ملٹری سیکرٹری کی لاش دیکھ کر وہ اچھل پڑا۔

"سس۔ سس۔ سر۔ یہ۔ یہ سر" ---- چیف سیکورٹی آفیسر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی اور سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ تو آپ پہلے سے واقف ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کرنل راشد کسی گہری سازش میں ملوث ہیں۔ انہوں نے مجھ سے رابطہ کر کے

ملٹری سیکرٹری کو گرفتار کرنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں یہاں کال کر لیا تاکہ وہ پہلے میرے سامنے ملٹری سیکرٹری سے ابتدائی پوچھ گچھ کریں اگر مجھے احساس ہوا کہ واقعی ان کا شک درست ہے تو میں گرفتاری کی اجازت دے دوں گا ورنہ نہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہاں میرے سامنے ان سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے دانت میں چھپائے ہوئے کیپسول سے خودکشی کر لی۔ آپ ان کی لاش یہاں سے لے جائیں اور جو کچھ میں نے کہا ہے ایسی ہی رپورٹ تیار کرائیں اور پھر ان کا پوسٹ مارٹم کرا کر لاش ان کے وارثوں کے حوالے کر دیں" ---- صدر صاحب نے چیف سیکورٹی آفیسر سے کہا۔

"یس سر" ---- چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

"آپ سیکرٹ سروس کے چیف کو میرا پیغام پہنچا دیں کہ وہ جلد از جلد اس سلسلے میں کارروائی کو انجام تک پہنچائیں" ---- صدر مملکت نے اٹھتے ہوئے عمران سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عقبی دروازے سے دوسرے کمرے میں چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کے اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر منہاس صاحب آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ میں منہاس بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کرنل راشد نے خودکشی کر لی ہے جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھ گھنٹہ پہلے۔ تفصیل فون پر نہیں بتائی جا سکتی۔ اگر آپ ملاقات کی اجازت دیں تو بہتر ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ فوراً"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کا اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر منہاس آ رہا ہے۔ جیسے ہی وہ آئے اسے میرے کمرے میں پہنچا دیا جائے"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ کرنل راشد نے کیوں خودکشی کر لی"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کچھ دیر تک وہ خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کنگ ہاؤس"—— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ وہ وہاں ملازم ہے۔

"افتخار خان بول رہا ہوں۔ کنگ صاحب سے بات کراؤ"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب۔ ہولڈ آن کریں"—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو۔ کنگ بول رہا ہوں"—— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"افتخار خان بول رہا ہوں ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کرنل راشد خان نے خودکشی کر لی ہے"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی"—— دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔ وہاں ہمارا ایک آدمی موجود ہے اس نے فون پر اطلاع دی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ فون پر تفصیلات نہیں بتائی جا سکتیں میں نے اسے بلایا ہے۔ آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ اگر یہ خودکشی ریڈ ٹریپ کے سلسلے میں ہوئی ہے تو پھر ہمیں فوری طور پر حفاظتی اقدامات کر لینے چاہئیں"—— افتخار خان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تفصیلات مجھے فوراً بتانا"—— دوسری طرف

سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو افتخار خان نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"—— افتخار خان نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مودبانہ انداز میں افتخار خان کو سلام کیا۔

"بیٹھو"—— افتخار خان نے کہا تو آنے والا میز کے سامنے موجود ایک کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"اب تفصیل بتاؤ۔ کب ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے"—— افتخار خان نے کہا۔

"جناب۔ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان اور ایک نوجوان جس کا نام علی عمران بتایا گیا اور جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی بتایا گیا ہے صدر صاحب سے ملاقات کے لئے آئے۔ صدر صاحب ان کے انتظار میں تھے سپیشل میٹنگ روم میں یہ ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ملٹری سیکرٹری صاحب بھی اس میٹنگ میں شریک ہو گئے۔ اس کے بعد صدر صاحب نے چیف سیکورٹی آفیسر کو طلب کیا تو سپیشل میٹنگ روم میں ملٹری سیکرٹری صاحب کی لاش قالین پر پڑی ہوئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع ملی تھی کہ ملٹری سیکرٹری صاحب کسی گہری سازش میں شریک ہیں چنانچہ انہوں نے صدر صاحب سے ملٹری سیکرٹری کی گرفتاری کی اجازت طلب کی اور صدر صاحب نے انہیں یہاں کال کیا کہ وہ ملٹری سیکرٹری

صاحب سے ان کے سامنے ابتدائی پوچھ گچھ کریں اگر صدر صاحب نے یہ محسوس کیا کہ واقعی ملٹری سیکرٹری صاحب کسی سازش میں شریک ہیں تو وہ گرفتاری کی اجازت دے دیں گے ورنہ نہیں۔ چنانچہ اس علی عمران نے صدر صاحب اور سرسلطان صاحب کے سامنے پوچھ گچھ کی تو ملٹری سیکرٹری صاحب نے اپنے دانت میں چھپائے ہوئے زہریلے کیپسول چبا کر خودکشی کر لی"۔۔۔۔ منہاس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں ہونے والی بات چیت کا بھی علم ہوا ہے یا نہیں"۔ افتخار خان نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ سپیشل میٹنگ روم کو ہر طرح سے محفوظ کر دیا گیا ہے اور پھر کسی کو یہ گمان بھی نہ تھا۔ یہ تو جب ملٹری سیکرٹری کی لاش آئی اور رپورٹ تیار ہوئی تب اس بات کا علم ہو سکا ہے"۔ منہاس نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔ یہ لو اپنا انعام"۔۔۔۔ افتخار خان نے میز کی دراز کھول کر ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر منہاس کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"۔۔۔۔ منہاس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس سرخ کارڈ کا مطلب دس لاکھ روپے ہوتے ہیں جو وہ باہر جا کر کیشئر سے وصول کر لے گا اور یہ شاید اس کی توقع سے زیادہ بڑا انعام تھا اس لئے اس کے چہرے پر مسرت کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے کارڈ اٹھا کر سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو افتخار خان نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کنگ ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"افتخار خان بول رہا ہوں۔ کنگ صاحب سے بات کراؤ"۔ افتخار خان نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی صاحب۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کنگ بول رہا ہوں۔ کیا تفصیل معلوم ہوئی ہے"۔ دوسری طرف سے بھاری آواز سنائی دی تو افتخار خان نے منہاس کی دی ہوئی رپورٹ من وعن دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریڈ زیپ کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے یہ تو بہت برا ہوا"۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"لیکن انہیں یہ معلومات کیسے ملی ہوں گی اور معلومات بھی ایسی ملی ہیں کہ کرنل کو فوراً خودکشی کرنا پڑی۔ ورنہ کرنل تو انتہائی تربیت یافتہ آدمی تھے ویسے اس نے آج رپورٹ دی تھی کہ گریٹ لینڈ سے مطلوبہ آدمی پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور آج رات وہ اس سے ملاقات کر کے ریڈ زیپ کی ساری تفصیلات طے کرے گا اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر کام ہو جائے گا پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا اور کیوں"۔ افتخار خان نے کہا۔

"افتخار خان۔ یہ صورت حال انتہائی بھیانک ہے اس لئے ہمیں یہ منصوبہ فوری طور پر ڈراپ کرنا ہو گا ورنہ سیکرٹ سروس کے ہاتھ ہم تک پہنچ جائیں گے۔ یہ انتہائی خطرناک ترین سروس ہے اور یقیناً ان کے پاس ایسے ثبوت ہوں گے کہ کرنل کو فوری خود کشی کر لینے میں ہی عافیت نظر آئی اس لئے تم فوری طور پر سب کچھ وائنڈ اپ کر کے ملک سے باہر چلے جاؤ۔ کوئی ثبوت۔ کوئی فائل اور کوئی کاغذ ریڈ ٹریپ کے سلسلے میں ان کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے"۔۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"لیکن پھر تو بین الاقوامی کانفرنس کا موقع نکل جائے گا اور پھر ایک لحاظ سے یہ منصوبہ ہی ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ افتخار خان نے کہا۔

"بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور میری ہدایات پر انتہائی تیزی سے عمل کرو۔ انتہائی تیز رفتاری سے۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔۔ کنگ نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم"۔۔۔۔۔ افتخار خان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس قدر محنت۔ اس قدر اخراجات اور جب منصوبہ تکمیل کے قریب پہنچا تو سب کچھ ختم۔ ویری بیڈ"۔۔۔۔۔ افتخار خان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

روز کلب کے مین گیٹ کے قریب ٹائیگر نے کار روکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا اور پھر کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا اندر ہال میں منشیات کا گاڑھا دھواں موجود تھا ہال میں سب زیر زمین دنیا کے افراد بھرے ہوئے تھے جن میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک قوی ہیکل نوجوان کھڑا تھا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف آستین کی بنیان تھی جس پر ایک فحش سا فقرہ لکھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر بال کوہان کی طرح ابھرے ہوئے نظر آ رہے تھے چہرے پر موجود زخموں کے بے شمار مندمل نشانات بتا رہے تھے کہ اس کا زیادہ تر وقت لڑائی بھڑائی میں ہی گزرا ہے۔ ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"روزی راسکل سے کہو کہ ٹائیگر آیا ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اسی

نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا روزی نے تمہیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"------ نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے بات تو کرو وہ تمہیں خود ہی بتا دے گی"------ ٹائیگر نے سرد لہجے میں جواب دیا تو نوجوان نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک انٹر کام اٹھا کر کاؤنٹر پر رکھا اور رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کاؤنٹر سے جیری بول رہا ہوں۔ ایک صاحب آئے ہیں جن کا نام ٹائیگر ہے وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"------ نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"------ نوجوان نے دوسری طرف سے بات سن کر رسیور واپس رکھ دیا۔

"ادھر بائیں طرف سیڑھیاں ہیں اوپر چلے جاؤ"------ نوجوان نے رسیور رکھ کر بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں سیڑھیاں چڑھ کر جب ٹائیگر اوپر والی راہداری میں پہنچا تو پاپ میوزک کے شور سے اس کے کان پھٹنے لگے راہداری کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور میوزک کا شور وہیں سے آ رہا تھا ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا پھر وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ

روزی راسکل کمرے میں بڑے بے ڈھنگے انداز میں رقص کرنے میں مصروف تھی ویسے کمرہ خالی تھا اس میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹائیگر کے کمرے میں داخل ہونے کے باوجود روزی راسکل اپنے رقص میں مصروف رہی تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آف کر دیا جس میں سے میوزک کی تیز آواز نکل رہی تھی میوزک رکتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ دنیا سے اچانک کسی خلا میں داخل ہو گیا ہو جہاں کسی قسم کی کوئی آواز ہی نہ ہو۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا تمہیں میرا رقص پسند نہیں آیا"------ روزی راسکل نے میوزک آف ہوتے ہی ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"رقص تو تم اچھا کرتی ہو۔ لیکن میوزک سن کر مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں جنات کی وادی میں آ گیا ہوں"------ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"ارے۔ یہ تو سب سے مقبول ترین دھن ہے تم کہیں ذہنی طور پر بوڑھے تو نہیں ہو۔ بہرحال بیٹھو۔ کیسے آنا ہوا۔ کہیں مجھ پر عاشق تو نہیں ہو گئے کہ اتنی جلدی یہاں پہنچ گئے ہو"------ روزی راسکل نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

"تم پر عاشق ہونے کے لئے تو مجھے زبردست لڑاکا بننا پڑے گا جو میں بہرحال نہیں بن سکتا"------ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل میز کے پیچھے موجود اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔

"ارے ہاں۔ تمہیں تو لڑنا ہی نہیں آتا۔ بقول تمہارے تم تو صرف لڑنے کا رعب ڈال کر کام چلا لیتے ہو۔ بہرحال بولو کیوں آئے ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اپنے باس سے ملوانا چاہتا ہوں کیونکہ باس کو یقین نہیں آتا کہ کوئی عورت راسکل بھی ہو سکتی ہے جبکہ میں نے اسے چیلنج کر دیا ہے کہ ایسا ہے بس اسی بات پر میری شرط لگ گئی ہے اب تم میرے ساتھ چلو اور باس کو یقین دلا دو کہ تم واقعی راسکل ہو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط تو تم بہرحال جیت جاؤ گے لیکن تمہارے باس کی باقی زندگی ہسپتال میں بیڈ پر پڑے کراہتے ہی گزرے گی"۔۔۔۔ روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو اسے یقین تو آجائے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے تمہارا باس۔ اسے ساتھ لے آنا تھا"۔۔۔۔ روزی نے کہا۔

"میں نے تو کہا تھا لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ مرد کی توہین ہے کہ وہ عورت کے پاس چل کر جائے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی اس کی چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کی یہ جرات کہ وہ ایسی بات کرے۔ میں اس کی ناک توڑ دوں گی اس نے اب تک عورتیں دیکھی ہی نہیں ہیں"۔ روزی

راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں چاہتا ہوں کہ اسے ہمیشہ کے لئے عقل آجائے۔ ویسے فکر نہ کرو وہ بھی بس میری طرح رعب وغیرہ ڈالنے کا ماہر ہے۔ لڑنا بھڑنا اسے بھی نہیں آتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آتا بھی ہو تو کیا ہوا۔ روزی راسکل کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ چلو اٹھو۔ ابھی چلو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور روزی راسکل تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن سیڑھیاں اتر کر وہ بجائے ہال میں جانے کے ایک اور دروازے میں داخل ہوئی ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا تھوڑی دیر بعد وہ ایک گلی میں پہنچ گئے جو روز کلب کی سائیڈ میں واقع تھی۔

"کس پر چلیں گے۔ میں تو ٹیکسی پر سفر کرنے کی عادی ہوں"۔ روزی راسکل نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"باہر میری کار موجود ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"کار۔ کیا چوری کی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک بدمعاش پر رعب ڈال کر اس سے چھینی تھی تب سے اسے جرات ہی نہیں ہوئی واپس لینے کی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی

راسکل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ تم آخر رعب کیسے ڈالتے ہو۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی"---- روزی راسکل نے کہا۔

"کبھی موقع ملا تو تمہیں تجربہ کر کے دکھاؤں گا"---- ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"واہ۔ کار تو نئے ماڈل کی ہے۔ خوب۔ اچھا دھندہ ہے تمہارا"۔ روزی راسکل نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا' مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران نے ٹائیگر کو کال کر کے کہا تھا کہ وہ روزی راسکل کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آئے کیونکہ عمران اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اس لئے ٹائیگر روز کلب گیا تھا۔ چونکہ روزی راسکل خود ہی اس کے ساتھ چلنے پر تیار ہو گئی تھی اس لئے ٹائیگر کو زبردستی نہ کرنی پڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے جا کر رکی تو روز راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ۔ یہ عظیم الشان عمارت تمہارے باس کی ہے"---- روزی راسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کا کوئی جاگیردار دوست ہے رانا تہور علی صندوقی۔ یہ اس کی ملکیت ہے البتہ باس کی تحویل میں رہتی ہے"---- ٹائیگر نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں

سرہلا دیا ٹائیگر نے ستون پر موجود بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو جوزف"---- ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا"---- جوزف نے کہا اور واپس اس کھڑکی میں غائب ہو گیا تو ٹائیگر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"یہ دیو کون ہے۔ بڑا ہی جاندار آدمی ہے"---- روزی راسکل نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"اس کا نام جوزف ہے۔ افریقہ کا پرنس ہے اس کا ایک اور ساتھی بھی ہے وہ بھی اسی جسامت کا ہے اس کا نام جوانا ہے یہ دونوں باس کے باڈی گارڈز ہیں"---- ٹائیگر نے کہا اسی لمحے پھاٹک کھل گیا تو ٹائیگر کار کو اندر لے گیا۔ روزی راسکل بڑی حیرت بھری نظروں سے رانا ہاؤس کی عمارت کو دیکھ رہی تھی۔ ٹائیگر نے کار وسیع و عریض پورچ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ روزی راسکل بھی نیچے اتر آئی اسی لمحے برآمدے میں کھڑا جوانا بھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آگیا۔

"آؤ۔ ماسٹر تمہارا انتظار کر رہے ہیں"---- جوانا نے قریب آکر کہا۔ روزی راسکل بڑی تحسین آمیز نظروں سے جوانا کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ جوانا ہے باس کا باڈی گارڈ۔ اور جوانا یہ روزی راسکل ہے"۔

ٹائیگر نے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"راسکل۔ کیا مطلب۔ کیا یہ اس کا خاندانی نام ہے"۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سر سے پیر تک روزی راسکل کو دیکھتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"خاندانی نام نہیں ہے۔ میرے کام ہی ایسے ہیں کہ لوگ مجھے راسکل کہتے ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آؤ روزی۔ باس ہمارا انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور جوانا کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں عمران کرسی پر بیٹھا کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔ ٹائیگر اور روزی راسکل کے اندر داخل ہوتے ہی عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس۔ یہ روزی راسکل ہے اور روزی یہ میرا باس ہے علی عمران"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے روزی راسکل اور عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے تم اتنی خوبصورت ہو۔ میں تو تمہارا نام سن کر تصور ہی تصور میں ڈر گیا تھا کہ نجانے کس قدر خوفناک شکل ہو گی تمہاری کہ لوگ تمہیں راسکل کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ ویسے تم واقعی اس ٹائیگر کے باس لگتے ہو۔

کیونکہ تم اس سے بھی زیادہ معصوم اور بھولے بھالے ہو"۔ روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں عمران کے بیٹھتے ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ ٹائیگر تو تمہاری بڑی تعریفیں کرتا ہے۔ نجانے تم نے اس پر کیا جادو کر دیا ہے ورنہ پہلے تو یہ عورتوں کو گھاس تک نہ ڈالتا تھا"۔ عمران نے کہا تو روزی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ بیچارہ معصوم سا آدمی ہے میں نے تو اس کی بڑی تعریفیں سنی تھیں کہ بڑا لڑاکا ہے۔ بڑا نام ہے اس کا۔ زیر زمین دنیا کے بڑے بڑے بدمعاش اس سے ڈرتے ہیں یہی تعریفیں سن کر میں اس کے کمرے میں گئی لیکن اس نے بتایا ہے کہ یہ تو صرف رعب ڈال کر اپنا کام چلا لیتا ہے پھر اس کی یہ بات مجھے پسند آ گئی اور میں اس کی ہڈیاں توڑے بغیر واپس چلی گئی۔ پھر تمہاری ٹرانسمیٹر کال آ گئی اور اس نے بتایا کہ تم رعب ڈالنے میں اس کے باس ہو اسی لئے میں یہاں بھی آ گئی۔ ویسے تم نے واقعی یہ کہا تھا کہ مرد کا عورت کے پاس چل کر جانا اس کی توہین ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بات کرتے کرتے اچانک سخت لہجے میں کہا شاید اسے بات کرتے کرتے اس فقرے کا خیال آ گیا تھا۔

"باس۔ روزی کی ضد تھی کہ آپ اس کے پاس آئیں تو میں نے اسے آپ کی یہ بات کہہ دی تھی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کے بولنے

سے پہلے ہی بات کر دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ٹائیگر مسلسل ضد کر رہا تھا کہ میں تمہارے پاس چلوں لیکن میں نے کہا کہ بغیر بینڈ باجے کے کسی خاتون کے پاس جانا اچھا نہیں لگتا اگر ٹائیگر بینڈ باجے کا انتظام کرے تو میں چلنے کے لئے تیار ہوں لیکن شاید اس کے پاس بینڈ باجے کے انتظام کی رقم ہی نہ تھی اس لئے یہ خاموشی سے چلا گیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بینڈ باجے کے ساتھ تم آنا چاہتے تھے میرے پاس یا اس ٹائیگر کے لئے بینڈ باجے کا انتظام کرانا چاہتے تھے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

"میں کیا اور ٹائیگر کیا۔ بینڈ باجے والے بھی تو مرد ہوتے ہیں آگے تمہاری مرضی تھی کہ تم کسے منتخب کرتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم خاصی دلچسپ باتیں کرتے ہو لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں یقین آ گیا ہے کہ میں واقعی راسکل ہوں یا تمہیں یقین دلانا پڑے گا اور سوچ کر جواب دینا۔ دوسری صورت میں تمہاری باقی زندگی ہسپتال کے بستر پر بھی گزر سکتی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس کھلے عام ٹائیگر کے ساتھ آنے پر مجھے واقعی یقین آ گیا ہے کہ تم راسکل ہو ورنہ میرا خیال تھا کہ تم نے بہرحال ایک غیر ملکی کو قتل کیا ہے اور تم کہیں چھپی بیٹھی پولیس کے خوف سے کانپ

رہی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں کیوں چھپوں گی اس جیسے نجانے میں نے کتنے آدمی ہلاک کر دیئے ہیں۔ مجھے تو ان کی تعداد بھی یاد نہیں ہے۔ پولیس میرا کیا بگاڑ سکتی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سب لوگوں کو معلوم ہے کہ تم آخری بار اس غیر ملکی کے ساتھ گئی تھیں پھر اس ہوٹل گرانڈ کے عملے نے بھی تمہیں اس کے ساتھ کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دیکھا ہو گا۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ کمرے سے جب واپس آئی تو وہ زندہ تھا۔ باقی میرا نام ہی پولیس کے کافی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ روزی راسکل پر ہاتھ ڈالنا انہیں کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس ٹیری ہاؤنڈ نے آخر تمہیں ہی کیوں منتخب کیا اپنے ساتھ لے جانے کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس بیچارے نے مجھے کیا لے جانا تھا میں اسے لے گئی تھی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو عمران اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا مقصد اسے قتل کرنا تھا یا لوٹنا تھا"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ان دونوں میں کوئی بھی مقصد نہ تھا۔ میں ہوٹل میں گئی تو وہ اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس نے جو جیکٹ پہنی ہوئی تھی وہ دیکھتے ہی مجھے پسند آگئی چنانچہ میں اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور میں نے اس سے مطالبہ کر دیا کہ وہ جیکٹ مجھے دے دے۔ اس نے کہا کہ وہ ایک شرط پر جیکٹ مجھے دے سکتا ہے کہ اگر میں اس کے ساتھ کمرے میں چلوں۔ میں نے اس کی بات مان لی اس نے کہا کہ اس کا کمرہ ہوٹل گرانڈ میں بک ہے ہم وہاں گئے اس نے جیکٹ اتار کر ایک طرف رکھ دی اور کہا کہ پہلے میں اس کے ساتھ شراب پی لوں پھر جیکٹ لے جاؤں۔ میں نے اس کی بات مان لی پھر اس نے مجھے بتانا شروع کر دیا کہ وہ گریٹ لینڈ میں بہت بڑا بدمعاش ہے اور بڑا گینگسٹر ہے اور یہاں ایک خاص کام سے آیا ہے اور اس کی رات کو پریذیڈنٹ ہاؤس کے کسی بہت بڑے افسر کے ساتھ ملاقات طے ہے وہ نجانے کیا کیا کہتا رہا لیکن میں نے محسوس کیا کہ شراب پیتے ہی میرے حواس جواب دینے لگے ہیں تو میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس نے مجھ پر ہاتھ ڈال دیا میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن نجانے اس شراب میں کیا تھا کہ مجھے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو گیا اور اس نے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگانے شروع کر دیئے بس پھر میرا خون گرم ہو گیا اور میں نے اس کی شہ رگ میں خنجر اتار دیا اور وہ مر گیا میں نے باتھ روم میں جا کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارے سر پر پانی ڈالا تو میرے حواس کچھ درست ہو گئے پھر میں نے اس کی لاش کو گھسیٹ کر باتھ روم میں ڈال دیا تاکہ فوری طور پر

لاش دستیاب نہ ہو سکے اس کے بعد میں نے اس کی جیکٹ اٹھائی جیکٹ کی تلاشی لی تو اس میں ایک پرس موجود تھا پرس میں رقم تو بہت تھوڑی سی تھی لیکن پرس خاصا قیمتی تھا چنانچہ میں نے رقم تو وہیں پھینکی البتہ پرس سمیت جیکٹ لے کر وہاں سے آگئی"۔ روزی راسکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ پرس تمہارے پاس ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

"میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری پسند اس معاملے میں کتنی اچھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو روزی راسکل نے جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک قیمتی اور بڑا سا پرس نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی قیمتی اور خوبصورت پرس ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پرس اٹھا کر کھول کر دیکھنے لگا۔

"اس میں رقم نہیں ہے کیونکہ میں پرس میں رقم رکھنے کی عادی نہیں ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی اچھی عادت ہے کیونکہ اس طرح رقم کے ساتھ ساتھ پرس بھی غائب ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی انگلیوں نے پرس کے ایک خفیہ خانے سے ایک کارڈ نکال لیا کارڈ پر الپائن کلب کا نام و پتہ اور فون نمبر چھپا ہوا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی کونے میں وحشی بھیڑیئے کا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا اور

دوسرے کونے میں سات کا ہندسہ چھپا ہوا تھا جس کے گرد دائرہ لگایا گیا تھا۔ کیا یہ کارڈ میں رکھ سکتا ہوں تمہاری طرف سے تحفے کے طور پر"---- عمران نے کہا۔

"رکھ لو۔ میں نے اس کا کیا کرنا ہے"---- روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"---- عمران نے کہا اور پرس اس نے روزی راسکل کی طرف واپس بڑھا دیا اور کارڈ اپنی جیب میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے روزی راسکل۔ تم سے مل کر واقعی بیحد خوشی ہوئی ہے اب میں نے ایک اہم کام جانا ہے پھر ملاقات ہو گی۔ ٹائیگر تم جا کر روزی کو اس کے کلب چھوڑ آؤ"---- عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا مطلب۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہ تو اس طرح چلا گیا ہے جیسے اسے ہماری ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو"---- روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس بس ایسا ہی آدمی ہے۔ آؤ چلیں"---- ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پہلے اسے بلاؤ تاکہ وہ مجھ سے معذرت کرے اور پھر مجھے کار تک چھوڑنے ہمارے ساتھ چلے"---- روزی راسکل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس تو اب تک شاید عمارت سے بھی باہر جا چکا ہو گا۔ پھر سی

آؤ"---- ٹائیگر نے نرم لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ جہاں بھی وہ ہو اسے بلا کر لاؤ۔ یہ میری توہین ہے کہ وہ اس طرح سرد مہری سے اٹھ کر چلا جائے"۔ روزی راسکل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو روزی راسکل۔ میں تمہیں چونکہ یہاں لے آیا ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی تکلیف ہو۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آؤ چلیں ورنہ"---- ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ورنہ کیا۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے۔ روزی راسکل کو۔ تمہاری یہ جرات پڑے"---- روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور ٹائیگر اچانک اپنے سینے پر پڑنے والی فلائنگ کک کھا کر اچھل کر کئی فٹ دور فرش پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا روزی راسکل سے ٹکرایا اور اس بار روزی راسکل چیختی ہوئی اچھل کر ایک کرسی پر پشت کے بل جا گری اور پھر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"تم۔ تم نے مجھ پر چھلانگ لگائی ہے۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی"---- روزی راسکل نے کسی زخمی بلی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہیں بگڑا ہوا نفسیاتی کیس سمجھ رہا تھا لیکن تم تو پاگل ہو"---- ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی و

تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات نیم دائرے کی صورت میں گھومی اور روزی راسکل کا ہوا میں اڑتا ہوا جسم پوری قوت سے سامنے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی روزی راسکل اس طرح نیچے گری جیسے چھت سے کوئی چھپکلی گرتی ہے نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ ساکت ہو گئی۔

"کیا ہوا ٹائیگر۔ یہ کیسا دھماکہ تھا"۔۔۔۔ اسی لمحے جوانا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ روزی راسکل کو قالین پر ساکت پڑے دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے اسے"۔۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق لڑکی ہے۔ کہہ رہی تھی کہ باس نے اس کی توہین کی ہے اس لئے باس کو واپس بلاؤ۔ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس نے اچانک مجھ پر حملہ کر دیا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حملہ کر دیا۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا خیال ہے کہ وہ دنیا کی بہترین لڑاکا ہے اور کوئی بھی لڑائی بھڑائی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر ایک کونے میں موجود صوفے پر ڈال دیا۔

"لڑائی سے تمہارا مطلب مارشل آرٹ ہے یا نوچنے کھسوٹنے کو

لڑائی کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی لڑکی مارشل آرٹ کے انداز میں بھی لڑ سکتی ہے۔

"مارشل آرٹ کے تحت۔ ویسے ایک بات ہے اس کے جسم میں پھرتی اور تیزی ہے اور اسے بہرحال کسی حد تک مارشل آرٹ سے بھی واقفیت ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ ایک عجوبہ ہے۔ اب اس کا کیا کرنا ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرنا ہے۔ اسے ہوش میں لے آنا ہے۔ اب یہ عورت ہے اس لئے اس کے چہرے پر تھپڑ بھی تو نہیں مارے جا سکتے۔ اس لئے پانی ہی ڈالنا پڑے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں پانی"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو جوزف بھی اس کے ساتھ تھا۔

"یہ جوانا بتا رہا ہے کہ یہ لڑکی مارشل آرٹ جانتی ہے اور اس نے تم پر حملہ کر دیا تھا"۔۔۔۔ جوزف نے اندر آ کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے جوانا کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو اور وہ تصدیق کرنے کے لئے آیا ہو۔

"جوانا نے درست بتایا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا کے ہاتھ سے پانی کی بھری ہوئی بوتل لے کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور پانی روزی راسکل کے چہرے پر ڈالنا شروع کر دیا چند

لمحوں بعد روزی راسکل کے ساکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے بوتل سیدھی کر لی تھوڑی دیر بعد روزی راسکل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ٹائیگر نے پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور روزی راسکل نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا جب کچھ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو ٹائیگر نے بوتل ہٹا لی اور اسے جوانا کی طرف بڑھا گیا روزی راسکل ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند پانی پینے سے چھٹ گئی تھی اور شعور کی چمک ابھر آئی تھی۔

"تم۔ تم نے یہ کیا کیا تھا۔ یہ میرا فاکس کراس داؤ کیسے ناکام ہوا۔ تمہارا تو دل پھٹ جانا چاہئے تھا لیکن اس کی بجائے میں دیوار سے جا ٹکرائی۔ یہ کیا ہوا"---- روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"فاکس کراس۔ تو کیا تم فاکس کراس کے بارے میں جانتی ہو"---- جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاکس کراس داؤ تو میرا خاص داؤ ہے۔ میں نے بڑے بڑے لڑاکوں کو اس داؤ سے چت کر دیا ہے لیکن نجانے کیا ہوا کہ یہاں میں مار کھا گئی"---- روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاکس کراس لگاتے ہوئے اپنے جسم کو اس قدر اونچا نہیں اٹھا۔ جتنا تم نے اٹھا لیا تھا اسی لئے تو مجھے سلائیڈنگ مارنے کا موقع مل اور تم توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح دیوار سے جا ٹکرائی"

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم تو واقعی لڑاکا ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے فاکس کراس کو سلائیڈنگ کے ذریعے ناکام بنایا تھا۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے"---- روزی راسکل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اٹھتے ہی وہ لڑکھڑائی اور پھر صوفے پر بیٹھ گئی اس کے چہرے پر یکلخت شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ مجھ سے تو کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا"۔ روزی راسکل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر نے تم سے رعایت کر دی ہے لڑکی۔ اس لئے تم ابھی اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی ہو۔ ورنہ اگر یہ واقعی سلائیڈنگ مار دیتا تو تمہاری باقی ساری عمر زمین پر رینگتے گزر جاتی"---- جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے روزی راسکل کو ایک ہاتھ سے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ روزی راسکل سنبھلتی جوانا کا ہاتھ گھوما اور ساتھ ہی روزی راسکل کا جسم بھی ہوا میں گھوما۔ اسی لمحے جوانا کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور روزی راسکل چیختی ہوئی گھوم کر صوفے پر جا گری۔

"اب کھڑی ہو کر دیکھو"---- جوانا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو روزی راسکل اٹھ کر کھڑی ہوئی اور پھر اس کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ تم سب کیسے لوگ ہو"---- روزی راسکل

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوانا بھی ہنس پڑا جبکہ جوزف منہ بنا کر واپس مڑ گیا۔

"آؤ اب میں تمہیں چھوڑ آؤں اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہارے ساتھ دوستانہ سلوک ہوا ہے۔ ورنہ یہاں آنے کے بعد لوگ تو اپنے پاؤں پر چل کر نہیں جا سکتے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"آئندہ ٹائیگر پر حملہ کرنے کا سوچنا بھی نہیں۔ یہ ماسٹر کا شاگرد ہے اور ماسٹر کا شاگرد ہونا مارشل آرٹ میں بہت بڑا اعزاز ہے"۔ جوانا نے روزی راسکل کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ کون ماسٹر"۔۔۔۔ روزی راسکل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"علی عمران"۔۔۔۔ جوانا نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ یعنی تمہارا مطلب ہے جو ٹائیگر کا باس ہے۔ وہ معصوم اور خوبصورت سا نوجوان۔ اس کی بات کر رہے ہو تم"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ٹھٹک کر رکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہی معصوم اور خوبصورت سا نوجوان۔ وہ میرا ماسٹر ہے تمہیں شاید یقین نہ آئے لیکن میں تمہیں صحیح بتا رہا ہوں کہ ایکریمیا میں میرا نام بڑے بڑے لڑاکوں کے لئے دہشت کا نشان تھا۔ بڑے سے بڑا لڑاکا جب ماسٹر کلرز کا نام سنتا تھا تو کئی کئی روز تک خوف سے ہی کانپتا رہتا تھا لیکن پھر میرا ٹکراؤ ماسٹر سے ہو گیا اور میں نے بھی

تمہاری طرح اپنے زعم میں ماسٹر کو چیلنج کرنے کی حماقت کر ڈالی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج وہ میرا ماسٹر ہے اور مجھے اس پر بھی فخر ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کلرز۔ کیا مطلب۔ کیا تم قاتل تھے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت تک پورچ میں پہنچ چکے تھے۔

"ہاں پیشہ ور قاتل۔ ماسٹر کلرز پیشہ ور قاتلوں کی ہی تنظیم تھی"۔ جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم میرے ہی ہم پیشہ ہوئے۔ میں بھی پیشہ ور قاتلہ رہی ہوں لیکن پھر میں اس کام سے بور ہو گئی تو میں نے اسے چھوڑ دیا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تم بھی پیشہ ور قاتلہ رہی ہو۔ حیرت ہے۔ تم نے تو مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ میں شاید زندگی میں پہلی بار کسی عورت کے بارے میں سن رہا ہوں کہ وہ پیشہ ور قاتلہ ہو"۔۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے بھی تم لوگوں سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ پھر ملاقات ہو گی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کار کے قریب پہنچ کر کہا۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"یہ ماسٹر پر منحصر ہے۔ فی الحال تم جاؤ"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا تو روزی راسکل دروازہ کھول کر کار میں بیٹھ

گئی۔

"اب تمہیں تمہارے کلب میں پہنچاؤں" ـــــ ٹائیگر نے رانا ہاؤس سے باہر آتے ہی کہا۔

"نہیں۔ اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی تمہارے کمرے میں تاکہ تم سے مارشل آرٹ سیکھ سکوں" ـــــ روزی راسکل نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے کیا کہہ رہی ہو۔ مجھے مارشل آرٹ تو نہیں آتا۔ بس ویسے ہی ہاتھ پیر چلا لیتا ہوں۔ اگر تم نے مارشل آرٹ سیکھنا ہے تو پھر تمہیں باس کی شاگرد بننا پڑے گا" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اس کے فلیٹ پہنچا دو" ـــــ روزی راسکل نے کہا۔

"میں تمہیں تمہارے کلب چھوڑ دیتا ہوں۔ باس کے فلیٹ کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم اپنے طور پر وہاں چلی جانا ورنہ اگر باس کو معلوم ہو گیا کہ میں نے تمہیں فلیٹ تک پہنچایا ہے تو پھر میری جان بچانا مشکل ہو جائے گی" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ میں خود وہاں چلی جاؤں گی اور پھر دیکھوں گی کہ تمہارا باس کیسے مجھے مارشل آرٹ کے داؤ نہیں سکھاتا"۔ روزی راسکل نے کہا اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ چیف نے تمہیں میرے ساتھ کیوں بھیجا ہے" ـــــ تنویر نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ دونوں اس وقت ایک جیٹ جہاز کی سیٹوں پر موجود تھے اور جہاز کی منزل گریٹ لینڈ کا دارالحکومت تھی۔

"کیوں۔ تمہیں اس بات پر حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ کیا میں تمہارے ساتھ نہیں آ سکتا تھا" ـــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ تمہاری اور میری طبیعت اور کام کرنے کے انداز میں مکمل تضاد ہے۔ تم فلاسفروں کی طرح سوچتے زیادہ اور عملی کام کم کرتے ہو جبکہ مجھے فضول قسم کی دماغ سوزی سے چڑ ہے۔ میں ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں" ـــــ تنویر

نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا۔ مطلب ہے کہ تم بغیر سوچے سمجھے ایکشن کے قائل ہو"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچے سمجھے بغیر ایکشن حماقت ہے۔ میں تو فضول سوچ بچار کی بات کر رہا تھا"——— تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں بھی تمہارا ساتھی ہوں۔ میں تو زیادہ اس وقت سوچتا ہوں جب کوئی اور ایکشن میں ہو"——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے"——— تنویر نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ کھول لیا اور پھر گریٹ لینڈ پہنچنے تک ان کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی چیف نے ان کے لئے رائل ہوٹل میں کمرے بک کرا دیئے تھے اس لئے ایئرپورٹ سے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھے رائل ہوٹل پہنچ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے"——— کیپٹن شکیل نے اپنے کمرے میں جانے کی بجائے تنویر کے پیچھے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ رات کو الپائن کلب چلیں گے اور وہاں کے کسی آدمی کو پکڑ کر اس سے ہاؤنڈ گروپ کے بارے میں معلوم کریں گے پھر اس کا کوئی آدمی جیسے ہی ہاتھ آیا اس سے اس کے چیئرمین کا پتہ معلوم ہو جائے گا اور اس کے بعد چیئرمین جانے اور میں۔ مشن ختم"——— تنویر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر میں کچھ دیر آرام کر لوں"——— کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن شکیل اس کے کمرے سے نکل کر اس سے ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا جو اس کے نام بک تھا کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے بریف کیس کو اس نے میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس کے ایک خفیہ خانے سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس پر ایکسٹو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن شکیل کالنگ۔ اوور"——— کیپٹن شکیل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"——— دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی لیکن چیف نے اپنا نام کہنے کی بجائے صرف یس کہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کیپٹن شکیل گریٹ لینڈ سے ہی بات کر رہا ہو گا۔

"سر۔ تنویر نے مشن کے لئے جو پروگرام بنایا ہے اس سے مجھے اختلاف ہے۔ اوور"——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا پروگرام بنایا ہے اس نے۔ اوور"——— ایکسٹو نے پوچھا تو کیپٹن شکیل نے تفصیل بتا دی۔

"تمہیں اس سے کیا اختلاف ہے۔ اوور"——— ایکسٹو نے پوچھا۔

"سر۔ اس طرح ہم پہلے ہی قدم پر ایکسپوز ہو جائیں گے اور اس کے بعد گریٹ لینڈ کی سرکاری تنظیموں کے ساتھ ساتھ ہاؤنڈ گروپ

بھی ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گا جبکہ آپ کا حکم تھا کہ یہ سب کچھ ہم ظاہر کئے بغیر کریں۔ اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ اوور" ـــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"سر میرا خیال ہے کہ ہم چیف سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کی رہائش گاہ معلوم کر کے وہاں جائیں اور اس سے ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے اس پر براہ راست ہاتھ ڈال دیں اور پھر معلومات حاصل کرتے ہی واپس آ جائیں۔ اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر پرسنل سیکرٹری کو چیئرمین کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہوئیں تو پھر۔ اوور" ـــــ ایکسٹو نے کہا۔

"میرا خیال ہے سر کہ اسے لامحالہ اس بارے میں معلومات ہوں گی کیونکہ چیف سیکرٹری ہی چیئرمین سے رابطہ کرتا ہے اور چیف سیکرٹری کے حفاظتی انتظامات بہت سخت ہوں گے جبکہ سیکرٹری کے سلسلے میں ایسا نہ ہوگا۔ اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تنویر کو کال کر کے اسے یہ پروگرام بتا دیتا ہوں۔ وہ ویسے ہی کرے گا جیسے تم کہہ رہے ہو۔ اوور اینڈ آل" ـ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس بریف کیس کی خفیہ جیب میں رکھ کر اس نے بریف کیس کو الماری میں رکھا اور خود آ کر وہ کرسی پر بیٹھا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے کمرے میں موجود ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کا ذاتی نمبر چاہئے تھا میں اس کا قلمی دوست ہوں اور اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس صرف اس کے آفس کا پتہ ہے اور اس وقت آفس بند ہو چکا ہو گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر نے کہا۔

"یس" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نمبر نوٹ کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"نمبر کے ساتھ ساتھ ان کا پتہ بھی بتا دیں تو میں زحمت سے بچ جاؤں گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہائی آفیسرز کالونی۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ۔ بی بلاک" ـ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔

"ابھی چیف کی کال آئی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ خیریت۔ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ چیف نے کیا بات کی ہو گی لیکن وہ چونکہ تنویر کی طبیعت سے واقف تھا اس لئے اس نے حیرت کا اظہار کرنا ضروری سمجھا۔

"چیف نے مجھ سے مشن کا پروگرام پوچھا تو میں نے وہی پروگرام بتا دیا جو میں نے تمہیں بتایا تھا لیکن چیف نے کہا کہ اس طرح ہم ایکسپوز بھی ہو سکتے ہیں چیف نے ایک شارٹ کٹ پروگرام بتایا ہے اور کہا ہے کہ پہلے ہم اس پروگرام پر عمل کریں اور اگر یہ پروگرام ناکام رہا تو پھر پہلے والے پروگرام پر کام کریں"۔۔۔۔ تنویر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا بتایا ہے چیف نے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے وہی پروگرام بتا دیا جو پہلے کیپٹن شکیل چیف سے ڈسکس کر چکا تھا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر اس طرح کام ہو جاتا ہے تو واقعی ہم ایکسپوز ہونے سے بچ جائیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ چیف ہمیں ایکسپوز ہونے سے کیوں منع کر رہا ہے ایکسپوز ہونے سے ہم پر کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مشن کے بارے میں اصل بات کا خیال نہیں رہا۔ مشن

یہاں نہیں ہے اصل مشن پاکیشیا میں ہے یہاں سے ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور اگر ہم ایکسپوز ہو گئے تو اس کی اطلاع پاکیشیا میں پہنچ جائے گی اور نتیجہ یہ کہ وہاں اس سلسلے میں جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہاں اب کیا مشن رہ گیا ہے۔ چیف نے تو بتایا ہے کہ ٹیری ہاؤنڈ ہلاک ہو چکا ہے اور صدر مملکت کے ملٹری سیکرٹری نے خودکشی کر لی ہے اس طرح وہاں اب کون رہ گیا ہے اب تو صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ لوگ کسے ہلاک کرانا چاہتے تھے یہ ہم یہاں سے معلوم کر لیں گے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"یہی تو اہم نکتہ ہے کہ صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری نے اس کام کے لئے صدر صاحب کو استعمال کیا ہے ان کی آواز میں چیف سیکرٹری سے خود بات کی۔ ان کی طرز تحریر اور دستخطوں کی نقل کر کے صدر کی طرف سے خط لکھا اور ٹیری ہاؤنڈ نے بھی وہاں پہنچ کر اس ملٹری سیکرٹری سے ہی ملاقات کرنی تھی کیونکہ جس لڑکی کے ہاتھوں ٹیری ہاؤنڈ ہلاک ہوا ہے اس لڑکی نے بتایا ہے کہ ٹیری ہاؤنڈ نے اسے بتایا تھا کہ اس کی آج رات کو پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک اعلیٰ عہدیدار سے ملاقات طے ہے اس طرح ساری سازش کا مین کردار بظاہر وہی ملٹری سیکرٹری ہی لگتا ہے لیکن ظاہر ہے ملٹری سیکرٹری کسی ایسے آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے جس کی حیثیت ایسی ہو کہ ہاؤنڈ گروپ اس پر۔

کام کرے اس سے ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا اس لئے لامحالہ اس کی پشت پر کوئی اور لوگ ہیں اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں ٹریس ہونے سے بچانے کے لئے ملٹری سیکرٹری نے خودکشی کر کے اپنی جان دینی زیادہ بہتر سمجھا" ---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پھر ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین کو کیسے معلوم ہو گا کہ کون لوگ وہاں کام کر رہے ہیں" ---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے اگر معلوم ہوتا تو پھر ٹیری ہاؤنڈ ملٹری سیکرٹری سے ملنے کی بجائے براہ راست ان لوگوں سے رابطہ کرتا لیکن اس چیف کو یقیناً یہ معلوم ہو گا کہ ٹارگٹ کون ہے اور یہی بات ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس ٹارگٹ کی پوزیشن کے مطابق افراد کو پاکیشیا میں تلاش کیا جا سکے" ---- کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات میری سمجھ میں آ گئی ہے کہ چیف کیوں ہمیں ایکسپوز ہونے سے بچانا چاہتا ہے۔ او کے۔ پھر اب کیا کریں۔ پہلے اب اس چیف سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کو تلاش کریں"۔ تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ یہ کام میں نے پہلے ہی کر لیا ہے کیونکہ میرا خیال تھا کہ شام تک فارغ بیٹھنے کی بجائے کیوں نہ عمران کا سا انداز اختیار کیا جائے اور فون پر ہی مشن مکمل کر لیا جائے" ---- کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"فون پر کیسے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ کیا مطلب" ---- تنویر نے کہا۔

"میں نے ایک امکانی بات کی ہے بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے بہرحال میں نے پرسنل سیکرٹری کا ذاتی فون اور اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے" ---- کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے" ---- تنویر نے پوچھا تو کیپٹن شکیل نے اسے انکوائری کو فون کر کے اس سے پوچھ گچھ کر تفصیل بتا دی۔

"تو پھر چلو اٹھو۔ بیٹھے کیوں ہو" ---- تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ وہ گھر پر بھی ہے یا نہیں اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس کا نام تک معلوم نہیں ہے" ---- کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کر کے اس نے فون پیس میں موجود لاؤڈ کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس" ---- ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس مارگریٹ پرسنل سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ ہے یہ" ---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مس مارگریٹ۔ وہ کون ہے۔ چیف سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری تو میں ہوں اور میرا نام مورین ہے۔ آپ کون صاحب ہیں"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری سوری۔ شاید مجھے غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میرا نام گیلارڈ

ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے سرکاری طور پر انتہائی اہم ملاقات کرنی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان سے ملاقات سے پہلے آپ سے ملاقات کر لوں۔ آپ کو بھی مالی فائدہ پہنچ جائے گا اور مجھے بھی چیف سیکرٹری صاحب سے بات چیت کرنے کے لئے پوائنٹس مل جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کس سلسلے میں یہ ملاقات ہونی ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کے شیڈول میں تو ایسی کوئی ملاقات موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ مورین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو دانستہ شیڈول میں اسے نہیں رکھوایا گیا تاکہ پہلے آپ سے ملاقات ہو جائے گریٹ لینڈ اور ایکریمیا کے درمیان ہونے والے ایک اہم سرکاری معاہدے کے سلسلے میں یہ ملاقات ہونی ہے آپ کو دس ہزار ڈالر نقد مل سکتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ مورین نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"صرف چیف سیکرٹری کے مزاج، ان کے موڈ اور ان کے رکھ رکھاؤ کے بارے میں باتیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب کے موڈ اور مزاج کے مطابق ہی ان سے بات چیت ہو سکے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"سرکاری معاملات میں موڈ اور مزاج تو کوئی نہیں دیکھا کرتا۔ آپ

کھل کر بات کریں۔ آپ بڑی مبہم سی بات کر رہے ہیں"۔ مورین نے کہا۔

"کھل کر بھی بات ہو جائے گی آپ ملاقات کا وقت تو دیں"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔ مورین نے پوچھا۔

"رائل ہوٹل سے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"رائل ہوٹل کے کس کمرے سے"۔۔۔۔ مورین نے پوچھا۔

"ابھی میں نے کمرہ نہیں لیا۔ میں تو یہاں لنچ کرنے آیا ہوں اگر آپ کہیں تو کمرہ بھی لے لیتا ہوں ویسے مجھے کھانا تو رائل ہوٹل کا پسند ہے جبکہ رہائش کے لئے مجھے ذاتی طور پر گرانڈ ہوٹل پسند ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ ایسا کریں کہ یہاں میری رہائش گاہ پر ہی آ جائیں ہائی آفیسرز کالونی میں"۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"مس مورین۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی رہائش گاہ پر ملاقات کو اچھی نظروں سے نہ دیکھا جائے اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی رہائش گاہ کی بجائے کسی اور مناسب جگہ کا وقت دے دیں اس طرح معاملات زیادہ آسانی سے طے ہو جائیں گے میری طرف سے جگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ آپ جہاں چاہیں ملاقات ہو سکتی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او کے۔ پھر آپ ایسا کریں کہ ایک گھنٹے بعد نیشنل گارڈن میں

واقع جارج کلب میں پہنچ جائیں میں رات کو وہیں بیٹھتی ہوں۔ آپ جس سے بھی کہیں گے وہ آپ کو مجھ تک پہنچا دیں گے"۔ مورین نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار بن رہی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں ہمارے پاس کوئی واضح لائن آف ایکشن نہ تھی اس لئے ہماری باتیں مبہم سی تھیں بہرحال اب ہمیں میک اپ کر لینا چاہئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن تم نے تو اس سے اکیلے ملنے کی بات کی ہے اگر میں ساتھ گیا تو وہ مشکوک ہو جائے گی اس سے تو بہتر تھا کہ ہم اس کے رہائش گاہ پر پہنچ جاتے اور وہاں سے اس سے پوچھ گچھ ہو جاتی"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہائی آفیسرز کالونی میں خصوصی سیکورٹی کے انتظامات ہوتے ہیں وہاں کالونی کے گیٹ پر باقاعدہ نام پتے لکھے جاتے ہیں کاغذات دیکھے جاتے ہیں پوچھ گچھ کی جاتی اور اگر مورین سے کچھ معلوم نہ ہو سکتا مسئلہ ضرور الجھ جاتا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اگر اس سے جبراً پوچھنا پڑا تو پھر"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ وہ ہم سے ملاقات کے لئے دس

ہزار ڈالر پر تیار ہو گئی ہے اور اگر وہ دس ہزار ڈالر کے لئے اجنبی افراد سے ملاقات پر تیار ہو سکتی ہے تو زیادہ رقم دے کر اس سے مزید معلومات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی وہاں پہنچیں تو سہی۔ پھر جیسے ہو گا دیکھ لیا جائے گا تم میک اپ کر کے میرے کمرے میں آ جانا تاکہ وہاں سے اکٹھے روانہ ہو سکیں"۔۔۔۔ تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دونوں ایکریمی میک اپ میں ٹیکسی میں بیٹھے نیشنل گارڈن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے نیشنل گارڈن کے مین گیٹ پر انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی یہ بہت وسیع و عریض پارک تھا اور وہاں لوگوں کا خاصا رش بھی تھا وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے گارڈن کے ایک کونے میں بنے ہوئے کلب کی طرف بڑھتے چلے گئے کلب کی عمارت یک منزلہ تھی لیکن رقبے کے لحاظ سے وہ خاصی وسیع تھی کلب کے مین ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں دو مقامی لڑکیاں اپنے کاموں میں مصروف تھیں۔

"یس سر"۔۔۔۔ ایک لڑکی نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس مورین نے یہاں ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ وہ روم نمبر گیارہ میں موجود ہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب

"کیا اس روم تک کوئی ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں اور پہلی بار یہاں آئے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بائیں ہاتھ پر ایک راہداری جا رہی ہے اس میں سپیشل رومز ہیں اور ہر کمرے کے باہر اس کا نمبر لکھا ہوا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس راہداری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تمہارا مسئلہ حل ہو گیا۔ علیحدہ کمرے میں ملاقات ہو رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرہ نمبر گیارہ راہداری کے تقریباً آخر میں تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ کیپٹن شکیل نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اندر سے مورین کی ہی آواز سنائی دی۔

"میں گیلارڈ ہوں مس مورین"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یس۔ کم ان پلیز"۔۔۔۔ اندر سے کہا گیا تو کیپٹن شکیل - دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور کیپٹن شکیل اور اس کے پیچھے تنویر اندر داخل ہوا کمرے میں چار کرسیاں اور ایک میز موجود تھی۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ دونوں کو اندر آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نام گیلارڈ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ چیف آفیسر آرنلڈ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ لیکن پہلے تو آپ نے ان کا ذکر نہیں کیا تھا"۔ مورین نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ سوری۔ خیال نہیں رہا ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر تنویر نے بھی بڑی بے دلی کے سے انداز میں مصافحہ کیا۔ چونکہ وہ دونوں اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے انہیں مجبوراً مصافحہ کرنا پڑا تھا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔۔۔۔ مورین نے کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اس وقت ہمارے پینے پلانے کا موڈ نہیں ہے۔ آپ کا بیحد شکریہ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دس ہزار ڈالر کے نوٹ نکال کر اس کے سامنے میز پر رکھ دیئے۔

"مس مورین۔ ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتے اور آپ صاف بات کریں کہ اگر آپ دس ہزار ڈالر حاصل کرنا چاہتی ہیں تو صرف یہ بتا دیں کہ ہاؤنڈ گروپ کا چیئرمین کون ہے اور کہاں رہتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ مجھے کسی گروپ کے بارے میں کیا علم ہو سکتا ہے۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"یہ رقم زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ آپ درست معلومات دے

دیں اور یہ بھی گارنٹی دیتے ہیں کہ آپ کا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ کو اس سے کیا کام ہے"—— مورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس بات کو چھوڑیں۔ یہ آپ کے مطلب کی بات نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو اس بارے میں جاننا چاہئے کیونکہ آپ جتنا کم جانیں گی اتنا ہی فائدے میں رہیں گی"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ آپ جا سکتے ہیں"—— مس مورین کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد مہرانہ ہو گیا۔

"او کے۔ آپ کی مرضی۔ آؤ آرنلڈ"—— کیپٹن شکیل نے دس ہزار ڈالر اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر آپ بتا دیں کہ آپ کو اس سے کام کیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"—— مورین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاؤنڈ گروپ جس قسم کے کام کرتا ہے اسی ٹائپ کا کام ہے"—— کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پچاس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں آپ"—— مورین نے کہا۔

"سوری۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار ڈالر اور بس"—— کیپٹن شکیل نے بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ دیں"—— مورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے پہلے والے نوٹ نکال کر میز پر رکھے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے اور نوٹ نکال کر ان کے ساتھ رکھ دیئے۔

"ایک بات ذہن میں بٹھا لیں مس مورین۔ کہ اگر آپ نے غلط بیانی کی تو پھر آپ خود ذمہ دار ہوں گی کیونکہ جو لوگ رقم دینا جانتے ہیں وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں"—— کیپٹن شکیل نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پہلے آپ حلفاً کہیں کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا کیونکہ جو کچھ میں آپ کو بتانے جا رہی ہوں وہ ٹاپ سیکرٹ ہے لیکن ان دنوں مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے اس لئے میں نے حامی بھر لی ہے"۔ مورین نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ نے خود محسوس کیا ہو گا کہ اسی احتیاط کی وجہ سے ہم نے آپ کی رہائش گاہ پر ملاقات نہیں کی ورنہ ہمیں تو اس سے کوئی فرق نہ پڑتا لیکن آپ کو پڑ سکتا تھا"—— کیپٹن شکیل نے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر سنیں۔ ہاؤنڈ گروپ کا چیئرمین میکارتو ہے۔ لارڈ میکارتو۔ جو گریٹ لینڈ کے ہاؤس آف لارڈز کا ممبر بھی ہے اور اس کی سب سے بااختیار کمیٹی جسے انتظامی کہا جاتا ہے کا چیئرمین بھی ہے اس کی رہائش گاہ لارے روڈ پر میکارتو ہاؤس کے نام سے مشہور ہے"۔ مورین نے

کہا۔

"ویسے لارڈ میکارٹو کیا کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے بظاہر کوئی کام تو کرتا ہو گا"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی کام نہیں کرتا۔ بس اپنی وسیع و عریض رہائش گاہ میں بیٹھ کر ہاؤنڈ گروپ کو کنٹرول کرتا ہے"—— مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر"—— کیپٹن شکیل نے پوچھا تو مورین نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے آپ سوچ لیں۔ اگر آپ کی معلومات غلط ثابت ہوئیں تو اس کا نتیجہ بہت برا نکلے گا"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے لیکن لارڈ میکارٹو خود کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی تعلق ہاؤنڈ گروپ سے ہے ویسے وہ صرف احکامات دیتا ہے اصل کام اس کے وسیع و عریض گروپ کے آدمی کرتے ہیں"—— مورین نے کہا۔

"اس کے گروپ کے کسی خاص آدمی کا نام"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ایک نام اکثر چیف سیکرٹری صاحب اور لارڈ کے درمیان ہونے والی گفتگو میں آتا رہتا ہے اور وہ نام ہے روپرسکاٹ۔ یہ آدمی شاید ہاؤنڈ گروپ کے فارن سیکشن کا انچارج ہے اور جہاں تک میرا

اندازہ ہے روپرسکاٹ الپائن کلب کا چیف مینجر ہے کیونکہ ایک بار چیف سیکرٹری صاحب نے یہ بات کی تھی کہ کیوں نہ وہ براہ راست روپرسکاٹ سے الپائن کلب میں بات کر لیں ویسے ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو لیکن میرا اندازہ ہے کہ ایسا ہی ہو گا"—— مورین نے کہا۔

"تھینک یو مورین۔ اب تم سب کچھ بھول جاؤ۔ سب کچھ"—— کیپٹن شکیل نے نوٹ مورین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ ہی تنویر بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے نکل کر راہداری میں آئے پھر تھوڑی دیر بعد وہ جارج کلب سے نکل کر گارڈن کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب کیا خیال ہے تنویر۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ لارڈ کے پاس جانا چاہئے یا اس روپرسکاٹ کے پاس"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم الپائن کلب چلیں اور اس روپرسکاٹ کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کر لیں۔ لارڈ سے ملنے کے لئے ہمیں نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑیں۔ ایسے لوگ بہت محتاط رہتے ہیں جبکہ روپرسکاٹ سے ملاقات آسانی سے ہو جائے گی"—— تنویر نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ آؤ پھر یہاں سے سیدھے ہی الپائن کلب چلتے ہیں"—— کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ایک بھاری جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ اس کی آواز بھی بھاری اور گونجدار تھی۔

"باس۔ آپ سے روزی راسکل فوری طور پر بات کرنا چاہتی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"۔۔۔۔ باس نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا۔

"ہیلو بگ راسکل۔ میں روزی راسکل بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک چہکتی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

"فضول باتیں مت کرو۔ یہ بتاؤ کہ فون کیوں کیا ہے"۔۔۔۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے ایک بہت بڑی پارٹی تلاش کی ہے میں نے"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"کون سی۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"اسلم کنگ ہے اس کا نام۔ کنگ انٹرنیشنل کارپوریشن کے تحت امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے۔ الطاف روڈ پر اس کی کوٹھی ہے اور کنگ پلازہ میں اس کا آفس ہے پورا پلازہ اس کی ذاتی ملکیت ہے اور تیسری چوتھی منزل پر اس کے دفاتر ہیں۔ میں نے اس کے چیف مینجر سے معلومات حاصل کی ہیں پچاس کروڑ روپے کے سونے کی ایک ڈیل ہونے والی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پچاس کروڑ روپے کے سونے کی ڈیل۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پچاس کروڑ روپے مالیت کا سونا ایک غیر ملکی پارٹی سے اسلم کنگ خرید رہا ہے اور اس نے آگے یہ سونا مختلف لوگوں کو فروخت کرنا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"یہ تو بہت بڑی ڈیل ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"میرا کمیشن کیا ہو گا۔ پہلے یہ بتاؤ"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"وہی ایک فیصد"۔۔۔۔ باس نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس بار میں دو فیصد لوں گی کیونکہ اب میں روز کلب کو فروخت کر کے کوئی بڑا کام کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"لیکن پھر تمہیں یہ ڈیل خود کرنا پڑے گی"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"میں کرلوں گی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ تم جانو سے مل لو۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ سارے انتظامات کرلے گا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"اوکے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جانو بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کھردری سی کرخت آواز سنائی دی۔

"ایم بول رہا ہوں جانو"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"روزی راسکل نے اطلاع دی ہے کہ پچاس کروڑ روپے کے سونے کی ڈیل ہو رہی ہے اس سے بات ہو گئی ہے اس ڈیل کو وہ خود کور کرے گی۔ تم اس سے تفصیلات معلوم کر لینا اور پھر مل کر اس ڈیل کو کور کرنا ہے۔ تمہارا حصہ ڈبل ہو گا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ لیکن ایک بات بتا دوں باس کہ روزی راسکل آج کل ایک خطرناک آدمی کے ساتھ دیکھی جا رہی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی ٹریپ ہو ہمارے لئے"۔۔۔۔ جانو نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"خطرناک آدمی کے ساتھ۔ کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ باس نے پوچھا۔

"ٹائیگر نام کا ایک انتہائی خطرناک بدمعاش ہے جو اعلیٰ طبقوں میں کام کرتا ہے اور سنا ہے کہ وہ حکومت کا ایجنٹ بھی ہے۔ روزی راسکل کئی بار اس کے ساتھ دیکھی گئی ہے"۔۔۔۔ جانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی خطرناک مسئلہ ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس سے تفصیلات معلوم کر کے اسے ختم کر دو اور خود یہ ڈیل کور کرو۔ گو وہ میری انتہائی زبردست مخبر ہے لیکن میں بہرحال کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ اسے ختم کرنے کی بجائے کیوں نہ اس سے اس سلسلے میں باقاعدہ پوچھ گچھ کی جائے اگر یہ تعلقات عمومی نوعیت کے ہوں تو پھر تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی خاص خطرے والی بات سامنے آ جائے تو اسے ختم کر دیا جائے"۔۔۔۔ جانو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم مناسب سمجھو کرو۔ لیکن ڈیل کو بہرحال کور کرنا ہے کیونکہ یہ بہت بڑی ڈیل ہے اور میں اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے ہاتھ مار کر کریڈل پریس کر دیا اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ کافی دیر تک وہ کریڈل پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ایک

بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جابر بول رہا ہوں" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں جابر" ---- باس نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ آج اتنے طویل عرصے بعد کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"زیر زمین دنیا کے اونچے درجے میں کام کرنے والے ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں اور اس کے لئے تم سے زیادہ بہتر معلومات اور کون دے سکتا ہے" ---- جابر نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی" ---- جابر نے پوچھا۔

"ٹائیگر نام بتایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق حکومت سے بھی ہے۔ یہ صرف اعلیٰ طبقوں میں کام کرتا ہے اور خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے" ---- راجر نے کہا۔

"لیکن تمہیں اس سے کیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے" ---- جابر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اسے جانتے ہو" ---- راجر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ وہ میرا دوست ہے لیکن وہ تمام جرائم میں ہاتھ نہیں ڈالتا" ---- جابر نے کہا۔

"میری ایک مخبر ہے روزی راسکل۔ وہ آج کل اس کے ساتھ دیکھی جا رہی ہے اور میری یہ مخبر مختلف جرائم پیشہ لوگوں کے درمیان ہونے والی ڈیلز کا پتہ چلاتی ہے اور پھر ہم ان ڈیلز کو کور کر لیتے ہیں اس بار بھی روزی راسکل نے ایک بڑی ڈیل کی خبر دی ہے لیکن میرے آدمیوں نے مجھے بتایا ہے کہ روزی راسکل اس ٹائیگر کے ساتھ دیکھی جا رہی ہے اس لئے کہیں یہ ہمارے لئے ٹریپ نہ ہو"۔ راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی ڈیل ہے" ---- جابر نے پوچھا۔

"پچاس کروڑ روپے مالیت کے سونے کی ڈیل ہے" ---- راجر نے کہا۔

"اوہ۔ تم فکر نہ کرو۔ ٹائیگر اتنے چھوٹے کاموں میں مداخلت نہیں کیا کرتا" ---- جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پچاس کروڑ روپے مالیت کے سونے کی ڈیل چھوٹا کام ہے"۔ راجر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ٹائیگر کے لئے بہت چھوٹا کام ہے۔ وہ بہت اونچے ہاتھ مارتا ہے سمجھے۔ اس لئے بے فکر رہو۔ ویسے اگر کوئی مسئلہ بن بھی جائے تو مجھے بتا دینا میں کور کر لوں گا" ---- جابر نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ" ---- راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جانو بول رہا ہوں"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جانو کی آواز سنائی دی۔

"باس بول رہا ہوں جانو۔ میں نے تسلی کر لی ہے اس ٹائیگر کا اس ڈیل سے کوئی تعلق نہیں ہے تم روزی راسکل سے مل کر کام کرو مجھے کامیابی کی خبر ہی ملنی چاہئے"—— باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی لیموزین کار ہوٹل عالیشان کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اس سے آگے اور اس کے پیچھے ایک ایک جیپ تھی جن میں چار چار مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جیپیں اور کار ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے سے گزرتی ہوئی ہوٹل کے سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ کر رک گئیں اور پھر آگے پیچھے موجود جیپوں میں سے مشین گنوں سے مسلح لمبے تڑنگے افراد اچھل کر نیچے اترے اور کار کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ کار کے دروازے اسی طرح بند تھے اور کلرڈ شیشوں کی وجہ سے اندر کچھ نظر نہ آ رہا تھا اسی لئے ہوٹل کی عقبی دیوار میں موجود ایک بند دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا باہر آگیا اس کے سینے پر سفید رنگ کا چمکدار کارڈ لگا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور تیزی سے کار کے

اندر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کار کا دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی آدمی باہر آگیا اس کے پیچھے ایک اور لمبے قد اور بھاری جسم کا غیر ملکی باہر آگیا جس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اس نے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس پکڑا ہوا تھا۔ اس غیر ملکی کے باہر آتے ہی مشین گن بردار انتہائی چوکنے نظر آنے لگے۔ غیر ملکی نے ایک طائرانہ نظر ماحول پر ڈالی اور پھر دروازے سے برآمد ہونے والے آدمی کے ساتھ چلتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ان دونوں کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے چوکنے انداز میں دروازے کی طرف بڑھے جبکہ باقی چار مسلح افراد ویسے ہی وہاں کھڑے رہے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جس کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ کمرے میں دیواروں کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ کمرے میں صوفے آمنے سامنے رکھے ہوئے تھے جن کے درمیان ایک بڑی سی میز تھی ایک صوفے پر ایک ادھیڑ عمر لیکن بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے دونوں اطراف میں خوبصورت لیکن نیم عریاں لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ غیر ملکی جیسے راہداری کراس کر کے کمرے میں داخل ہوا صوفے پر بیٹھا ہوا ادھیڑ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے اٹھتے ہی اس کے اطراف میں بیٹھی ہوئی دونوں لڑکیاں بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"خوش آمدید مسٹر برک۔ میرا نام اسلم کنگ ہے"۔۔۔۔ ادھیڑ

آدمی نے آگے بڑھ کر غیر ملکی کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ سے ملاقات کی بیحد خواہش تھی۔ مسٹر کنگ"۔۔۔۔ برک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور وہ دونوں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ برک کے ساتھ آنے والے مشین گن بردار اس کے صوفے پر بیٹھتے ہی اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ کمرے میں پہلے سے موجود مسلح افراد سمٹ کر اسلم کنگ کے پیچھے آکر کھڑے ہو گئے تھے۔

"مہمان کو شراب پیش کی جائے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا تو ایک لڑکی تیزی سے چلتی ہوئی کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں میز پر شراب کی دو بوتلیں اور جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی ایک بوتل کھولی اور بوتل میں موجود شراب سے دو جام بھرے اور جام ٹرے میں رکھ کر وہ مڑی اور پھر اس نے قریب آکر ایک جام برک کے سامنے اور دوسرا جام اسلم کنگ کے سامنے رکھا اور ٹرے لے کر واپس چلی گئی۔

"لیجئے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے برک سے کہا اور برک نے شکریہ ادا کرتے ہوئے جام اٹھایا اور چسکی لے کر واپس میز پر رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ساتھ ساتھ ڈیل مکمل ہو جانی چاہئے"۔۔۔۔ برک نے کہا۔

"اچھا۔ کیا آپ سونا لے آئے ہیں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"جی ہاں" ------ برک نے کہا اور اس نے بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھول دیا بریف کیس میں سونے کی بے شمار ڈلیاں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔

"آپ چیک کرلیں ایسا ہی مال باقی بریف کیسوں میں ہو گا"۔ برک نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے کاموں میں اعتماد اصل چیز ہوتی ہے اور آپ سے چونکہ پہلی ڈیل ہے اس لئے ظاہر ہے آپ پر اعتماد کریں گے تو آگے بھی کام ہوتا رہے گا" ------ اسلم کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی کو اشارہ کیا تو وہ سرہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کی عقبی دیوار کی طرف بڑھ گئی اس نے دیوار پر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ سائیڈ میں سرک گیا۔ اب دیوار کے اندر ایک سیف موجود تھا لڑکی نے سیف کھولا اور اس میں موجود ایک لفافہ اٹھا کر اس نے سیف بند کر دیا لیکن اس نے دیوار برابر نہ کی اور لفافہ اٹھائے وہ واپس پلٹی اور آکر اس نے لفافہ براہ راست برک کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اس میں پچاس کروڑ روپے کا گارینٹڈ پے آرڈر ہے۔ چیک کر سکتے ہیں" ------ اسلم کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ ہم پر اعتماد کر سکتے ہیں تو ہمیں تو بہرحال پہلے سے ہی آپ پر اعتماد ہے" ------ برک نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس اعتماد کا شکریہ" ------ اسلم کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک ہال کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کا گاڑھا دھواں پھیلتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا" ------ اسلم کنگ نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا کھنچتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات ختم ہو کر رہ گئے۔ پھر جب اس کے ذہن میں روشنی ہوئی تو اس کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی محسوس کر لیا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھے گئے تھے اور اس کے دونوں پیر بھی بندھے ہوئے تھے لیکن وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر برک بھی اسی طرح بندھا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کا جسم ڈھیلا تھا اور گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی۔ سامنے میز پر سونے سے بھرا ہوا بریف کیس اور پے آرڈر والا لفافہ دونوں موجود تھے جبکہ کمرے میں ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔

"تم کون ہو اور میرے ساتھی کہاں ہیں" ------ اسلم کنگ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام اچھی طرح ذہن میں بٹھا لو اسلم کنگ۔ میرا نام روزی راسکل ہے۔ تمہارے مسلح افراد اور تمہاری دونوں عورتیں بے ہوشی کے عالم میں ساتھ والے کمرے میں موجود ہیں۔ میں چاہتی تو ان سب کو گولیوں سے اڑا دیتی لیکن میں احمقانہ قتل و غارت کی قائل نہیں ہوں۔ میں یہ ڈیل کا سونا اور رقم لینے آئی تھی وہ لے جا رہی ہوں یہ بریف کیس اور باہر کار کی ڈگی میں موجود دوسرے بریف کیسوں سمیت تمہارے پاس رقم کی کمی نہیں ہے اس لئے تم آسانی سے اپنے غیر ملکی کاروباری دوست کو رقم دے سکتے ہو"۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے دو آدمی جن کے چہروں پر نقاب تھے اندر داخل ہوئے۔

"ارے۔ اسے تم نے ہوش دلا دیا۔ یہ تو برا ہوا اب تو اسے ہلاک کرنا پڑے گا"۔۔۔ ان میں سے ایک نے اسلم کنگ کو دیکھتے ہی چونک کر کہا اور ساتھ ہی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"نہیں۔ مت مارنا اسے میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے یہ زندہ رہے گا تو آئندہ بھی ڈیل ہوتی رہے گی اور آئندہ کے لئے بھی ہمارا سکوپ بنتا رہے گا"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"لیکن یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے روزی۔ یہ زندہ رہ گیا تو ہم زندہ نہیں رہیں گے"۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ روزی پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہے اور تمہیں

یہ جاننا نہیں ہے اس لئے اگر یہ کوئی حرکت کرے گا تو بہرحال میرے خلاف ہی کرے گا اور میں خود ہی اسے سنبھال لوں گی تم مال اٹھاؤ اور چلو"۔ روزی راسکل نے کہا تو دونوں نقاب پوشوں نے آگے بڑھ کر میز پر موجود سونے سے بھرا ہوا بریف کیس اور لفافہ اٹھائے اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"باہر جو لوگ موجود تھے ان کا کیا ہوا"۔۔۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"وہ بھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"۔۔۔ اسی نقاب پوش نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم جاؤ۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا اور وہ دونوں آدمی تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس لئے زندہ چھوڑ دیا ہے کہ تم بہرحال ایک بڑی پارٹی ہو اور بڑی پارٹی سے ٹکراتے ہوئے مجھے لطف آتا ہے اگر تم مجھ پر ہاتھ ڈالو گے تو پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ روزی راسکل کیا حیثیت رکھتی ہے۔ خدا حافظ۔ تمہارے ہاتھ تمہارے عقب میں اس طرح بندھے ہوئے ہیں کہ اگر تم دونوں ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں جھٹکے دو گے تو چند جھٹکوں کے بعد یہ خود ہی کھل جائیں گے"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس دروازے میں غائب ہو گئی جدھر سے برک اور اس کے ساتھی اندر آئے تھے۔ اسلم کنگ نے اپنے دونوں ہاتھوں

کو مخالف سمتوں میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اپنے پیر کھولے اور پھر کھڑے ہو کر وہ دوڑتا ہوا دیوار میں موجود سیف کی طرف بڑھ گیا۔ سیف کے پٹ اسی طرح بند تھے اس نے سیف کھولا اور نچلے خانے میں موجود ایک کارڈلیس فون اٹھا کر اس نے بٹن دبا کر اسے آن کیا اور پھر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس مارٹن بول رہا ہوں" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"اسلم کنگ بول رہا ہوں مارٹن۔ فوراً اپنے آدمی لے کر ہوٹل عالی شان کے سپیشل ہال میں پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت۔ خفیہ دروازے سے آنا۔ جلدی پہنچو" ---- اسلم کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کیا اور پھر اسے میز پر رکھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے روزی راسکل اور اس کے ساتھی باہر گئے تھے۔ راہداری کراس کر کے جب وہ عقبی گلی میں آیا تو وہاں سیاہ رنگ کی لیموزین کار اور دونوں جیپیں موجود تھیں جبکہ ایک جیپ میں چار مسلح افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ لیموزین کار کی ڈگی کھلی ہوئی تھی اور اندر سے بریف کیس غائب تھے۔ اسلم کنگ نے ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد دو کاریں تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف آئیں۔ کاریں رکتے ہی ان کے دروازے کھلے اور آٹھ مسلح

افراد تیزی سے باہر نکلے ان میں سے ایک تیزی سے دروازے پر کھڑے اسلم کنگ کی طرف بڑھا۔

"کیا حکم ہے باس" ---- آنے والے نے قریب آ کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ اور اپنے آدمیوں کو بھی لے آؤ" ---- اسلم کنگ نے مڑتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسی کمرے میں دوبارہ پہنچ گئے۔

"دیکھو مارٹن۔ یہ برک ہے۔ اس کے ساتھ میری پہلی بار ڈیل ہوئی ہے لیکن کوئی روزی راسکل اور اس کے آدمیوں نے اس ڈیل پر چھاپہ مارا ہے۔ تم جانتے ہو روزی راسکل کو" ---- اسلم کنگ نے کہا۔

"نام تو سنا ہوا ہے لیکن جانتا نہیں ہوں لیکن وہ یہاں کیسے پہنچ گئی" ---- مارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں دیکھیں گے۔ فی الحال ہماری ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ برک اور اس کے ساتھیوں کو اٹھاؤ اور پوائنٹ نمبر تھری پر پہنچا دو۔ میں وہیں جا رہا ہوں۔ اس کے بعد اپنے آدمیوں کو ہوش میں لے آنا اور پھر تم میرے پاس پہنچ جانا" ---- اسلم کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ---- مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسلم کنگ تیزی سے کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد اسلم کنگ ایک کلرڈ شیشوں والی کار میں

بیٹھا ہوا تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اس کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر سے باہر جانے والی سڑک پر پہنچ گئی اور پھر اس نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی اور اس سائیڈ روڈ سے گزر کر ایک فارم نما عمارت کے گیٹ پر پہنچ گیا گیٹ بند تھا۔ اسلم کنگ نے تین بار کار کا ہارن بجایا تو پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا اس نے جب ڈرائیونگ سیٹ پر اسلم کنگ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس نے چونک کر اسے سلام کیا۔

"پھاٹک کھولو جیون"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر پھاٹک کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو اسلم کنگ نے کار آگے بڑھائی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئی اور اسلم کنگ نیچے اتر آیا۔ وہ نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا پھاٹک بند کر کے اب پورچ کی طرف آ رہا تھا۔

"جیون۔ مارٹن اور اس کے آدمی ایک غیر ملکی اور اس کے ساتھوں کو لے کر آ رہا ہے اس غیر ملکی کو سپیشل روم میں اور اس کے ساتھیوں کو گیسٹ روم میں لٹا دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا میں آفس میں ہوں گا"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے جیون سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جیون نے جواب دیا اور واپس پھاٹک کی طرف مڑ گیا جبکہ اسلم کنگ تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کے اندر داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ

گیا۔ میز کے پیچھے موجود ریوالونگ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گریٹ فال کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرشائن سے بات کراؤ۔ میں اسلم کنگ بول رہا ہوں"۔ اسلم کنگ نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرشائن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اسلم کنگ بول رہا ہوں کرشائن"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پچاس کروڑ روپے کا گارنٹڈ پے آرڈر پوائنٹ تھری پر ابھی اور اسی وقت پہنچاؤ"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو اسلم کنگ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جابر گیم کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسلم کنگ بول رہا ہوں جابر سے بات کراؤ"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے

کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جابر بول رہا ہوں کنگ صاحب۔ حکم۔ کیسے یاد فرمایا ہے" ---- چند لمحوں بعد ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کسی روزی راسکل کو جانتے ہو" ---- اسلم کنگ نے کہا۔

"روزی راسکل کو۔ ہاں جانتا ہوں۔ کیوں۔ آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں" ---- جابر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کون ہے یہ" ---- اسلم کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"روز کلب کی مالکہ ہے۔ پیشہ ور قاتلہ بھی ہے اور مارشل آرٹ کی بھی ماہر ہے لیکن آزاد خیال اور بے باک سی لڑکی ہے" ---- جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری ایک غیر ملکی پارٹی سے ہوٹل عالیشان کے سپیشل روم میں ایک خصوصی ڈیل تھی کہ اس لڑکی نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کا دھماکہ کیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب میں ہوش میں آیا تو میرے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے اور وہ غیر ملکی بھی میری طرح ہی بندھا ہوا تھا لیکن انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس لڑکی نے نہ ہی میرے کسی آدمی کو ہلاک کیا اور نہ ہی میرے غیر ملکی مہمان کے کسی آدمی کو کچھ کہا بلکہ اس نے مجھے باقاعدہ اپنا نام بتایا اور ڈیل کے بیگ لے کر چلی گئی حالانکہ وہ چاہتی تو سب کو ہلاک کر دیتی۔ میں اس بات پر بیحد حیران ہوں آخر یہ چکر کیا ہے۔ کیا اس لڑکی کے پیچھے کوئی بہت

بڑی پارٹی ہے جس کی وجہ سے یہ اس حد تک دلیر ہے یا باہر کی کوئی پارٹی ہے" ---- اسلم کنگ نے کہا تو دوسری طرف سے جابر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ ڈیل آپ کر رہے تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا ورنہ میں پہلے ہی اس کارروائی کو روک دیتا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ کارروائی راجر گروپ کی ہے اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ روزی راسکل ایک ڈیل کے بارے میں کام کرنے والی ہے لیکن اس کا تعلق ٹائیگر سے ہے اس لئے وہ مشکوک ہے کیونکہ ٹائیگر کا تعلق حکومت سے ہے میں نے اسے تسلی دی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کارروائی آپ کے خلاف ہو رہی ہے" ---- جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا روزی راسکل راجر کے لئے کام کرتی ہے" ---- اسلم کنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ راجر کی مخبر ہے اور اس کے ساتھ جو آدمی ہوں گے وہ راجر کے ہی آدمی ہوں گے یقیناً جانو اور اس کے ساتھی ہوں گے عام طور پر یہ لڑکی ڈیل کی مخبری کر کے اپنا کمیشن لے لیتی ہے لیکن اس بار وہ خود کام کر رہی تھی تو پھر کنٹرول اس کا ہو گا اس لئے آپ اور آپ کے آدمی اور آپ کا مہمان سب بچ گئے ورنہ اگر جانو یا اس کے ساتھی اس ڈیل کو کور کر رہے ہوتے تو پھر آپ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے" ---- جابر نے کہا۔

"کیا اس ٹائیگر کا تعلق واقعی حکومت سے ہے جس کا تم ذکر کر رہے ہو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے اس کا کوئی تعلق حکومت سے نہیں ہے البتہ اکثر سنا یہی جاتا ہے کہ وہ حکومت کے لئے کام کرتا ہے لیکن کبھی اس بات کا ثبوت نہیں مل سکا"۔۔۔۔ جابر نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"اسلم کنگ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ کنگ صاحب آپ۔ حکم فرمایئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"راجر گروپ کے بارے میں جانتے ہو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔ ماسٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس گروپ میں کتنے آدمی ہیں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"خاص آدمی تو جانو ہے اور جانو کے ساتھ آٹھ آدمی ہیں"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"اور روزی راسکل۔ اس کے بارے میں بھی جانتے ہو"۔ اسلم کنگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ راجر کی مخبر ہے۔ روز کلب کی مالکہ ہے۔ یہ کلب بھی راجر نے ہی اسے خرید کر دیا ہوا ہے"۔۔۔۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"اس راجر گروپ نے میری ڈیل پر چھاپہ مارا ہے۔ پچاس کروڑ روپے کا سونا اور پچاس کروڑ روپے کا پے آرڈر لے گئے ہیں ہوٹل عالیشان کے سپیشل تہہ خانے سے۔ روزی راسکل اس چھاپے کی انچارج تھی۔ تم ایسا کرو کہ یہ سونا اور یہ رقم بھی ان سے حاصل کرو اور سوائے اس روزی راسکل کے باقی راجر گروپ اور اس کے تمام آدمیوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں پوائنٹ فور میں پہنچا دو جبکہ روزی راسکل کو وہاں زندہ پہنچنا چاہئے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ"۔ اسلم کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں تاکہ آپ کو رپورٹ دی جا سکے"۔۔۔۔ ماسٹر نے کہا۔

"میں اس وقت پوائنٹ تھری پر ہوں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

الپائن ہوٹل خاصا بڑا اور شاندار ہوٹل تھا۔ اس کا وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا مین ہال اور اس میں بیٹھے ہو افراد کو دیکھ کر آدمی فوراً سمجھ جاتا تھا کہ یہ ہوٹل اعلیٰ طبقے کے افرا ہوٹل ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو لڑکیاں موجود تھیں تنویر اور کیپٹن شکیل کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ ایک لڑکی نے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو ہوئے کہا۔

"ہم ایکریمیا سے آئے ہیں۔ ہم نے صرف مینجر روپر سکاٹ ملنا ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جیکب"۔ کیپٹن شکیل نے اس لڑکی کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو ملاقات کا وقت دیا گیا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹپ ملی ہے۔ ہمارا کام بہت

ہے لاکھوں ڈالر کا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"سوری سر۔ چیف مینجر صاحب بےحد مصروف رہتے ہیں آپ کسی اور صاحب سے مل لیں"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان سے فون پر ہماری بات کرا دو"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں ان کی سیکرٹری سے بات کرا دیتی ہوں آپ کی"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا اور کاؤنٹر پر ہی موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میری بول رہی ہوں۔ دو ایکریمین آئے ہیں وہ چیف صاحب سے ملنا چاہتے ہیں آپ ان سے بات کر لیں"۔۔۔۔ لڑکی نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں چیف مینجر کی پرسنل سیکرٹری ہوں جولین۔ چیف صاحب بےحد مصروف ہیں آپ کا مسئلہ کیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مسئلہ انہیں ہی بتایا جا سکتا ہے۔ آپ ہمارے لئے ان سے صرف دس منٹ لے دیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ وہ ایک ہفتہ تک تو فارغ ہی نہیں ہیں اگر آپ ایک ہفتہ بعد رابطہ کریں پھر ہی کچھ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ بیحد شکریہ" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اور خود ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کدھر بیٹھی ہیں مس جولین۔ انہوں نے ہمیں اپنے پاس بلو ہے" ۔ کیپٹن شکیل نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی لڑکی سے کہا۔

"لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر چلے جائیں۔ سب سے آخر چیف صاحب کا دفتر ہے وہیں سیکرٹری صاحبہ بیٹھی ہیں" ـــــ لڑکی کہا تو کیپٹن شکیل شکریہ ادا کر کے تنویر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"زبردستی کرنا پڑے گی" ـــــ کیپٹن شکیل نے سرگوشی کر ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ا بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو رہے تھے جس میں صوفے موجود اور صوفوں پر چار پانچ مرد اور دو تین عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ا طرف چھوٹے سے کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑی۔ ت اور کیپٹن شکیل سیدھے اس کے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے ج کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جس پر چیف مینجر کے الفاظ لکھے ہو تھے۔

"جی فرمائیے" ـــــ لڑکی نے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھی رہیں ورنہ گولی مار دوں گا" ـــــ تنویر نے غرا

ہوئے کہا جبکہ کیپٹن شکیل نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر بھی اندر داخل ہوا جبکہ لڑکی حیرت سے بت بنی بیٹھی رہ گئی۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں کوئی ایسی بات بھی کر سکتا ہے اور اس انداز میں بھی اندر داخل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گوریلا نما آدمی سوٹ پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ میز کی دوسری طرف دو ادھیڑ عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو اپنے لباس اور شکل وصورت سے کاروباری سے آدمی لگ رہے تھے۔

"آپ۔ آپ کون ہیں اور اس طرح کیسے اندر داخل ہوئے ہیں" ـــــ اس گوریلا نما آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام روپر سکاٹ ہے" ـــــ کیپٹن شکیل بڑے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

"ہاں مگر" ـــــ روپر سکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ دونوں باہر جائیں۔ چلیں اٹھیں۔ ہمیں ان سے ضروری بات کرنی ہے۔ چلو اٹھو" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ان کاروباری افراد سے کہا تو وہ دونوں تیزی سے اٹھے اور تقریباً دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ روپر سکاٹ نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے کیپٹن شکیل نے اس کی گردن پر مشین پسٹل کی نال رکھ دی۔

"دیکھو روپرسکاٹ۔ ہم کسی غلط ارادے سے نہیں آئے اس لئے کوئی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ نتائج کے تم خود ذمہ دار ہو گے"۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ہو کون۔ کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ روپرسکاٹ نے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"اٹھو اور ادھر صوفے پر آ جاؤ۔ ہم نے تم سے صرف چند باتیں کرنی ہیں۔ تمہاری سیکرٹری ہمیں اگلے ہفتے کا وقت دے رہی تھی اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے ہم نے لاکھوں ڈالر کی ڈیل کرنی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو روپرسکاٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے باہر آ گیا اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"انہیں واپس بھیج دو ورنہ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا۔

"جاؤ واپس۔ یہ میرے خاص آدمی ہیں"۔۔۔۔ روپرسکاٹ نے کہا تو وہ دونوں سرہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

"جیکب دروازہ اندر سے بند کر دو تاکہ پھر مداخلت نہ ہو"۔ کیپٹن شکیل نے تنویر سے کہا اور تنویر سرہلاتا ہوا مڑا اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ روپرسکاٹ اور پوری بات سن لو اس کے

بعد تمہاری مرضی کہ تم قائل ہوتے ہو یا نہیں۔ ہم نے بہرحال تم سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو روپرسکاٹ سرہلاتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے بیٹھے ہوئے روپرسکاٹ کی کنپٹی پر پڑا اور روپرسکاٹ چیختا ہوا پہلو کے بل صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر گر رہا تھا کہ کیپٹن شکیل کی لات حرکت میں آئی اور بوٹ کی ٹو کی ضرب بھی عین اسی جگہ پڑی جہاں پہلے مشین پسٹل کی ضرب پڑی تھی اور قوی ہیکل اور گوریلے جیسے جسم کا روپرسکاٹ ایک بار پھر چیخ مار کر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ کیپٹن شکیل نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے روپرسکاٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبوں میں اسلحہ موجود نہ تھا۔ کیپٹن شکیل نے بیلٹ کھولی اور پھر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روپرسکاٹ کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس نے بیلٹ سے باندھ دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر کھینچا اور اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی روپرسکاٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا دیئے۔ تنویر دروازے کے ساتھ ہی خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے وہ دونوں مطمئن تھے کہ اندر کی آوازیں باہر نہ جا سکیں گی۔ چند لمحوں بعد ہی روپرسکاٹ نے اٹھتے ہوئے

آنکھیں کھول دیں تو کیپٹن شکیل نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا بٹھا دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو"۔ روپر سکاٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے پوری بات سن لو روپر سکاٹ۔ یہ ہماری مجبوری تھی کہ تمہیں بے ہوش کر کے اس طرح باندھنا پڑا کیونکہ تم کسی بھی وقت کوئی حرکت کر سکتے تھے لیکن ہم تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔ روپر سکاٹ نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چہرے غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

"بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"پاکیشیا میں تم نے ایک ایجنٹ بھیجا تھا جس کا نام ٹیری ہاؤنڈ تھا اس کا نمبر سات تھا وہ وہاں پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری سے ملنا چاہتا تھا کہ ایک عورت کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس ملٹری سیکرٹری نے پریذیڈنٹ کی آواز میں چیف سیکرٹری سے بات کی اور پھر چیف سیکرٹری نے ہاؤنڈ گروپ کے چیئرمین لارڈ میکارتو سے بات کی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ براہ راست تمہارے ساتھ بات ہوئی ہو کیونکہ تم ہاؤنڈ گروپ کے فارن اسٹیٹ کے انچارج ہو۔ چیئرمین کی فرمائش پر اس ملٹری سیکرٹری نے صدر مملکت کی تحریر اور دستخطوں سے ایک ذاتی خط بھی تمہیں بھیجا۔ تمہارا ایجنٹ ٹیری ہاؤنڈ وہ خط

اپنے بوٹ کی تہہ میں چھپا کر لے گیا تھا وہ خط ہمارے پاس موجود ہے۔ ملٹری سیکرٹری کو جب پکڑا گیا تو اس نے اپنے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہم تم سے صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں کہ پاکیشیا میں قتل کئے جانے والا ٹارگٹ کون ہے اور ملٹری سیکرٹری کس گروپ کے تحت کام کر رہا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ایکریمی نہیں ہو تو کیا پاکیشیائی ہو"۔۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"جو مرضی آئے سمجھ لو۔ لیکن یہ سن لو کہ ہماری تمہارے ساتھ یا تمہارے ہاؤنڈ گروپ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم صرف وہاں کے گروپ کو ٹریس کرنا چاہتے ہیں اور ٹارگٹ معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹارگٹ معلوم کرنے کے لئے ہی تو ٹیری ہاؤنڈ وہاں گیا تھا لیکن پھر رپورٹ ملی کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے اور ملٹری سیکرٹری بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کے بعد کسی نے ہم سے رابطہ نہ کیا تو ہم بھی خاموش ہو گئے"۔۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"دیکھو روپر سکاٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ چیف سیکرٹری بغیر سب کچھ معلوم کئے تم سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا تمہارے آدمی نے ہلاک ہونے سے پہلے یہ بتایا تھا کہ وہ مشن کی تفصیلات طے کرنے کے لئے پاکیشیا آیا ہے اس لئے تم بتاؤ گے کہ کون ٹارگٹ ہے۔ کیا سازش ہو رہی تھی اور کون سا گروپ اس کے پیچھے ہے اگر تم ویسے نہیں بتاؤ گے تو پھر ہمیں تمہاری زبان کھلوانی پڑے گی اور اتنا تو تم سمجھ سکتے ہو

کہ اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو ہم زبان بھی کھلوا سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمیں خاموشی سے سب کچھ بتا دو کیونکہ صدر مملکت اس سازش میں شریک نہیں ہیں اس لئے چیف سیکرٹری صاحب بھی اس معاملے میں دلچسپی نہیں لے سکتے۔ ایک لحاظ سے تمہارے لئے مشن ختم ہو چکا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"۔۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ تمہارے مطلب کی بات نہیں ہے اور اگر تم جان گئے تو پھر تمہاری موت ہم پر فرض ہو جائے گی جبکہ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ ہمیں صرف معلومات چاہئیں اور ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اس کے بعد تم جو چاہے کرتے رہنا ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے مشن واقعی ختم ہو چکا ہے کیونکہ حکومت پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ کی چیف سیکرٹری سے اس معاملے میں بات ہو چکی ہے اور چیف سیکرٹری نے ان سے معذرت کر لی ہے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں ہم بھی یہ کام صرف اس لئے کر رہے تھے کہ ہمارا خیال تھا کہ پاکیشیائی صدر یہ کام کرانا چاہتے ہیں پاکیشیا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے بنیادی حقوق کے سلسلے میں اور پوری دنیا کے مندوب اس میں شرکت کر رہے ہیں اس کانفرنس کی صدارت پاکیشیائی صدر کی سیاسی حریف پارٹی کے سربراہ عبدالسلام نے کرنی ہے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا کے صدر چاہتے ہیں کہ اس

کانفرنس میں شامل ہونے والے کافرستان کے مندوبین کے وفد کو کانفرنس کے دوران ہلاک کر دیا جائے اس طرح کہ سارا الزام عبدالسلام اور ان کی پارٹی پر آ جائے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق عبدالسلام اور ان کی پارٹی کی پشت پناہی خفیہ طور پر کافرستان کر رہا ہے اور کافرستان کے مندوبین کی ہلاکت سے وہ عبدالسلام اور ان کی پارٹی کی حمایت سے دست کش ہو جائے گا۔ ٹیری ہاؤنڈ کو ہم نے اس لئے بھیجا تھا تاکہ اس کانفرنس کے انتظامات اور خاص طور پر مندوبین کی رہائش گاہوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے"۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"لیکن اب یہ بات تو کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ صدر صاحب کا نام غلط طور پر استعمال کیا گیا ہے تو پھر یہ کارروائی کون کر سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس بارے میں تفصیلات کا تو علم نہیں ہے البتہ اتنا معلوم ہے کہ اس ملٹری سیکرٹری کا تعلق پاکیشیا میں کسی کنگ کارپوریشن سے ہے جس کا مالک یا چیئرمین کوئی اسلم کنگ ہے اب یہ بات آپ خود چیک کر سکتے ہیں کہ اصل بات کیا ہے۔ مجھے اس بات کا اس طرح علم ہوا کہ ملٹری سیکرٹری سے میری براہ راست فون پر بات ہوئی تھی میں نے ان سے کہا تھا کہ وہاں ہمیں مقامی طور پر کسی با اثر گروپ کی مدد چاہئے ہو گی تو اس نے کہا تھا کہ اس کی فکر نہ کی جائے اس کا تعلق کنگ کارپوریشن سے ہے جو جرائم کی دنیا کی انتہائی طاقتور ترین تنظیم

ہے۔ مقامی کام یہ خود کرے گی۔ بس اتنی بات ہوئی تھی البتہ میں نے ٹیری ہاؤنڈ کو بھیجتے وقت یہ بات کی تھی کہ وہ اس کنگ کارپوریشن کے بارے میں بھی اپنے طور پر معلومات حاصل کر لے لیکن وہ ہلاک ہو گیا"۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اب بولو تمہیں زندہ رکھا جائے یا نہیں۔ کیونکہ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے اور ہم نے واپس چلے جانا ہے اگر تم نے کوئی انتقامی کارروائی کرنی ہے تو بتا دو"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ میں کوئی انتقامی کارروائی نہیں کروں گا اور سب کچھ بھول جاؤں گا"۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"اگر ایسا کرو گے تو بہتر کرو گے ورنہ ہمارے لئے یہ بات مشکل نہیں ہے کہ ہم لارڈ میکارٹو اور تمہیں کسی بھی لمحے کسی بھی جگہ گولی کا نشانہ بنا دیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے روپر سکاٹ کی کلائیوں سے اپنی بیلٹ کھولی اور روپر سکاٹ ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئی ایم سوری روپر سکاٹ۔ تمہیں چوٹ لگی لیکن یہ بھی ضروری تھی۔ گڈ بائی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ۔ تمہارا کام تو ہو گیا لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ میرے آدمی ٹیری ہاؤنڈ کو کس نے ہلاک کیا ہے"۔۔۔ روپر سکاٹ نے کہا۔

"پاکیشیا کی ایک عام سی بدمعاش عورت ہے جس کا نام روزی

راسکل ہے یہ کام اس کا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ باہر بیٹھی ہوئی روپر سکاٹ کی سیکرٹری نے انہیں چونک کر اور حیرت بھری نظروں سے دیکھا لیکن وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر راہداری میں آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے رائل ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ تو کوئی کام نہ ہوا۔ ہاتھ پیر چلانے کی ضرورت نہیں پڑی"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل میں ان لوگوں کا کام ختم ہو گیا تھا اس لئے اس نے یہ سب کچھ اس طرح اطمینان سے بتا دیا ہے ورنہ نجانے ہمیں کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا سامنے بلیک زیرو بیٹھا تھا عمران کی فراخ پیشانی پر شکنیں موجود تھیں اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

"کیپٹن شکیل نے جو کچھ بتایا ہے کم از کم وہ میری سمجھ میں تو نہیں آیا اور آپ بھی شاید اسی لئے الجھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ آخر کار بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بات واقعی سمجھ میں نہ آنے والی ہے۔ کسی کنگ کارپوریشن کو کافرستانی مندوبین کو ہلاک کرانے کے لئے اتنا لمبا چوڑا اور انتہائی خطرناک ترین ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو یہاں کا کوئی بھی گروپ آسانی سے کر سکتا تھا۔ صدر کا نام استعمال کرنا۔ ان کا خط بھجوانا۔ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کو کال کرنا اور ان کے ذریعے ہاؤنڈ گروپ کی خدمات حاصل کرنا یہ ساری باتیں بعید الجھی ہوئی ہے

اور اگر واقعی ایسا ہے تو کنگ کارپوریشن کو اس سے کیا مفاد حاصل ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل معاملہ کچھ اور ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے بتایا ہے کہ کافرستانی مندوبین کا خاتمہ کیا جانا تھا اس لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کافرستانی مندوبین میں کون کون شامل ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں عنقریب ایک بین الاقوامی کانفرنس بنیادی حقوق کے سلسلے میں ہونے والی ہے اس کانفرنس میں کافرستان کی طرف سے کون کون شرکت کے لئے آ رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

اسے اتنی آسانی سے مرنے بھی نہ دیتی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اب مجھے یقین آگیا ہے روزی راسکل کہ تم واقعی راسکل ہو۔ لیڈی راسکل۔ گڈ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی اس قابل ہو کہ میرے سارے کاروبار کو سنبھال سکو۔ میں تمہارے ظرف کا تو اسی وقت قائل ہو گیا تھا جب تم نے مجھے میرے مہمان اور تمام افراد کو ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر دیا اور پھر مجھے ہوش دلا کر تم نے مجھے ہاتھ کھولنے کا طریقہ بھی بتا دیا اور اطمینان سے چلی گئیں۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ تمہارا امتحان لے لوں تم نے میری باتوں کا جس دلیری اور بے خوفی سے جواب دیا اس سے بھی تمہاری عزت میرے دل میں بڑھ گئی اور اب تم نے لڑائی کا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ تم واقعی خاصے کی چیز ہو اور میں اب تمہاری وہ قدر کروں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گی۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ روزی راسکل بھی مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"لالو۔ ڈیگر کی لاش یہاں سے اٹھوا کر برقی بھٹی میں ڈلوا دو"۔ اسلم کنگ نے دروازے کے قریب پہنچ کر گردن موڑ کر لالو سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ لالو نے جواب دیا اور اسلم کنگ آگے بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"بیٹھو روزی راسکل"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسلم کنگ ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریک میں موجود مختلف برانڈ کی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی اور ریک کے نچلے خانے میں موجود دو گلاس اٹھائے اور پھر دونوں گلاس اور بوتل کو میز پر رکھ کر وہ میز کے عقب میں موجود ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گیا پھر اس نے شراب کی بوتل کھولی اور آدھے آدھے گلاس بھر کر بوتل بند کر دی۔

"شاید یہ اسلم کنگ کی زندگی کا پہلا موقع ہو گا کہ اسلم کنگ خود اپنے ہاتھ سے کسی کو جام بھر کر دے رہا ہے اور یہ اعزاز تمہارے حصے میں آیا ہے روزی راسکل"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ روزی راسکل نے گلاس لے کر اسے منہ سے لگاتے ہوئے کہا اور پھر شراب کی چسکی لے کر اس نے گلاس کو میز پر رکھ دیا۔

"میں تم سے واقعی بیحد متاثر ہوا ہوں اور میں تمہیں آفر کرتا ہوں کہ تم میرا کاروبار سنبھال لو۔ میں تمہیں اپنا نمبر ٹو بناتا ہوں تمہیں شاید معلوم نہ ہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میرا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر قسم کے جرائم کے لئے میرے علیحدہ علیحدہ گروہ ہیں اور ہر گروہ کا علیحدہ علیحدہ چیف ہے ان سارے گروہوں کی تعداد آٹھ ہے اور تم ان سب کی چیف ہو گی۔ تمہارا علیحدہ آفس اور علیحدہ

گروپ ہو گا۔ بولو کیا تمہیں منظور ہے" ــــــ اسلم کنگ نے کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہو گا" ــــــ روزی راسکل نے گلاس اٹھا کر ایک اور چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ صرف میرے احکامات کی تعمیل اور تمام گروپوں کو کنٹرول۔ تم جرائم کی دنیا کی ملکہ بن جاؤ گی" ــــــ اسلم کنگ نے کہا۔

"سوری۔ مجھے یہ آفر قبول نہیں ہے۔ میں آزادی سے کام کرنے کی قائل ہوں میں کسی کی ماتحتی میں کام نہیں کر سکتی۔ چاہے وہ کنگ آف کرائم ہی کیوں نہ ہو۔ میں زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہوں کہ جب تمہیں مجھ سے کوئی کام پڑے تو مجھے میری مرضی کا معاوضہ دو تو میں تمہارا وہ کام کر دوں گی اور بس" ــــــ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ جس سیٹ کی میں تمہیں آفر کر رہا ہوں اس سیٹ کے لئے تو دنیا ترستی ہے" ــــــ اسلم کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ترستی ہو گی لیکن میں روزی راسکل ہوں۔ اپنی مرضی کی مالک۔ میں کسی کے ماتحت نہیں رہ سکتی" ــــــ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی اپنی نوعیت کی اس دنیا میں واحد لڑکی ہو۔ ویری گڈ۔ چلو ایسا کرو کہ تم اپنا باقاعدہ گروپ بناؤ۔ کوئی بڑا ہوٹل یا کلب خرید لو اور اس کے لئے رقم میں دوں گا۔ یہ میری طرف سے تمہارے

لئے انعام ہو گا" ــــــ اسلم کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی کام دو۔ میں اس کام کا معاوضہ لوں گی۔ انعام وغیرہ لینے کی میں قائل ہی نہیں ہوں" ــــــ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا کام کرو گی" ــــــ اسلم کنگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

"جس قسم کا بھی ہو" ــــــ روزی راسکل نے اسی طرح بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا حکومت کے خلاف کام کر لو گی" ــــــ اسلم کنگ نے کہا۔

"کیوں نہیں کروں گی۔ میرا حکومت سے کیا تعلق" ــــــ روزی راسکل نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ تم آج کل ایک آدمی ٹائیگر کے ساتھ دیکھی جا رہی ہو اور ٹائیگر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے" ــــــ اسلم کنگ نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ٹائیگر کا تعلق حکومت سے ہے۔ کیا واقعی۔ میرا تو خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ وہ جرائم کی دنیا کے اعلیٰ طبقوں میں کام کرتا ہے اور رعب وغیرہ ڈال کر کام نکلوا لیتا ہے" ــــــ روزی راسکل نے کہا۔

"اگر تمہیں اس ٹائیگر کو قتل کرنے کا کام دیا جائے تو" ——— اسلم کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ ٹائیگر تو کیا میں کسی بھی آدمی کو ہلاک کرنے کا کام نہیں کروں گی۔ کیونکہ یہ کام میں نے چھوڑ دیا ہے" ——— روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یہ کام دیا جائے کہ تم ٹائیگر کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ کیا اس کا کوئی تعلق حکومت سے ہے اور اگر ہے تو کس طرح کا ہے اور حکومت کے کس شعبے سے ہے۔ کیا یہ کام تم کر لو گی" ——— اسلم کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل کروں گی لیکن تم خواہ مخواہ ایک عام سے بدمعاش کو اہمیت دے رہے ہو۔ کوئی بڑا کام دو۔ یہ کیا کام ہے" ——— روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے میرے پاس ایک بہت بڑا کام موجود ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ کام حکومت کے خلاف ہے اور یہ کام اتنا بڑا ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی مسئلہ یہ ہے کہ ٹائیگر کے بارے میں میرے پاس اطلاع موجود ہے کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے اور تمہارا ٹائیگر سے تعلق ہے۔ اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر نہ تم رہو گی اور نہ میں۔ ہم سب کو حکومت کے آدمی گولیوں سے اڑا دیں گے اس لئے میں وہ کام تمہیں دینے سے پہلے پوری طرح چھان بین کر لینا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس وقت بیحد کم ہے میرے لئے دوسری ایجنسیاں بھی کام

کر رہی ہیں میں تمہاری صلاحیتوں کو بھی جانچنا چاہتا ہوں اس لئے تم ایک ہفتے میں مجھے رپورٹ دو کہ ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے اس کے بعد آگے کی بات کی جائے گی اور اس کام کا معاوضہ تمہیں ایک کروڑ روپیہ اور ایک نئی کار کی صورت میں دیا جائے گا۔ پچاس لاکھ روپے اور کار پیشگی اور پچاس لاکھ روپے رپورٹ کے بعد۔ اس کے بعد جو کام میں تمہیں دینا چاہتا ہوں اس کا معاوضہ ایک ارب روپے نقد ہو گا" ——— اسلم کنگ نے کہا تو روزی راسکل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ایک ارب روپیہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ایک ارب روپیہ معاوضہ دے سکتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اتنے بڑے آدمی تو نہیں ہو تم" ——— روزی راسکل نے کہا تو اسلم کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے میری نائب بننے سے کیوں انکار کر دیا ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ میں بھی عام بدمعاشوں کی طرح کا ایک بدمعاش ہوں۔ ایسا نہیں ہے۔ میرا باقاعدہ سنڈیکیٹ ہے۔ ویسے عام حالات میں میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے لیکن در پردہ میرا سنڈیکیٹ ہے جس کا کوڈ نام فائر سنڈیکیٹ ہے۔ فائر سنڈیکیٹ کے رابطے پوری دنیا کے جرائم پیشہ تنظیموں سے ہیں۔ اس سنڈیکیٹ کے تحت بہت بڑے بڑے جرائم ہوتے ہیں ایسے جرائم جسے تم حکومتی سطح کے جرائم کہہ سکتی ہو۔ میں تمہیں فائر سنڈیکیٹ کی چیف بنانا چاہتا تھا لیکن تم نے انکار کر دیا۔ ایک ارب روپیہ فائر سنڈیکیٹ کے لئے

"میں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کر دیئے۔

"کیا رپورٹ ہے سر سلطان" ——— عمران نے سر سلطان کے لائن پر آنے کے بعد پوچھا۔

"سر۔ دس مندوبین شریک ہو رہے ہیں جن کی سربراہی کافرستان کی ایک سیاسی پارٹی کے سربراہ جناب جگدیش ناتھ کر رہے ہیں۔ باقی افراد غیر سیاسی ہیں اور کافرستان کے معروف ادیب اور سماجی رہنما ہیں اگر آپ حکم کریں تو میں یہ تفصیل دوہرا دوں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ" ——— عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"تو یہ ہے اصل گیم" ——— عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ کون سی گیم" ——— بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں آئندہ ماہ جنرل الیکشن ہونے والے ہیں اور یہ جگدیش صاحب کافرستان کے موجودہ وزیر اعظم کی پارٹی سے ہی متعلق ہیں لیکن ان سے زیادہ مقبول ہیں اور کافرستان میں یہ عام خیال ہے کہ اس بار اس سیاسی پارٹی کی پارلیمانی کمیٹی کافرستان کے آئندہ وزیر اعظم

کے لئے جگدیش ناتھ کا نام ہی تجویز کرے گی چنانچہ جگدیش ناتھ سے پیچھا چھڑانے کے لئے کافرستان نے یہ ساری سازش کی ہے کہ پاکیشیا میں ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس میں جگدیش ناتھ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا جائے چونکہ انہیں خطرہ ہو گا کہ اس بین الاقوامی کانفرنس میں حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہوں گے اس لئے انہوں نے اس کام کے لئے ہاؤنڈ گروپ کا انتخاب کیا ہے لیکن ہاؤنڈ گروپ کے بارے میں انہیں بھی معلوم ہے کہ یہ گروپ سیاسی شخصیتوں کو گریٹ لینڈ حکومت کی رضامندی کے بغیر ہلاک نہیں کرتا اور اس بین الاقوامی کانفرنس کی سربراہی چونکہ وہ شخص کر رہا ہے جو پاکیشیا کے موجودہ صدر کے خلاف الیکشن لڑ چکا ہے اس لئے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے صدر پاکیشیا کا نام اور خط استعمال کر کے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کو یہ یقین دلایا گیا کہ صدر پاکیشیا ذاتی طور پر ہاؤنڈ گروپ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں چونکہ حکومت کا ہاتھ درمیان میں تھا اس لئے چیف سیکرٹری نے ہاؤنڈ گروپ کو گرین سگنل دے دیا اور ہاؤنڈ گروپ نے اپنا آدمی تفصیلات طے کرنے کے لئے یہاں بھیجا لیکن وہ روزی راسکل کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا چونکہ ملٹری سیکرٹری نے خودکشی بھی اس لئے کی ہے کہ وہ کافرستان کا نام سامنے نہیں آنے دینا چاہتا ہو گا اس لحاظ سے دیکھا جائے تو روزی راسکل نے اس سازش کو ختم کر دیا ہے۔ یہ کنگ کارپوریشن بھی یقیناً کافرستان کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہی ہو گی" ——— عمران نے تفصیل سے تجزیہ کرتے

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی بات سمجھ میں آنے لگی ہے لیکن اب جبکہ ہاؤس گروپ اس پر کام نہیں کرے گا تو کیا اب بھی اس پلاننگ پر کام ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کافرستان اب اپنی پلاننگ تبدیل کر لے کیونکہ انہیں بھی ملٹری سیکرٹری کی خودکشی کی اطلاع مل چکی ہو گی لیک ہمیں بہرحال مزید کام کرنا ہے اس کنگ کارپوریشن کے سلسلے میں ہم کام کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آوا سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"دارالحکومت میں کنگ کارپوریشن کے نام سے امپور ایکسپورٹ کا کوئی ادارہ کام کر رہا ہے۔ ممبرز کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ کنگ کارپوریشن کے کام کے سلسلے میں تحقیقاتی رپورٹ تیار کریں کیونکہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ کنگ کارپوریشن کافرستان کے ایجنٹ کے طو پاکیشیا میں کسی بڑے جرم کے سلسلے میں کام کر رہی ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران

رسیور رکھا اور پھر ایک طرف پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھینچ کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے کال اٹنڈ کرتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت میں کنگ کارپوریشن کے نام سے امپورٹ ایکسپورٹ کا ادارہ کام کر رہا ہے۔ یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ یہ ادارہ کافرستان کے ایجنٹ کے طور پر پاکیشیا میں کسی بڑے جرم کی پلاننگ کر رہا ہے اس سلسلے میں تم نے تفصیلی معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ناٹران کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیا میں آئندہ ماہ بنیادی حقوق کے سلسلے میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں کافرستان کی طرف سے دس رکنی وفد

شرکت کر رہا ہے۔ اس وفد کی سربراہی کافرستان کے معروف سیاسی لیڈر جگدیش ناتھ کر رہے ہیں لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان کے ارباب اقتدار اس بین الاقوامی کانفرنس میں پیشہ ور قاتلوں کے ذریعے کافرستان کے وفد کو اس انداز میں ہلاک کرانا چاہتے ہیں کہ اس کا الزام پاکیشیا پر آ جائے۔ یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ جگدیش ناتھ کافرستان کے آئندہ جنرل الیکشن کے بعد کافرستان کے وزیراعظم بن سکتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کافرستان کے موجودہ وزیراعظم اس انداز میں اپنی راہ کا کانٹا ہٹانا چاہتے ہوں تم نے اس سلسلے میں انکوائری کرنی ہے کہ کیا سازش ہو رہی ہے اور کون کر رہا ہے۔ اس مشن کا ایک کردار پاکیشیا کے پریذیڈنٹ کا ملٹری سیکرٹری بھی تھا جس نے گرفتاری کے خوف سے خودکشی کر لی ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شاید یہ سازش ملٹری انٹیلی جنس کے تحت مکمل کرائی جا رہی ہے تم نے اس کا بھی خیال رکھنا ہے اور جلد از جلد تفصیلی رپورٹ دینی ہے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جب بھی ان میں سے کسی کی رپورٹ آئے مجھے اطلاع کر دینا" ـــــ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا وہ راجر سے اپنا حصہ وصول کر کے روز کلب پہنچ کر کار سے اترنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک نوجوان نے کار کے قریب سے گزرتے ہوئے اندر کوئی چیز پھینک دی اور اس کے ساتھ ہی کار میں دھواں سا پھیل گیا اور روزی راسکل کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو اس نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار کسمسا کر رہ گئی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا جسم نائیلون کی باریک رسی کے ساتھ کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے ادھر ادھر گردن گھما کر جائزہ لیا وہ ایک خاصے بڑے کمرے کی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ کمرے میں چار پانچ کرسیاں ادھر ادھر پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

ان کرسیوں کے علاوہ کمرے میں اور کوئی فرنیچر نہ تھا کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کون مجھے یہاں لایا ہے۔ کس نے یہ جرات کی ہے کہ روزی راسکل کو اس طرح دن دہاڑے اغوا کر کے بند کرے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کے سوالات کا جواب دینے والا وہاں کوئی نہ تھا۔ اس نے رسی کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش شروع کر دی لیکن چند ہی لمحوں بعد اس نے کوشش ترک کر دی کیونکہ اسے جس انداز میں باندھا گیا تھا اس کی وجہ سے وہ جتنی کوشش کرتی رسی اتنی ہی زیادہ ٹائٹ ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی اندر داخل ہوا اور روزی راسکل کی طرف دیکھ کر وہ مسکرا دیا اور پھر دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم اور میں کس کی قید میں ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دوں گا"۔ نوجوان نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرات کہ روزی راسکل کو دھمکی دو میں تمہارا قیمہ بنا دوں گی سمجھے۔ کھولو مجھے نانسنس"۔۔۔۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس

بار جو آدمی اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔ یہ کنگ کارپوریشن کا اسلم کنگ تھا جس کی ڈیل وہ جانو اور اس کے ساتھوں کے ساتھ اڑا لائی تھی۔

"تم۔ تم نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ تم نے۔ میں نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا تھا اس لئے تم نے یہ کمینگی کی ہے اگر تم میں ہمت تھی تو مجھے للکارتے۔ مجھ سے مقابلہ کرتے۔ یہ تم نے بزدلوں والا کام کیا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو اسلم کنگ جو اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم یا تو احمق ہو یا پھر واقعی دلیر عورت ہو اور اب میں نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ تم کیا ہو"۔۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر اپنی گود میں رکھ لیا۔

"پہلے تو تم یہ سن لو کہ تمہارا باس راجر۔ اس کا نائب خاص جانو اور اس کے گروپ کے آٹھ افراد سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں پچاس کروڑ روپے کا سونا اور پچاس کروڑ روپے کا گارنٹڈ پے آرڈر جو تم لے گئی تھی وہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ تمہیں ہلاک اس لئے نہیں کیا گیا کہ میں تم سے ملنا چاہتا تھا ورنہ جس طرح تمہاری کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول پھینکا گیا تھا اس کی جگہ بم بھی پھینکا جا سکتا تھا"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"راجر۔ جانو اور اس کا گروپ اگر مارے جا چکے ہیں تو مجھے اس

سے کیا دلچسپی ہے میں نے تو کام کرنا ہے ان کے لئے نہ سہی کسی اور کے لئے سہی اور اگر تم نے وہ ڈیل برآمد کر لی ہے تو کر لو۔ میں نے تو اپنا حصہ وصول کر لیا ہے۔ اب میری بلا سے کہ اس سونے اور رقم کا کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں لیکن تم نے مجھے اس طرح اغوا کرا کر اور اس طرح رسیوں سے باندھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم بزدل آدمی ہو تم مجھے فون کر کے کہہ دیتے میں خود تمہارے پاس آ جاتی میں کسی سے نہیں ڈرتی۔ سمجھے" ——— روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہر شخص تمہیں احمق سمجھ کر چھوڑ دیتا ہو گا اس لئے تم ایسی باتیں کرنے کے باوجود ابھی تک زندہ ہو" ——— اسلم کنگ نے کہا۔

"میری بلا سے۔ مجھے جو کوئی جو کچھ سمجھتا رہے مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن یہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں احمق نہیں ہوں اگر میں احمق ہوتی تو اتنی بڑی ڈیل کو اتنی آسانی سے کور نہ کر لیتی"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ روز کلب تمہیں راجر نے لے کر دیا ہے۔ کیا درست ہے" ——— اسلم کنگ نے کہا۔

"اس نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ دو بڑی ڈیلز کے معاوضے میں یہ روز کلب میرے نام منتقل کیا گیا ہے" ——— روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے میری ڈیل کی خبر کہاں سے حاصل کی تھی اور کس طرح ہمیں بے ہوش کیا تھا" ——— اس بار اسلم کنگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا کاروباری راز ہے میں نہیں بتا سکتی" ——— روزی راسکل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دیا جائے"۔ اسلم کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ اگر میں زندہ رہ گئی تو تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا۔ روزی راسکل اگر کسی کو زندہ چھوڑ سکتی ہے تو وہ اپنے دشمنوں سے بھیانک انتقام لینے کی بھی ہمت رکھتی ہے" ——— روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لالو" ——— اسلم کنگ نے عقب میں موجود مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ——— نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جا کر تیزاب کی بوتل لے آؤ اور اس روزی راسکل کے چہرے پر ڈال دو" ——— اسلم کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب بھی وقت ہے روزی راسکل۔ میرے سوالوں کا جواب دے دو ورنہ اگر تم زندہ بھی رہ گئی تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو

گی"۔ اسلم کنگ نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"منہ دکھانے کی مجھے ضرورت ہی نہیں ہے میں چہرے پر نقاب پہن لوں گی لیکن تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تم نہ مر سکو گے نہ جی سکو گے۔ میں تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ کر تمہارے اپاہج اور مفلوج جسم کو کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دوں گی جہاں مکھیاں تم پر بھنبھنائیں گی۔ کیڑے اور کتے تمہارا گوشت نوچیں گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور اگر تم زندہ نہ رہی تو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میری روح تم سے انتقام لے گی۔ تم بہرحال میرے انتقام سے بچ نہ سکو گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اسلم کنگ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں موت سے ڈر نہیں لگتا جبکہ عورتیں تو چھپکلی اور چوہوں کو دیکھ کر خوف سے چیخنے لگ جاتی ہیں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"میرا نام روزی راسکل ہے روزی راسکل۔ میں نے بے شمار افراد کو اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتارا ہے مجھے موت سے کیوں خوف آئے گا"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے لالو واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں تیزاب کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے قریب آکر تیزاب کی بوتل کا ڈھکن کھولا۔

"پہلے تیزاب کو اس کے سامنے فرش پر ڈالو تاکہ اسے معلوم ہو

سکے کہ یہ واقعی تیزاب ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے لالو سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ لالو نے کہا اور پھر جھک کر اس نے بوتل میں موجود تیزاب کو فرش پر ڈالا تو تیزاب سے دھواں نکلنے لگا۔

"دیکھا تم نے۔ اب بولو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہ تماشہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ جو تم چاہتے ہو کر ڈالو۔ میں اس وقت بندھی ہوئی ہوں اور اس حالت میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہاں اگر تم بہادر ہو تو مجھے کھول دو پھر دیکھو کہ یہ لالو یا تم میرے جسم پر کس طرح تیزاب ڈالنے میں کامیاب ہوتے ہو"۔ روزی راسکل نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"بوتل بند کر کے ایک طرف رکھ دو لالو اور جا کر ڈیگر کو بلا لاؤ"۔ اسلم کنگ نے کہا تو لالو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بوتل کا ڈھکن بند کیا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے بوتل دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ رکھ دی اور خود دروازے سے باہر نکل گیا۔

"میں تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقع دینا چاہتا ہوں۔ ڈیگر انتہائی خوفناک لڑاکا ہے۔ وہ ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دے گا"۔ اسلم کنگ نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ڈیگر کو لڑاکا کہہ رہے ہو۔ ڈیگر کو لڑنے کی الف ب بھی نہیں آتی"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ڈیگر کو جانتی ہو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ پہلے ہوٹل ریڈ کارڈ میں ملازم تھا پھر وہ کسی بڑے آدمی کا باڈی گارڈ بن گیا اس کے بعد کا مجھے علم نہیں ہے البتہ ہوٹل کے دنوں میں وہ ایک بار میرے ہاتھوں پٹ چکا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو تم۔ ڈیگر تم سے پٹ چکا ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آجاتا ہے وہ۔ اس سے پوچھ لینا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد لالو کے ساتھ ایک پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا جس نے سرخ رنگ کی ہاف آستین کی بنیان پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی سستی قسم کی جینز کی پتلون اس کے جسم پر تھی۔ جسمانی لحاظ سے وہ واقعی ورزشی اور ٹھوس جسم کا مالک نظر آرہا تھا وہ روزی راسکل کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"یس باس"۔۔۔۔ اس نے اسلم کنگ کے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے جانتے ہو ڈیگر"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے روزی راسکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہ روزی راسکل ہے۔ پیشہ ور قاتلہ اور لڑاکا۔ روز کلب کی مالکہ ہے"۔۔۔۔ ڈیگر نے جواب دیا۔

"اس کا کہنا ہے کہ اس نے تمہیں ہوٹل ریڈ کارڈ میں پیٹا تھا۔ کیا یہ درست کہہ رہی ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"یس باس۔ اس وقت میں اس میدان میں نو وارد تھا"۔۔۔۔ ڈیگر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تمہاری یہ عادت مجھے پسند ہے کہ تم سچ بولتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے سامنے روزی راسکل سے مقابلہ کرو اور اس کی گردن توڑ دو۔ کیا تم تیار ہو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اس بار اگر تم نے شکست کھائی تو تمہارا انجام عبرتناک ہو گا۔ میں شکست کھانے والوں کو کتوں کی موت مارتا ہوں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی باس بلکہ آپ نے مجھے اپنا انتقام لینے کا موقع دے دیا ہے آپ دیکھیں گے کہ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"۔۔۔۔ ڈیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا مشین پسٹل اس نے گود سے اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"لالو۔ یہ کرسی اٹھاؤ اور دیوار کے ساتھ رکھ دو باقی کرسیوں کو بھی ہٹا دو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا تو لالو نے کرسی اٹھائی اور اسے دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا اور اسلم کنگ اس پر بیٹھ گیا جبکہ لالو نے کمرے میں موجود دوسری کرسیاں ہٹانی شروع کر دیں۔

"اور اگر میں نے تمہارے ڈیگر کی ہڈیاں توڑ دیں تو پھر"۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا"۔۔۔۔ اسلم کنگ

نے جواب دیتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرسیاں ہٹائی گئیں تو لالو اسلم کنگ کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا جبکہ ڈیگر درمیان میں کھڑا اسلم کنگ کی طرف دیکھنے لگا۔

"ڈیگر۔ تم دوسرے کونے میں جا کر کھڑے ہو جاؤ اور لالو تم روزی راسکل کی رسیاں کاٹ دو اور روزی راسکل چونکہ کافی دیر سے بندھی بیٹھی ہے اس لئے اسے اجازت ہے کہ جب یہ کہے گی اس وقت مقابلہ شروع ہو گا اور روزی راسکل اگر تم نے مقابلہ کرنے کی بجائے کوئی غلط حرکت کی تو دوسرے لمحے گولی تمہاری کھوپڑی کو پاش پاش کر دے گی"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں مقابلہ کروں گی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اسلم کنگ کے اشارے پر لالو نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور روزی راسکل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکا رکھی تھی کرسی کے قریب جا کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے خنجر کی مدد سے چند رسیاں کاٹیں اور پھر واپس اسلم کنگ کی طرف مڑ گیا۔ روزی راسکل نے باقی ماندہ رسیاں ہاتھوں سے ہٹائیں اور پھر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنی کلائیاں مسلیں اور اس کے بعد وہ مسکراتی ہوئی کمرے کے درمیان میں آ گئی۔

"تو پھر تم نے فیصلہ کر ہی لیا کہ اپنے اس بلی کے بچے کو میرے ہاتھوں مروا دو گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کونے

میں کھڑے ڈیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسلم کنگ سے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تم میں کتنا دم خم ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیگر کو اشارہ کیا تو ڈیگر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا روزی راسکل کی طرف بڑھا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح ڈیگر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس نے پوری قوت سے فلائنگ کک روزی راسکل کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی لیکن روزی راسکل اس کے فضا میں اچھلتے ہی انتہائی تیزی سے فرش پر بیٹھ گئی اور پھر جیسے ہی ڈیگر کا جسم ہوا میں تیرتا ہوا اس کے اوپر پہنچا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ڈیگر قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے سر کے بل فرش پر گرا اس کے حلق سے چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم الٹ کر فرش پر گرا۔ اس نے دو جھٹکے کھائے اور ساکت ہو گیا اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اٹھاؤ اپنے لڑکے کی لاش اور کسی دوسرے کو بلاؤ"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسلم کنگ کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔

"یہ۔ یہ مر گیا ہے۔ کیا واقعی"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور ابھی تو میں نے صرف اس کے جسم کو ایک تھپکی دی ہے اصل میں یہ انتہائی معمولی آدمی تھا اس لئے میں نے اس سے لڑنا اپنی توہین سمجھا۔ ورنہ تو میں

انتہائی معمولی رقم ہے فائر سنڈیکیٹ کے تحت پوری دنیا میں گیم کلب قائم ہیں اور یہ گیم کلب روزانہ کروڑوں اربوں ڈالر کا منافع کماتے ہیں"---- اسلم کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن میں پھر بھی کسی کے ماتحت کام نہیں کر سکتی۔ اب جبکہ تم نے ایک ارب روپیہ کا نام لیا ہے تو تم ٹائیگر کی فکر مت کرو۔ میں اسے بغیر کسی معاوضے کے ہلاک کر سکتی ہوں۔ تم مجھے وہ بڑا کام دو"---- روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ اگر اس کے رابطے حکومت سے ہیں تو پھر اس کی اچانک موت سے حکومت چونک پڑے گی جبکہ میں حکومت کو ہوشیار نہیں کرنا چاہتا۔ جہاں تک اس بڑے کام کا تعلق ہے اس کا خاکہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ پاکیشیا میں آئندہ ماہ ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے بنیادی حقوق کے موضوع پر۔ اس کانفرنس کے تحفظ کے لئے حکومت کی طرف سے انتہائی سخت انتظامات ہوں گے جبکہ میں اس کانفرنس میں شامل کافرستانی وفد کو اس انداز میں ہلاک کرانا چاہتا ہوں کہ اس کا تمام تر الزام حکومت پاکیشیا پر آئے"---- اسلم کنگ نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہے میرے مطلب کا کام۔ بہت خوب"۔ روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی یہ کام کر لوگی۔ تمہیں شاید اس کی مشکلات کا اندازہ

نہیں ہے"---- اسلم کنگ نے کہا۔

"تم نے پچاس کروڑ روپے کے سونے کی ڈیل کے لئے کس قدر حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ کر رکھے تھے ناں۔ پھر کیا ہوا۔ میں نے کس طرح آسانی سے سب کچھ کر لیا اور میرے کسی آدمی کو خراش تک نہ آئی اس طرح یہ کام بھی ہو جائے گا حکومت اور اس کے آدمی دیکھتے رہ جائیں گے اور روزی راسکل اپنا کام کر جائے گی"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہوا تھا کہ آخر تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا تھا۔ چلو مجھے پہلے تو تم نے نہیں بتایا تھا اب بتا دو"---- اسلم کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ تمہیں کام چاہئے کام ہو جائے گا۔ کس طرح ہو گا اس بات کو مت کریدو۔ اس میں تمہاری اور میری بہتری ہے پھر بولو شروع کر دوں کام"---- روزی راسکل نے کہا۔

"ابھی نہ۔ ابھی تو بڑا وقت ہے اس کام میں۔ بہرحال اب اس بات کو طے سمجھو کہ یہ کام تمہیں ہی ملے گا لیکن ٹائیگر کے بارے میں تم نے مجھے جلد از جلد رپورٹ دینی ہے"---- اسلم کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر ایک لفافہ نکالا اور اسے روزی راسکل کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میں پچاس لاکھ کا گارنٹڈ پے آرڈر ہے اور یہ ہے کار کی

چابی"ــــ اسلم کنگ نے دراز سے ہی رنگ میں لگی ہوئی چابی نکال کر دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"ــــ روزی راسکل نے کہا تو اسلم کنگ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"ــــ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"لالو کو میرے پاس بھیجو"ــــ اسلم کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا آدمی لالو آ رہا ہے۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا اور تمہاری کار تمہارے حوالے کرے گا ایک نمبر نوٹ کر لو یہ نمبر براہ راست میرا ہے اس نمبر پر اگر رابطہ ہو جائے تو مجھ سے بات ہو جائے گی اگر رابطہ نہ ہو تو سمجھ لینا کہ میں موجود نہیں ہوں"ــــ اسلم کنگ نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو لالو اندر داخل ہوا۔

"یس باس"ــــ لالو نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل کو ساتھ لے جاؤ۔ سفید کار میں نے اسے تحفے میں دے دی ہے وہ اس کے حوالے کر دو اور اسے گیٹ سے باہر چھوڑ کر اپنی ڈیوٹی پر چلے جاؤ"ــــ اسلم کنگ نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"ــــ لالو نے جواب دیا تو روزی راسکل اٹھ کھڑی ہوئی اس نے لفافہ اٹھا کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"اوکے"ــــ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کار کی چابی کا رنگ انگلی میں گھماتی ہوئی بڑے فاخرانہ انداز میں مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسلم کنگ خاموش بیٹھا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا جب ان دونوں کے باہر جانے کے بعد دروازہ عقب میں بند ہو گیا تو اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چار نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"ــــ ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے روزی راسکل کو سفید کار کی چابی دے دی ہے اب تم نے اسے مشین پر کور کرنا ہے میں چاہتا ہوں کہ ٹائیگر سے اس کی ہر ملاقات کو باقاعدہ کور کیا جائے"ــــ اسلم کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اسلم کنگ نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایم ایس"ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے چیئرمین ایف ایس بول رہا ہوں۔ ایم ایس ون سے بات کراؤ"ــــ اسلم کنگ نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بلیو سکائی"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ کوڈ غلط ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اسلم کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسلم کنگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ایم ایس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل کوڈ"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے پوچھا۔

"ڈبل آر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سوری کوڈ غلط ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اسلم نے ہاتھ بڑھا کر پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"ایم ایس ون بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"فی الحال سب او کے ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ میں نے ریڈ ٹریپ مشن کے لئے دو طرفہ منصوبہ بنا لیا ہے آپ سے اس کی اجازت لینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"تفصیلات بتاؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے ریڈ ٹریپ کے لئے ویسٹرن کارمن کے ایک خصوصی گروپ کی خدمات حاصل کر لی ہیں یہ گروپ ہاؤنڈ گروپ کی طرح ایسے کاموں میں عالمی شہرت رکھتا ہے اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی ایک تنظیم سے بھی بات کر لی ہے۔ دونوں اپنے اپنے طور پر کام کریں گے اس طرح اگر ایک ناکام رہا تو دوسرا اپنا کام مکمل کر لے گا"۔ اسلم کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسٹرن کارمن کے کس گروپ سے بات ہوئی ہے تمہاری"۔ دوسری طرف سے پوچھا۔

"لارسن گروپ سے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے لیکن ابھی تم نے حرکت میں نہیں آنا کیونکہ حکومت کو یہ اطلاع مل رہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کر رہی ہے اور یہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس ہے ہم چاہتے ہیں کہ جب تک مشن کا صحیح وقت نہ آ جائے کسی قسم کی کوئی حرکت نہ کی جائے۔ سب کچھ بس اچانک ہو جائے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایسا ہی ہو گا"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا تو دوسری طرف سے او کے کہہ کر رابطہ ختم ہوا تو اسلم کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ کون سی سروس ہے جسے ایم ایس ون بھی انتہائی خطرناک کہہ رہا ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"ہو گی کوئی۔ مجھے کیا" ــــــ چند لمحوں بعد اسلم کنگ نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کا دروازہ دھکیل کر ٹائیگر اندر داخل ہوا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا ایک نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"آؤ۔ آؤ ٹائیگر۔ آؤ۔ آج بڑے عرصے بعد جابر کی یاد آئی ہے" ــــــ کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم بھی مصروف رہتے ہو جابر اور میں بھی اس لئے ملنا ملانا تو ظاہر ہے کام پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ سناؤ کیسا کام جا رہا ہے تمہارے گیم کلب کا" ــــــ ٹائیگر نے جابر سے مصافحہ کر کے میز کے دوسری طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ــــــ جابر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو جوس لانے کا کہا اور

رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے ساتھ بڑا پرابلم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ اس لئے جوس منگوانے پڑتے ہیں" ---- جابر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو کسی بہانے میرے ساتھ جوس پی لیتے ہو" ---- ٹائیگر نے جواب دیا اور جابر بھی ہنس پڑا۔

"آج کیا کام پڑ گیا ہے مجھ سے" ---- جابر نے کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں ایک ادارہ ہے کنگ کارپوریشن جو امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے خاصا بڑا ادارہ ہے اس کے چیئرمین کا نام اسلم کنگ بتایا گیا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"۔ ٹائیگر نے کہا تو جابر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں۔ کبھی کبھی وہ میرے گیم کلب بھی آتا ہے لیکن تمہارا بزنس سے کیا تعلق ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ جابر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کنگ کارپوریشن درپردہ جرائم میں بھی ملوث ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے" ---- ٹائیگر نے کہا۔

"جرائم میں ملوث۔ اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تمہیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ کس نے دی ہے یہ اطلاع"۔ جابر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ٹرے میں جوس کے دو گلاس

رکھے ہوئے تھے نوجوان نے ایک گلاس ٹائیگر کے سامنے اور دوسرا جابر کے سامنے رکھا اور پھر خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"لو پیو" ---- جابر نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے گلاس اٹھا لیا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ کس نے یہ اطلاع دی ہے" ---- جابر نے جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کہیں نہ کہیں سے مل جاتی ہے اطلاع" ---- ٹائیگر نے گول مول سا جواب دیا۔

"کہیں روزی راسکل تو تمہاری مخبر نہیں ہے"۔ ---- جابر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"روزی راسکل۔ اس کا مجھ سے کیا تعلق" ---- ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے تو یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ تمہارا روزی راسکل سے بڑا گہرا تعلق پیدا ہو گیا ہے اکثر تم دونوں اکٹھے دیکھے جاتے ہو"۔ جابر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ احمق لڑکی ہے۔ اس نے کسی سے سن لیا کہ میں بہت بڑا لڑاکا ہوں بس میرے کمرے آ گئی مجھ سے لڑنے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے یقین دلایا کہ میں تو لڑنا نہیں جانتا۔ بس رعب وغیرہ ڈال کر اپنا کام نکلوا سکتا ہوں" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جابر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے خیال رکھنا۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک لڑکی ہے۔ پیشہ ور قاتلہ رہ چکی ہے اور قتل کرنے میں اس کا ہاتھ اس قدر صاف ہے کہ اچھے اچھے پیشہ ور قاتل بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ وہ واقعی مارشل آرٹ میں ماہر ہے۔ تم نے بادشاہ خان فائٹر کا نام تو سنا ہو گا" ---- جابر نے کہا۔

"بادشاہ خان فائٹر۔ وہ کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی تمہارے منہ سے سن رہا ہوں" ---- ٹائیگر نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اب تو وہ فوت ہو چکا ہے لیکن وہ واقعی بہت بڑا فائٹر تھا اور ایکریمیا تک اس کے فن کی دھوم تھی۔ یہ روزی راسکل اس کی شاگرد ہے اور وہ اپنی شاگرد پر فخر کرتا تھا" ---- جابر نے جواب دیا۔

"ہو گی۔ بہرحال مجھے تو لڑنا نہیں آتا۔ اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں" ---- ٹائیگر نے کہا تو جابر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت" ---- ٹائیگر نے جوس کا آخری گھونٹ لے کر خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو تو سہی۔ ایک تو آتے ہی اتنے عرصے کے بعد ہو۔ پھر آتے بھی ہوا کے گھوڑے پر ہو" ---- جابر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال وقت نہیں ہے۔ فرصت ملی تو پھر آؤں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور جابر سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ہوٹل ہالیڈے کی

طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ہوٹل ہالیڈے فائیو سٹار ہوٹل تھا اور انتہائی اعلیٰ طبقے کا ہوٹل شمار کیا جاتا تھا۔ ٹائیگر نے کار اس کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی ساتویں منزل کے ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے موجود تھا۔ دروازے کے ساتھ دیوار پر لگی ہوئی پلیٹ میں مارکر کا نام چٹ پر لکھا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے اندر آ جاؤ" ---- اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا اور سامنے ایک کرسی پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا کوئی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ بوڑھے کی لمبی اور سفید داڑھی تھی لیکن اس کا چہرہ جوانوں کی طرف صحت مند نظر آ رہا تھا۔ آنکھوں میں بھی جوانوں جیسی چمک تھی اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس نے سر اور داڑھی کے بالوں کو بلیچ کر کے دانستہ سفید کر رکھا ہے۔

"اوہ ٹائیگر تم۔ آؤ۔ آؤ۔ بڑے دنوں بعد آنا ہوا ہے"۔ بوڑھے نے بیٹھے بیٹھے ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جب اور کسی جگہ سے کام نہ بنے تو پھر اولڈ مارکر ہی یاد آتا ہے" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے بھرپور انداز میں

اس نے مصافحہ کیا تو بوڑھا مارکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اولڈ مارکر کہہ کر مجھے اپنے بڑھاپے کا احساس دلا دیتے ہو۔ ورنہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ابھی میں جوان ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسا تو میں جان بوجھ کر کہتا ہوں تاکہ اپنے آپ کو جوان سمجھ سکوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے بال اگر سیاہ کر لو تو میں تمہارے سامنے اولڈ ٹائیگر نظر آنے لگوں گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مارکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوش قسمت ہو کہ اس طرح چل پھر رہے ہو۔ مجھے دیکھو۔ میں کس طرح مجبور اور بے بس ہوا بیٹھا ہوں۔ جب سے ٹانگیں کٹی ہیں زندگی ہی بے کار ہو کر رہ گئی ہے ورنہ مارکر اور اس طرح کرسی پر بیٹھا نظر آئے"۔۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"یہ تو واقعی ہولناک ٹریجڈی تھی مارکر۔ لیکن اب بھی تم یہاں بیٹھے بیٹھے پوری دنیا سے باخبر رہتے ہو اور یہ بہت بڑی بات ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ زندہ بھی تو رہنا ہے اور مصروف بھی۔ بولو۔ کس کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہو"۔۔۔۔ مارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں ایک کنگ کارپوریشن ہے جو امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی ہے مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کا تعلق جرائم سے بھی ہے لیکن میں نے اب تک جس سے بھی پوچھا ہے اس کا یہی

کہنا ہے کہ میری اطلاع غلط ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ مجھے اطلاع دینے والا غلط نہیں کہہ سکتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر اسی اطلاع دینے والے سے ہی پوچھ لینا تھا"۔۔۔۔ بوڑھے مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہ کارپوریشن جرائم میں ملوث ہے اور میں اس بارے میں مزید تحقیقات کروں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اپنے دوست جابر سے پوچھ لینا تھا۔ وہ تو اسلم کنگ کا بڑا گہرا دوست ہے"۔۔۔۔ بوڑھے مارکر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں وہیں سے سیدھا تمہارے پاس تو آ رہا ہوں اس نے حتمی طور پر کہا ہے کہ میری اطلاع غلط ہے۔ کیا اس نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے"۔۔۔۔ بوڑھے مارکر نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری اطلاع درست ہے کہ کنگ کارپوریشن جرائم میں ملوث ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اطلاع دینے والے نے غلط بتایا ہے۔ کنگ کارپوریشن جرائم میں ملوث نہیں ہے۔ وہ تو بزنس کا ادارہ ہے اور صرف بزنس

ہی ہوتا ہے وہاں"۔۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"تو پھر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"اسلم کنگ جرائم میں ملوث ہے۔ وہ جرائم کی دنیا کا بہت بڑا آدمی ہے لیکن وہ کبھی براہ راست جرائم میں ملوث نہیں ہوا اس لئے آج تک اس کے بارے میں کم ہی لوگوں کو معلوم ہے اس نے جرائم کے لئے علیحدہ سنڈیکیٹ بنایا ہوا ہے جس کا نام فائر سنڈیکیٹ ہے عام طور پر اسے ایف ایس کہتے ہیں بہت خطرناک سنڈیکیٹ ہے۔ اس کے تحت گروپ کام کر رہے ہیں اور پوری دنیا کی بڑی بڑی جرائم پیشہ تنظیموں سے اس کے رابطے رہتے ہیں لیکن یہ صرف بڑے بڑے جرائم میں ملوث رہتا ہے"۔۔۔۔ بوڑھے مارکر نے کہا۔

"کس قسم کے جرائم۔ تفصیل تو بتاؤ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے میں ان کے معاملات میں کبھی ملوث نہیں ہوتا اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ تمہیں بتائی ہوئی بات کبھی آؤٹ نہیں ہوتی تو میں تمہیں وہی جواب دیتا جو تمہارے دوست جابر نے تمہیں دیا ہے۔ جابر نہ صرف اس بارے میں جانتا ہے بلکہ شاید وہ فائر سنڈیکیٹ کے کسی گروپ کا انچارج بھی ہے بہرحال اس کے اسلم کنگ سے بڑے گہرے تعلقات ہیں بلکہ میں نے تو سنا ہے کہ اسلم کنگ اکثر جابر سے مشورے بھی کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جابر سے مشورے۔ اس نے کیا مشورے دینے ہیں۔ وہ تو ایک

چھوٹا سا گیم کلب چلا رہا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں ٹائیگر۔ بس وہ بظاہر ایسا ہی نظر آتا ہے۔ اگر تم اس بارے میں کوئی تفصیل حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ اس سے ہی تمہیں مل سکتی ہے"۔۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"بہرحال جو کچھ تم جانتے ہو تم بتا دو۔ اس جابر نے چونکہ مجھ سے جھوٹ بولا ہے اس لئے اب میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا ورنہ مجھے اسے اس جھوٹ کی سزا دینی پڑے گی اور میں نے اسے دوست کہا ہوا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل کا واقعی علم نہیں ہے البتہ اگر تم جابر کے پاس نہیں جانا چاہتے تو پھر میں تمہیں ایک اور ٹپ دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی ٹپ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ایک منٹ۔ میں پہلے معلوم کر لوں کہ وہ ٹپ دینے کا تمہیں کوئی فائدہ بھی ہوگا یا نہیں"۔۔۔۔ مارکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تاجو بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ چونکہ ٹائیگر اس سائیڈ پر تھا جس سائیڈ کے کان سے مارکر نے رسیور لگا رکھا تھا اس لئے رسیور سے نکلنے والی ہلکی سی آواز ٹائیگر کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی۔

"مار کر بول رہا ہوں تاجو۔ یہ بتاؤ کہ آج کل اسلم کنگ سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں" ---- مار کر نے کہا۔

"اسلم کنگ سے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ---- دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ---- مار کر نے کہا۔

"پہلے تو اچھے نہیں تھے لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ کسی کو درمیان میں ڈال کر اچھے بنا لوں۔ ورنہ میرا بھی حشر راجر جیسا ہو سکتا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو" ---- تاجو نے کہا۔

"میرا ایک دوست اسلم کنگ کے لئے کام کرنا چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ ان معلومات کی بنیاد پر اس سے اچھا کام لے سکے۔ میں نے سوچا کہ تم اسے کافی دیر سے جانتے ہو اور آج کل تمہاری اس سے لڑائی بھی جاری ہے اس لئے تم میرے دوست کو معلومات مہیا کر سکو گے۔ میرا دوست اس کا باقاعدہ معاوضہ بھی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ راجر کی تم کیا بات کر رہے ہو۔ کون راجر اور کیا ہوا اسے" ---- مار کر نے کہا۔

"اپنے دوست کو میرے پاس مت بھیجنا۔ پہلے تو شاید میں بتا دیتا لیکن اب نہیں۔ ایم راجر کو تم جانتے ہو اسی ایم راجر نے روزی کی مخبری پر اسلم کنگ کی ایک بہت بڑی ڈیل پر ہاتھ ڈال دیا۔ اسلم کنگ کو علم ہو گیا تو اس نے ایم راجر کو اس کے تمام ساتھیوں سمیت ہلاک

کرا دیا اس کا آفس اور گیم کلب سب کچھ تباہ کر دیا گیا ہے حتیٰ کہ راجر کی بیوی بچوں کو بھی گولی مار دی گئی اس کا خاص آدمی جانو اور اس کے گروپ کے سب افراد ہلاک کر دیئے گئے البتہ روزی راسکل کو اس نے بے ہوش کرا کر اٹھوا لیا ہے شاید وہ اسے انتہائی عبرتناک سزا دینا چاہتا ہو گا تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ جب انتقام پر آتا ہے تو موت کا فرشتہ بن جاتا ہے اور اگر مہربان ہو جائے تو اس سے زیادہ سخی اور کوئی نہیں ہوتا۔ میرا بھی وہ بہترین دوست تھا لیکن ایک بار اس سے جھگڑا ہو گیا تو وہ اکڑ گیا کہ میں اس سے معافی مانگوں۔ میں نے نہ مانگی۔ تب سے ہماری بول چال بند ہے لیکن اس نے آج تک مجھے کچھ نہیں کہا لیکن اب راجر کا حشر دیکھ کر حقیقتاً میں بھی ڈر گیا ہوں" ---- تاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ روزی راسکل تو اس کی مخبر تھی اور راجر مخبروں کے معاملے میں تو انتہائی اصول پسند آدمی تھا۔ پھر روزی راسکل کے بارے میں اسلم کنگ کو کیسے علم ہو گیا" ---- مار کر نے پوچھا۔

"روزی راسکل ہے تو بڑبولی اور احمق۔ اس نے زیادہ کمیشن کے لالچ میں اسلم کنگ کی اس ڈیل کو خود جا کر کور کیا اور جو حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں اس کے مطابق اس نے وہاں کسی کو ہلاک نہیں کیا بلکہ صرف بے ہوش کر دیا اور اسلم کنگ کو ہوش میں لا کر اپنا تعارف کرا دیا اور واپس چلی گئی" ---- تاجو نے جواب دیا۔

"وہ واقعی احمق لڑکی ہے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ" ---- مار کر نے کہا

اور رسیور رکھ دیا۔

"سوری ٹائیگر۔ اب یہ ٹپ بھی بے کار ہو گئی ہے۔ وہ خوفزدہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ مارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ روزی راسکل کا کیا ذکر تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا کیونکہ آواز ہلکی ہونے کی وجہ سے اسے وہ بات پوری طرح نہ سنائی دی تھی مارکر نے اسے تاجو سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ روزی راسکل نے اسلم کنگ کی کسی ڈیل پر قبضہ کیا اور اس کے بعد اسلم کنگ نے راجر اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا اور روزی راسکل کو اغوا کرا لیا۔ یہی مطلب ہے ناں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں اور اس سے تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ اسلم کنگ صرف بزنس مین نہیں ہے بلکہ جرائم میں ملوث ہے"۔۔۔۔ مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے سنڈیکیٹ کی تفصیلات کا اس تاجو یا جابر کو علم ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"پوری طرح تو شاید سوائے اسلم کنگ کے کسی کو معلوم نہ ہو۔ البتہ یہ دونوں بہت کچھ جانتے ہیں لیکن تم نے تاجو کے پاس نہیں جانا کیونکہ میں نے اس بات کر لی ہے اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس کے انکار کے بعد میں نے تمہیں اس کے پاس بھیجا ہے اور تمہاری عادت میں جانتا ہوں کہ تم اس کے حلق سے سب کچھ زبردستی نکلوا لو گے"۔

مارکر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس سنڈیکیٹ کا کوئی ہیڈ کوارٹر تو ہو گا۔ چلو تم اس کے متعلق مجھے بتا دو۔ باقی میں خود چیک کر لوں گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ میرا نام کسی صورت بھی درمیان میں نہیں آئے گا کیونکہ میں مجبور ہوں اور اس سنڈیکیٹ یا اس کے قاتلوں سے نہیں لڑ سکتا اور یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"۔۔۔۔ مارکر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے وعدہ کرنے کی ضرورت ہے مارکر"۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا تو مارکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تو میں بتا دیتا ہوں۔ فائر سنڈیکیٹ کا ہیڈکوارٹر ایسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں قائم کیا گیا ہے اس کوٹھی میں دارالحکومت کا سب سے بڑا جوا خانہ قائم ہے بظاہر اس کوٹھی میں کلب قائم ہے جسے ایسٹرن کلب کہا جاتا ہے لیکن اس کلب میں جرائم کا کاروبار انتہائی اعلیٰ پیمانے پر ہوتا ہے"۔ مارکر نے کہا۔

"وہ تو میں جانتا ہوں۔ اس کا انچارج جیفرے ہے لیکن کیا جیفرے کو اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں علم ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جیفرے صرف کلب اور جوئے خانے کا انچارج ہے۔ ہیڈکوارٹر کا انچارج ایک غیر ملکی ہے جس کا نام مارشل ہے اس

ہیڈ کوارٹر کا اصل راستہ ایسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ہے لیکن ایک راستہ ایسٹرن کلب سے بھی جاتا ہے۔ اسلم کنگ اس ہیڈ کوارٹر میں ہی زیادہ وقت گزارتا ہے"۔۔۔۔ مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ باقی میں چیک کر لوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ہوٹل سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھا تو اچانک اسے پارکنگ سے روزی راسکل نکل کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف آتی دکھائی دی۔ ٹائیگر اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ روزی راسکل کو اسلم کنگ نے اغوا کر لیا ہے اور یقیناً اسے ہلاک کر دیا گیا ہو گا لیکن اب وہی روزی راسکل اسے مطمئن اور زندہ نظر آ رہی تھی روزی راسکل کی نظریں بھی ٹائیگر پر پڑ گئی تھیں اور وہ ٹائیگر کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"ہیلو ٹائیگر۔ تم جن ہو یا بھوت۔ میں تمہاری تلاش میں صبح سے ماری ماری پھر رہی ہوں لیکن جہاں جاتی ہوں پتہ چلتا ہے کہ تم ابھی نکل کر گئے ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ خیریت۔ یہ تمہیں مجھ سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ تم مجھے تلاش کر رہی ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی سمجھ تو مجھے بھی نہیں آئی کہ آخر مجھے تم میں کیا

دلچسپی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ آج تک میں نے بڑے بڑے بہادر مردوں کی پرواہ نہیں کی جبکہ تم تو لڑنا بھی نہیں جانتے اس کے باوجود میرا دل چاہتا ہے کہ تم سے ملوں اور تم سے باتیں کروں۔ آؤ میرے ساتھ بیٹھ کر کچھ پیتے ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تو ایک ضروری کام جا رہا ہوں اس لئے فی الحال تو فرصت نہیں ہے پھر کبھی سہی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہوٹل نشاط"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو چلو میں بھی وہیں چلتی ہوں۔ میں تو تمہیں تلاش کرتی ہوئی یہاں آئی تھی ورنہ مجھے یہاں سے کیا لینا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار کندھے اچکائے۔

"ادھر میری کار میں آ کر بیٹھو۔ دیکھو میں نے نئی کار لی ہے۔ اپنی اس کھٹارہ کو یہیں کھڑی رہنے دو میں تمہیں واپس یہیں ڈراپ کر دوں گی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ایک طرف کھڑی انتہائی قیمتی اور جدید ترین ماڈل کی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تمہاری کار ہے۔ یہ تو بہت مہنگی ہے اور خصوصی آرڈر پر بنوائی جاتی ہے۔ ایسی کاریں تو بڑے بڑے سیٹھ اور ملک کے حاکم ہی

بنواتے ہیں تم نے کہاں سے لے لی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ آؤ بیٹھو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے آگے بڑھ کر کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلایا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اس کار کو دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں خلش سی پیدا ہو گئی تھی کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ یہ کار کم از کم روزی راسکل جیسی عورت کسی صورت بھی نہیں خرید سکتی تھی پھر یہ کار اسے کس نے دی ہے اُس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ کہیں یہ کار اسلم کنگ نے روزی راسکل کو نہ دی ہو کیونکہ اسلم کنگ ہی ایسی کار خرید کر سکتا تھا اور روزی راسکل کو اسی نے اغوا کرایا تھا اور اسلم کنگ کے خلاف وہ تحقیقات کرتا پھر رہا تھا اور اسی سلسلے میں ہوٹل نشاط جا رہا تھا لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ پہلے روزی راسکل سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے گا چند لمحوں بعد کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر سڑک پر آئی اور تیزی سے ہوٹل نشاط کی طرف بڑھ گئی۔ ٹائیگر غور سے کار کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا حکومت سے بھی کوئی تعلق ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اچانک پوچھا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"حکومت سے اور میرا تعلق۔ کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ واقعی روزی

راسکل کے اس سوال کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تم حکومت کے لئے بھی کام کرتے ہو۔ کیا یہ بات سچ ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا حکومت سے کیا مطلب ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"حکومت سے مطلب حکومت ہی ہوتا ہے سرکار اور کیا مطلب ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حکومت کے تو بے شمار محکمے ہوتے ہیں جیسے پولیس' فوج' انتظامیہ وغیرہ۔ ویسے پولیس کے بڑے بڑے افسروں سے ضرور دوستانہ تعلقات ہیں کیونکہ وہ میری پشت پناہی کرتے ہیں کوئی گڑبڑ ہو جائے تو سنبھال لیتے ہیں اگر تم اسے تعلق کہتی ہو تو واقعی تعلق ہے لیکن تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس ویسے ہی کسی سے یہ بات سنی تھی لیکن پولیس کے افسروں سے تو میں بھی ملتی رہتی ہوں۔ وہ بھی روز کلب آتے جاتے رہتے ہیں میں کسی ایسے شعبے کے بارے میں پوچھ رہی تھی جو پولیس سے ہٹ کر ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ میرا اور کسی شعبے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جو کام میں کرتا ہوں اسی سے میرا تعلق ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روزی راسکل نے اثبات میں سرہلا دیا تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل نشاط پہنچ گئی اور پھر وہ دونوں ہوٹل کے مین ہال کے ایک کونے والی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔ ٹائیگر نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

"میرے لئے بلیک کوئین منگوانا"----- روزی راسکل نے کہا۔

"ہاٹ کافی لے آؤ"----- ٹائیگر نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"یہ کیا۔ مجھے یہ ہاٹ یا کولڈ کافی پسند نہیں ہے میں نے تو تم سے کہا تھا کہ میرے لئے بلیک کوئین منگوانا"----- روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہ میں خود شراب پیتا ہوں اور نہ کسی کو شراب پلاتا ہوں۔ سمجھیں اور مجھے شراب پینے والے خاص طور پر عورتیں تو سرے سے پسند نہیں ہیں"----- ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم شراب نہیں پیتے۔ یہ کیسے ممکن ہے"----- روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"کیوں۔ یہ ممکن کیوں نہیں ہے۔ شراب پینا ضروری تو نہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن میں شراب ہی پیوں گی۔ سمجھے چاہے تمہیں پسند ہو یا نہ ہو"----- روزی راسکل نے اکڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم شراب پیو۔ مجھے اجازت دو اور آئندہ مجھ سے ملنے کی کوشش نہ کرنا"----- ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ نجانے کیا بات ہے کہ تمہارا غصہ مجھے اچھا لگنے لگ گیا ہے اگر تمہاری جگہ کسی اور نے یہ بات کی ہوتی تو اب تک اس کی بتیسی فرش پر پڑی نظر آ رہی ہوتی۔ چلو ٹھیک ہے میں بھی

تمہارے ساتھ کافی پی لوں گی"----- روزی راسکل نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ یہ تم اچانک مجھ پر اتنی مہربان کیوں ہو گئی ہو کیا کوئی خاص بات ہے"----- ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر صاف بات سننا چاہتے ہو تو سنو۔ تم مجھے پسند آئے ہو۔ اس لئے میں تم سے دوستی کرنا چاہتی ہوں"----- روزی راسکل نے کہا۔

"لیکن میں شراب پینے والی لڑکیوں سے دوستی نہیں کر سکتا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"چلو وعدہ رہا کہ آئندہ تمہارے سامنے شراب نہیں پیوں گی"۔ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں وہ سمجھ گیا تھا کہ روزی راسکل کسی چکر میں ہے۔

"یہ اس قدر قیمتی کار تمہیں اسلم کنگ نے دی ہے"----- ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اچانک کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ بات تم نے کیسے کہہ دی"----- روزی راسکل کے چہرے پر شدید حیرت تھی اسی لمحے ویٹر نے آ کر کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے راجر گروپ کے ساتھ مل کر اسلم کنگ کی ڈیل کور کی تھی اور پھر اسلم کنگ نے راجر کو اس کے گروپ سمیت ہلاک کرا دیا اور تمہیں اغوا کرا لیا۔ میرا خیال تھا کہ اس نے

تمہیں ہلاک کر دیا ہو گا لیکن تم نہ صرف صحیح سلامت نظر آ رہی ہو بلکہ تمہارے پاس اچانک اس قدر قیمتی اور خصوصی کار بھی آ گئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کار تمہیں اسلم کنگ نے دی ہے اور اسلم کنگ جیسا آدمی کسی کو بغیر کسی خاص مقصد کے اس قدر قیمتی کار نہیں دے سکتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کافی بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ان باتوں کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔ روزی راسکل کے لہجے میں مزید حیرت ابھر آئی۔

"میں بھی اسی دنیا میں رہتا ہوں روزی راسکل۔ جس دنیا میں تم رہتی ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کافی کی ایک پیالی اٹھا کر روزی راسکل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ تو روزی راسکل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ اسلم کنگ نے مجھے اغوا کیا ہے اور مجھے ہلاک کر دے گا تو تم نے مجھے اس سے چھڑوانے کے لئے کیا کیا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑی امید بھری نظروں سے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی تمہیں چھڑوانے کی۔ تم جو کچھ کرتی پھر رہی ہو اس کا نتیجہ کبھی نہ کبھی تو یہی نکلنا ہے اور پھر میرا تم سے کیا تعلق کہ میں تمہارے لئے کام کروں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"تو تم مجھے پسند نہیں کرتے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے غراتے

ہوئے کہا۔

"ناپسند بھی نہیں کرتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا مطلب ہے اس کا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اس بار بڑے لاڈ بھرے لہجے میں پوچھا تو ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کسی غلط فہمی میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ عورتوں کے پیچھے بھاگتا پھروں۔ اس لئے میری کسی عورت سے کبھی دوستی نہیں رہی لیکن تمہارے ساتھ میری دشمنی بھی نہیں ہے اس لئے میں تمہیں ناپسند بھی نہیں کرتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میں بھی ایسی ہی عورت ہوں جو مردوں کو جوتی کی نوک پر مارتی ہے لیکن پتہ نہیں کیا سلسلہ ہے کہ تمہارے ساتھ میرے جذبات کچھ اور ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"بس اس پسند کو اپنے تک ہی رکھنا۔ لیکن تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ اسلم کنگ نے تمہیں کار دی ہے اور اگر دی ہے تو کیوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی نے دی ہے انعام میں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"انعام میں۔ یہ مطلب۔ کس بات کا انعام"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میری بہادری' دلیری اور میری فائٹنگ کا اور ساتھ ہی اس نے مجھے ایک بڑا کام بھی دیا ہے"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔ اسلم کنگ جیسا آدمی بغیر کسی خاص مقصد کے کسی کو کچھ نہیں دے سکتا اور تم نے تو اس کی ڈیل کور کی تھی تمہیں تو اسے سزا دینی چاہئے تھی جبکہ وہ الٹا تمہیں انعام دے رہا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اسے اغوا ہونے کے بعد ہوش میں آنے سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی اور ٹائیگر حیرت سے یہ سب کچھ سنتا رہا۔

"تو یہ گاڑی اور پچاس لاکھ روپے تمہیں اس بات کے بدلے میں ملے ہیں کہ تم یہ معلوم کر کے اسے بتاؤ کہ میرا تعلق حکومت سے ہے یا نہیں تاکہ اس کی تسلی ہو جائے تو وہ تمہیں ایک ارب کا کام دے گا۔ کیا اس نے تمہیں اس کام کی تفصیل بتائی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی کیونکہ یہ پیشہ وارانہ راز ہے میں نے اسے باوجود دھمکیوں کے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں نے کس طرح ڈیل کو کور کیا تھا"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"کیا تم نے کسی کو ہلاک کرنا ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ایک آدمی کو نہیں بلکہ پورے ہال کو اڑانا ہے۔ اس میں شاید چار پانچ سو افراد ہوں گے اتنے تو ہوں گے آخر بین الاقوامی کانفرنس ہو گی"۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی کانفرنس۔ کیا یہ کام پاکیشیا سے باہر کا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا کا ہی ہے لیکن اب اس بارے میں کچھ نہ پوچھنا۔ میں تمہیں مزید کچھ نہیں بتا سکتی"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی بات کرتا ہوٹل کا ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"آپ کی کال ہے میڈم۔ فون روم میں"۔۔۔۔ ویٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کال اور یہاں۔ کس کی کال ہے"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ انہوں نے نام نہیں بتایا آپ کا ٹیبل نمبر بتا کر کہا ہے کہ میڈم روزی راسکل سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"کارڈلیس فون یہیں لے آؤ"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں فون روم میں ہی کال سن لیتی ہوں۔ نجانے کس کی کال ہے۔ میں ابھی آتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا روزی راسکل نے اب تک جو بتایا تھا اس سے ٹائیگر اس نتیجے پر پہنچ گیا تھا کہ وہ اس معاملے میں کافی کچھ جانتی ہے جس کی تحقیقات وہ کر رہا تھا اور چونکہ اب وہ کسی حد تک روزی راسکل کی نفسیات سمجھ گیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ آہستہ آہستہ اس سے سب کچھ اگلوا لے گا

چنانچہ وہ اس کا انتظار کرتا رہا فون روم کاؤنٹر کی سائیڈ میں راہداری کے اندر تھا ٹائیگر کی نظریں اس راہداری کی طرف لگی ہوئی تھیں لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور روزی راسکل واپس نہ آئی تو ٹائیگر کو حیرت ہوئی اس نے اشارے سے کاؤنٹر کے قریب موجود ویٹر کو بلایا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ویٹر نے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"میڈم روزی راسکل فون روم میں گئی تھیں لیکن ابھی تک واپس نہیں آئیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو فون کر کے چلی گئی ہیں جناب"۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"چلی گئی ہیں۔ کہاں اور کب۔ میں تو مسلسل ادھر ہی دیکھ رہا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"راہداری سے ایک راستہ باہر جاتا ہے جناب۔ وہ ادھر سے گئی ہیں انہوں نے فون کیا اور پھر ادھر سے چلی گئی ہیں"۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بل لے آؤ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بل تو میڈم نے ادا کر دیا ہے جناب"۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"میرے لئے کوئی پیغام دیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں سر"۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اسے ویٹر کی بات پر شک ہو رہا تھا کہ ویٹر جھوٹ بول رہا ہے وہ اب خود فون روم کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ کاؤنٹر کے قریب

سے گزر کر وہ راہداری میں آیا۔ فون روم کا دروازہ بند تھا ٹائیگر دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا اچانک اس کے سر پر ضرب لگی اس کے دماغ میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا اس نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا ہوا تھا اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے ساتھ ہی کرسی پر روزی راسکل بھی رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی البتہ وہ بے ہوش تھی اس کی گردن ایک سائیڈ کو ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم بھی ڈھیلا پڑا ہوا تھا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا کمرے کا اکلوتا دروازہ جو ٹائیگر کی کرسی کے سامنے تھا بند تھا ابھی ٹائیگر سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کس کی تحویل میں ہے کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور ٹائیگر اسے دیکھتے ہی چونک پڑا کیونکہ اس نوجوان کو اس نے ہوٹل نشاط میں دیکھا تھا جب ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب ویٹر کو بلا کر روزی راسکل کے بارے میں پوچھا تھا تو یہ نوجوان وہاں موجود تھا۔

"تمہیں خود ہی ہوش آ گیا چلو اچھا ہوا۔ ورنہ مجھے خواہ مخواہ تھپڑ مارنے پڑتے"ـــــ نوجوان نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں میں کس کی قید میں ہوں"ـــــ ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان سوالات کے جواب میں نہیں دے سکتا"ـــــ نوجوان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ سے روزی راسکل کے بال پکڑ کر اس کا سر اوپر کو اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کے سر پر پانی ڈال کر بھی تم اسے ہوش میں لا سکتے ہو۔ کیا ضرورت ہے تھپڑ مارنے کی"ـــــ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے تو تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ کیا لگتی ہے یہ تمہاری"ـــــ نوجوان نے مڑ کر طنزیہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے دوسرا تھپڑ جڑ دیا۔ وہ تھپڑ مارنے کے بعد کچھ دیر انتظار کرتا اور پھر تھپڑ مار دیتا۔ تیسرے تھپڑ پر روزی راسکل کے منہ سے کراہ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے تو نوجوان نے چوتھا تھپڑ جڑ دیا اور روزی راسکل نے چیخ مار کر آنکھیں کھول دیں تو نوجوان نے اس کا سر چھوڑا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم"ـــــ روزی راسکل نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا اسی لمحے اس نے گردن موڑی

اور پھر ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑی۔

"تم۔ تم یہاں۔ یہ کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے"ـــــ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس سے پوچھو جس نے تمہیں تھپڑ مارے ہیں۔ جب میں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہاری کیا لگتی ہے کہ تمہیں تکلیف ہو رہی ہے"ـــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے تو میں پوچھ لوں گی اس نے روزی راسکل پر ہاتھ اٹھا کر یوں سمجھو کہ اپنے آپ کو زندہ دفن کرا لیا ہے۔ تم بتاؤ کہ واقعی تمہیں تکلیف ہوئی تھی"ـــــ روزی راسکل نے ٹائیگر سے کہا تو ساتھ کھڑا نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں طرف آگ برابر لگی ہوئی ہے"ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ظاہر ہے جب کسی انسان پر خواہ مخواہ ظلم کیا جائے تو تکلیف تو ہوتی ہے اس میں کیا خاص بات ہے"ـــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بڑے کٹھور دل ہو۔ کم از کم دل رکھنے کے لئے ہی ہاں کہہ دیا کرو"ـــــ روزی راسکل نے کہا۔

"کسی غلط فہمی میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ۔ اپنی حدود میں رہا کرو۔ مجھے تم سے نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی تمہارے دل

سے"۔۔۔ ٹائیگر نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اگر یہی بات ہے تو میں بھی تمہیں جوتی کی نوک پر مارتی ہوں سمجھے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ شکل دیکھی ہے کبھی اپنی۔ پورے لگڑ بھگڑ ہو تم۔ کیا اپنے آپ کو یوسف ثانی سمجھتے ہو۔ ہونہہ"۔ روزی راسکل نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جو کچھ بھی ہوں۔ ٹھیک ہوں۔ تم اپنے آپ میں رہو"۔ ٹائیگر نے اسی لہجے میں کہا اور روزی راسکل کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک خوفناک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا۔

"اسلم کنگ تم۔ یہ تم نے مجھے باندھ رکھا ہے۔ کیوں"۔۔۔ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی روزی راسکل نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اسلم کنگ کی قید میں ہے۔

"ٹیٹو۔ یہاں کوئی کرسی نہیں ہے۔ پہلے جا کر میرے لئے کرسی لے آؤ"۔۔۔ اسلم کنگ نے اس پہلوان نما آدمی سے کہا۔

"لیس باس"۔۔۔ پہلوان نما آدمی نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔۔۔ روزی راسکل نے ایک بار پھر شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"تم احمق عورت۔ میں نے تمہاری بے خوفی، دلیری اور فائٹنگ دیکھ کر تمہیں بڑے سے بڑا اعزاز دینے کی کوشش کی لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ تم انتہائی احمق عورت ہو۔ اگر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر تمہیں خصوصی کار نہ دی ہوتی تو تم تمام راز اس ٹائیگر کے سامنے کھول دیتی اور اس سے ہمیں نقصان پہنچتا۔ اس لئے میں نے تمہیں اور اس ٹائیگر کو اغوا کر کے یہاں بند کر دیا ہے اب میں خود ہی اس سے سب کچھ پوچھ لوں گا اب مجھے تمہاری ضرورت نہیں رہی اس لئے تمہارا انجام بہرحال موت ہی ہو گا"۔۔۔ اسلم کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے مارو گے۔ مجھے۔ روزی راسکل کو۔ تمہاری یہ جرات۔ تم بزدل۔ اگر تم اتنے ہی بہادر ہو تو مجھے کھول دو پھر جو چاہے کرتے رہنا"۔۔۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ میں ایک لمحے میں گولی مار دوں گا"۔ اسلم کنگ نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام اسلم کنگ ہے اور تم کنگ کارپوریشن کے مالک ہو"۔۔۔ ٹائیگر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ احمق روزی راسکل باز نہ آئے گی اور اسلم کنگ نے واقعی اسے گولی مار دینی ہے اس لئے اس نے روزی راسکل کے بولنے سے پہلے ہی اسلم کنگ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔

"ہاں۔ میرا نام اسلم کنگ ہے۔ تمہارا نام ٹائیگر ہے اور تمہارا

تعلق حکومت سے ہے اب تم نے بتانا ہے کہ تمہارا حکومت سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور وہی پہلوان نما آدمی ٹیٹو ایک ہاتھ میں کرسی اٹھائے اور دوسرے ہاتھ میں کوڑا تھامے اندر داخل ہوا اس نے کرسی اسلم کنگ کے قریب لا کر رکھ دی اور اسلم کنگ نے کرسی تھوڑی سی کھسکائی اور پھر اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا جبکہ ٹیٹو ہاتھ میں کوڑا پکڑے چند قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تمہارا حکومت سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی سوال پہلے روزی راسکل نے بھی مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے۔۔۔۔" ٹائیگر نے کہنا شروع کر دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ روزی راسکل نے تم سے کیا پوچھا تھا اور تم نے اسے کیا جواب دیا تھا لیکن میں روزی راسکل نہیں ہوں۔ اسلم کنگ ہوں۔ اس لئے تم مجھے یہ کہہ کر بیوقوف نہیں بنا سکتے کہ تمہارا تعلق پولیس کے افسروں سے ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا جبکہ یہ باتیں تمہارے سامنے تو نہیں ہوئی تھیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اسے واقعی اسلم کنگ کی بات سن کر حیرت ہوئی تھی کیونکہ بات کار میں ہوئی تھی اور کار میں وہ دونوں اکیلے تھے اس کی بات سن کر اسلم کنگ بے اختیار

ہنس پڑا۔

"جو کار میں نے اس احمق روزی راسکل کی دی تھی وہ خصوصی کار ہے اس میں ہونے والی تمام بات چیت مجھ تک پہنچتی رہتی ہے اس کے علاوہ کار کی چابی کے ساتھ جو رنگ ہے اس میں بھی ایسی مشین موجود ہے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے اور یہ کار میں نے دی ہی اس لئے تھی تاکہ روزی راسکل کی نگرانی کی جا سکے۔ ورنہ اس قدر قیمتی کار اسے کیوں دی جاتی جب تم دونوں کار میں بیٹھ کر ہوٹل نشاط کی طرف جا رہے تھے تو تمہاری گفتگو مجھے تک پہنچتی رہی پھر جب تم دونوں میز پر جا کر بیٹھے تو اس کی رنگ کی وجہ سے تمہاری گفتگو مجھ تک پہنچتی رہی۔ تم نے انتہائی عیارانہ انداز میں اس احمق عورت سے وہ سب کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی جو میں نے اسے بتایا تھا اور یہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم تک یا کسی اور تک پہنچے اس لئے مجھے فوری طور پر تم دونوں کے اغوا کا حکم دینا پڑا چونکہ تم دونوں کو اکٹھا پکڑنے سے ہوٹل میں ہنگامہ ہو جاتا اس لئے فون کے بہانے پہلے اس احمق عورت کو فون روم میں بلوایا گیا اور اسے بے ہوش کر کے عقبی دروازے سے یہاں پہنچایا گیا اور پھر تمہیں"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا ہوٹل نشاط کا عملہ تم نے خرید رکھا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"عملہ کیا۔ یہ ہوٹل ہی میری ملکیت ہے اور ایسے نجانے اور کتنے

ہوٹل میری ملکیت میں ہیں۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور میرے سوال کا جواب دو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"تم بار بار مجھے احمق عورت کہہ رہے ہو۔ میں اپنی توہین برداشت کرنے کی عادی نہیں ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اچانک غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش کر دو اسے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے چیختے ہوئے ٹیٹو سے کہا۔

"ایک بندھی ہوئی عورت پر تشدد میرے سامنے مت کرو۔ یہ بہادری نہیں ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم بھی اس میں دلچسپی لیتے ہو۔ بہت خوب"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے ہاتھ اٹھا کر روزی راسکل کی طرف بڑھتے ہوئے ٹیٹو کو روک دیا۔

"میں نے اصول کی بات کی ہے۔ دلچسپی کی بات نہیں کی"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری خواہش بہرحال پوری کر دیتا ہوں۔ تم میرے سوال کا جواب دو"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"تمہارا حکومت سے کیا مطلب ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سیکرٹ سروس سے تمہارا کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تم نے درست سوال کیا ہے۔ سیکرٹ سروس سے میرا کسی

قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ سیکرٹ سروس والے مجھ جیسے عام بدمعاش کے ساتھ تعلقات نہیں بناتے۔ البتہ میرا استاد علی عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ویسے وہ فری لانسر ہے جب سیکرٹ سروس کو اس کی خدمات کی ضرورت پڑتی ہے وہ رقم دے کر اسے ہائر کر لیتے ہیں۔ بس اتنا تعلق ہے میرا سیکرٹ سروس سے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی علی عمران ہے۔ وہی احمق سا جو اس بڑی سی عمارت میں ہم سے ملا تھا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ اس کے دوست رانا تہور علی صندوقی کی ملکیت ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری اطلاع درست ہے کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ عمران ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"۔ اسلم کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خلاف اس نے کیا کام کرنا ہے تم ایک عام سے بدمعاش ہو۔ ایک سنڈیکیٹ چلاتے ہو اور بس اور بدمعاشوں اور سنڈیکیٹ کے خلاف سیکرٹ سروسز کام نہیں کیا کرتیں۔ وہ صرف ایسے معاملات میں کام کرتی ہیں جہاں ملکی سلامتی اور بقا کو خطرہ لاحق ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ علی عمران کہاں رہتا ہے۔ کیا اسی عمارت میں جس کا ذکر تم کر رہے تھے"۔۔۔۔ اسلم کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ وہاں نہیں رہتا۔ اس ٹائیگر نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کنگ روڈ کے فلیٹ میں رہتا ہے میں اس سے ملنا چاہتی تھی لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا" ـــــ ٹائیگر کے بولنے سے پہلے روزی راسکل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے بھی یہاں منگواتا ہوں پھر اکٹھے ہی تم سب کا خاتمہ کروں گا" ـــــ اسلم کنگ نے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہم کیا ایسے ہی بندھے ہوئے بیٹھے رہیں گے۔ ہمیں تو چھوڑ دو" ـــــ روزی راسکل نے کہا۔

"اب تمہاری روح ہی اس قید سے آزاد ہو گی۔ تم نہیں"۔ اسلم کنگ نے بغیر مڑے ہوئے جواب دیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اس کے پیچھے ٹیٹو بھی باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔

"تم کیوں احمقوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہو۔ اگر میں اسلم کنگ کو اپنی طرف متوجہ نہ کرتا تو وہ تمہیں گولی مار دیتا" ـــــ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بھی مجھے احمق کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر آئندہ یہ لفظ تم نے منہ سے نکالا اگر میں احمق ہوں تو تم بھی احمق ہو۔ سمجھے"۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس احمق عورت کو کوئی بات سمجھانا بھی بذات خود حماقت ہے اس لئے اب وہ ان رسیوں سے رہائی کی ترکیب سوچنے

میں مصروف ہو گیا۔

"ارے کیا تم ناراض ہو گئے ہو۔ چلو ناراض نہ ہو۔ میں احمق ہی سہی۔ چلو اب تو خوش ہو" ـــــ اچانک روزی راسکل نے بڑے میٹھے سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"میں تم سے کیوں ناراض ہوں گا۔ میرا تم سے کیا تعلق۔ میں تو ان رسیوں سے آزاد ہونے کی ترکیب سوچ رہا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"یہی منطق تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ مجھے تم پر غصہ بھی آتا ہے لیکن جب تم منہ بنا کر بیٹھتے ہو تو مجھے نجانے کیوں تم پر پیار آنے لگ جاتا ہے" ـــــ روزی راسکل نے جواب دیا۔

"اچھا۔ اب میں اور کیا کروں۔ تم سے تو بات کرنا بھی عذاب ہے" ـــــ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا وہ احمق نہیں تھا کہ روزی راسکل کی باتوں کا مطلب نہ سمجھتا لیکن اب وہ کیا کرتا وہ اسے جتنا سمجھاتا وہ اتنی ہی احمقانہ باتیں شروع کر دیتی تھی اس لئے ٹائیگر نے اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا تھا۔

"اب یہاں سے آزاد کیسے ہوں گے" ـــــ روزی راسکل نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ایک منٹ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے تم ایسا کرو کہ پیروں پر زور دے کر کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔ جب تمہارا جسم اوپر کو اٹھے گا تو تمہاری کرسی بھی ساتھ ہی اٹھ جائے گی اور تم رخ

بدل لینا اس طرح تمہارا منہ دیوار کی طرف ہو جائے گا اور پشت دروازے کی طرف۔ پھر میں اپنی کرسی تمہاری کرسی کی پشت کے ساتھ اس طرح ملا دوں گا کہ تمہاری کرسی کی پشت اور میری کرسی کی پشت مل جائے گی میں نے چیک کر لیا ہے کرسی کی پشت کے درمیان خاصی جگہ خالی ہے اس لئے میں اپنے ہاتھوں سے ٹٹول کر تمہاری رسی کی گانٹھ کھول دوں گا اس طرح تم رسیوں کی بندش سے آزاد ہو جاؤ گی پھر تم مجھے کھول دینا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی قابل عمل تجویز ہے۔ تم تو انتہائی عقلمند آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کی تجویز پر عمل کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد اس کا منہ دیوار کی طرف ہو چکا پھر ٹائیگر اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اور مینڈک کی طرح پھدکتا ہوا آ۔ بڑھ گیا۔ پھر کچھ آگے جانے کے بعد وہ سائیڈ پر ہوا اور دوبارہ اس پیچھے جانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد دونوں کرسیوں کی پشت ای دوسرے سے ٹکرا گئی تو ٹائیگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ا ہاتھ کرسی کی پشت میں موجود خلا سے تھوڑے سے باہر نکالے تو اس انگلیاں روزی راسکل کی کرسی کے گرد بندھی ہوئی رسیوں سے گئیں اس نے انگلیوں کو اوپر نیچے کر کے ٹٹولنا شروع کر دیا لیکن صرف رسیاں تھیں گانٹھ نہ تھی وہ اٹھا اور پھر کرسی سمیت گھو تاکہ آنکھوں سے روزی راسکل کی کرسی کی پشت دیکھ سکے پھر اس

دیکھ لیا کہ گانٹھ نیچے کرسی کی پشت کے ساتھ والے دائیں کونے میں ہے۔ وہ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس نے کرسی کی پشت کو اس انداز میں رکھا کہ اس کی انگلیاں اس گانٹھ تک پہنچ گئیں۔ گانٹھ کا انداز بھی وہ دیکھ چکا تھا عام سی گانٹھ تھی اس لئے اس نے انگلیوں کی مدد سے اسے کھولنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔

"رسیاں کھل گئیں۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ"۔۔۔۔۔ روزی راسکل کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور ٹائیگر اچھل کر آگے بڑھ گیا اور پھر گھوم کر بیٹھ گیا اسی لمحے اس نے روزی راسکل کو رسیاں کھول کر اٹھتے ہوئے دیکھا۔ وہ اٹھ کر بڑی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے وہ اس کی پشت پر آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود رسیاں بھی ڈھیلی پڑ گئیں اور چند لمحوں بعد کھل گئیں تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔

"اب دیکھو میں اس اسلم کنگ کا کیا حشر کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ ہمیں پہلے دیکھنا ہو گا کہ اس کی کیا پوزیشن ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کو ٹٹولتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کی جیب میں اس کا خصوصی اور انتہائی جدید مشین پسٹل

موجود تھا اس نے پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"جو بھی پوزیشن ہو۔ کیا میں کسی سے ڈرتی ہوں"——— روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی اس نے مڑ کر دیکھا بھی نہ تھا۔ اس کے باہر جاتے ہی ٹائیگر بھی تیزی سے باہر آیا۔ اب وہ دونوں راہداری میں تھے راہداری کا اختتام ایک اور راہداری میں ہو رہا تھا روزی راسکل اس طرح اس راہداری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس طرح دشمنوں نے کسی اڈے کی بجائے گھر میں ہو لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت ٹھٹک کر رک گئی اور اس نے اپنی پشت دیوار سے لگا دی اب وہ بیحد چوکنا نظر آ رہی تھی اس لئے ٹائیگر بھی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اسی لمحے وہی نوجوان جس نے روزی راسکل کے منہ پر تھپڑ مارے تھے تیزی سے گھوم کر اس راہداری میں آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا روزی راسکل بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑی اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔

"تم نے مارے تھے ناں میرے منہ پر تھپڑ۔ اب میں تمہیں بتاتی ہوں کہ روزی راسکل پر ہاتھ اٹھانے والے کا کیا حشر ہوتا ہے"——— روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس نوجوان کے حلق سے نکلنے والی چیخ اور اس کے گرنے کا دھماکہ اور روزی راسکل کی اونچی آواز کی وجہ سے عمارت میں موجود دوسرے افراد بھی یہاں پہنچ جائیں گے۔

لئے وہ مشین پسٹل اٹھائے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک ایک دروازے سے نیٹو تیزی سے باہر نکلا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ظاہر ہے اب خاموشی کا کوئی فائدہ نہ تھا دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نیٹو کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا بھاری بھرکم جسم ایک دھماکے سے نیچے گرا جبکہ ٹائیگر اسے پھلانگتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ نیٹو دل پر گولیاں کھا کر زیادہ سے زیادہ چند لمحے مزید زندہ رہ سکے گا لیکن پھر پوری عمارت گھوم لینے کے باوجود جب اسے وہاں اور کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ تیزی سے واپس اسی راہداری میں آیا جہاں اس نے نیٹو کو گولی ماری تھی تو روزی راسکل وہاں موجود تھی۔

"تم نے اسے گولی ماری ہے اچھا کیا میں نے بھی اس تھپڑ مارنے والے کی گردن توڑ دی ہے"——— روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کے علاوہ کوٹھی میں اور کوئی نہیں ہے"——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوتا بھی تو زندہ نہ بچ سکتا۔ بہرحال آؤ اب چلیں"——— روزی راسکل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں"——— ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"تو کیا اب تم یہیں رہو گے جبکہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ پھر اب ہم

نے یہاں سے جانا نہیں ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم جا سکتی ہو۔ میں ابھی یہیں رہوں گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں۔ تم یہاں کیوں رہو گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلم کنگ واپس یہیں آئے گا اور اب میں نے اسلم کنگ پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا اسے ختم کرو گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

"ختم نہیں کرنا۔ اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ روزی راسکل نے چونک کر اسے مڑ کر جاتے ہوئے دیکھا۔

"کہاں جا رہے ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"فون کرنے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مڑے بغیر جواب دیا تو روزی راسکل بھی اس کے پیچھے چل پڑی ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہو کر ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"

رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی چہکتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزی راسکل سے ملاقات سے لے کر اب تک ہونے والے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"میرے فلیٹ کا پتہ روزی راسکل کو کس نے بتایا ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"میں نے بتایا تھا باس۔ وہ آپ سے ملنے کی ضد کر رہی تھی باس اور مجھے ساتھ لے جانا چاہتی تھی میں نے اس سے جان چھڑانے کے لئے اسے فلیٹ کا پتہ بتایا تھا وہ آپ سے تو نہیں ملی البتہ اسلم کنگ کو اس نے آپ کا پتہ بتا دیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اسلم کنگ کافرستانی ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے اس لئے اب اسلم کنگ پر براہ راست ہاتھ ڈالنا ضروری ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ اجازت دیں تو اسلم کنگ کو میں اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اسلم کنگ اب اس وقت تک وہاں نہیں آئے گا جب تک اسے یہ اطلاع نہ مل جائے گی کہ مجھے اغوا کر کے وہاں پہنچا دیا گیا ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا اب میں خود ہی اغوا ہو کر وہاں پہنچ جاؤں

گا"—— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں"—— ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہوئی ہے"—— کمرے کے دروازے میں کھڑی روزی راسکل نے پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ عمران صاحب نے اب اسلم کنگ پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے وہ اغوا ہو کر یہاں آئیں گے اور پھر ہم اسلم کنگ پر ہاتھ ڈال دیں گے اب تمہارا یہاں کوئی کام باقی نہیں رہا"—— ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے نہیں رہا۔ اس اسلم کنگ نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے اس کا حساب تو میں نے اس سے برابر کرنا ہی ہے میں یہیں رہوں گی"—— روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ اس عمارت کے مین گیٹ کی طرف چلتے ہیں اب یہاں اسلم کنگ کے آدمی تو نہیں رہے اس لئے ہمیں خود ہی گیٹ کھولنا پڑے گا اور خود ہی انہیں کور کرنا ہو گا"—— ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا اس کے چہرے پر ابھر آنے والی مسرت بتا رہی تھی کہ ٹائیگر نے جس طرح اس کی بات مان لی ہے اس پر اسے بے حد مسرت محسوس ہو رہی ہے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک قوی ہیکل آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"—— اس قوی ہیکل آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے نمبر تھری بول رہا ہوں باس"—— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"—— باس نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اسلم کنگ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے سب سے خطرناک آدمی علی عمران پر ہاتھ ڈال دیا ہے"۔ نمبر تھری نے جواب دیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ علی عمران پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ کیوں۔ کیسے"—— باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ اسلم کنگ نے پچاس کروڑ روپے کے سونے کی ایک ڈیل

ایک غیر ملکی تنظیم سے کی لیکن زیر زمین دنیا میں کام کرنے والی ایک لڑکی جس کا نام روزی راسکل ہے' نے اس ڈیل کا پتہ چلا لیا اور زیر زمین دنیا میں کام کرنے والے ایک گروپ جس کا چیف راجر ہے کے ساتھ مل کر اس نے اس ڈیل پر قبضہ کر لیا لیکن اسلم کنگ اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کرنے کی بجائے اس نے زندہ چھوڑ دیا اسلم کنگ نے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ روزی راسکل آج کل زیر زمین دنیا کے ایک بڑے بدمعاش ٹائیگر کے ساتھ دیکھی جا رہی ہے اور ٹائیگر کا تعلق حکومت سے ہے۔ اس پر اسلم کنگ نے راجر اور اس کے گروپ کو ہلاک کرا دیا اور روزی راسکل کو اغوا کرا کر اپنے ایک اڈے پر لے گیا۔ وہاں اس نے روزی راسکل سے اس ٹائیگر کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن روزی راسکل کو ٹائیگر کے بارے میں علم نہ تھا۔ پھر اسلم کنگ روزی راسکل کی ہمت' دلیری' بے خوفی اور لڑائی سے بیحد متاثر ہوا چنانچہ اس نے روزی راسکل کو اپنے سنڈیکیٹ میں شامل ہونے کی دعوت دی لیکن روزی راسکل نے انکار کر دیا۔ وہ آزاد کام کرنے کی خواہش مند تھی اس پر اسلم کنگ نے اسے یہ ڈیل دی کہ وہ ٹائیگر سے معلومات حاصل کر کے اسے بتائے کہ ٹائیگر کا حکومت سے کیا تعلق ہے اور ساتھ ہی اس نے روزی راسکل کو یہ بھی بتا دیا کہ اگر وہ یہ کام کرے گی تو پھر اسے بین الاقوامی کانفرنس والا کام دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اسلم کنگ نے سپیشل کار روزی راسکل کو تحفے میں دے دی جس میں سپیشل ڈکٹا فون نصب

تھے تاکہ روزی راسکل ٹائیگر سے جو باتیں کرے انہیں چیک کیا جا سکے چنانچہ روزی راسکل ٹائیگر سے ملی اور پھر اس نے ٹائیگر کو بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق اشارہ کر دیا جس پر اسلم کنگ نے روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کرا کر اپنے ایک اڈے پر منگوا لیا اور پھر خود ان دونوں سے پوچھ گچھ کے لئے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں جو باتیں ہوئیں ان سے اسلم کنگ کو معلوم ہوا کہ ٹائیگر کا تعلق عمران سے ہے تو اسلم کنگ نے عمران کا پتہ ان سے معلوم کر کے اپنے سنڈیکیٹ کے آدمیوں کو حکم دے دیا کہ عمران کو اغوا کر کے اس اڈے پر پہنچا دیا جائے چنانچہ اس کے آدمیوں نے عمران کے فلیٹ پر چھاپہ مارا اور وہاں سے عمران کو گن پوائنٹ پر اغوا کرنے کے بعد انہوں نے اسلم کنگ کو کال کر کے بتا دیا کہ وہ عمران کو اغوا کر کے اس اڈے پر لے جا رہے ہیں اور اسلم کنگ اب وہاں چلا گیا ہے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران کو انہوں نے اتنی آسانی سے کیسے اغوا کر لیا"۔۔۔۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں چونکا ہوں باس۔ میں اس عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں اس پر اسلم کنگ کے آدمیوں کا قابو پا لینا ناممکن ہے لیکن اس کا اس طرح قابو میں آ جانے کا مطلب ہے کہ وہ خود ایسا کرنا چاہتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس ٹائیگر نے یقیناً روزی راسکل سے ملنے والی معلومات عمران تک پہنچا دی ہوں گی اور اب عمران اسلم کنگ سے یہ

سب معلومات حاصل کرے گا اور اس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کیا ہو گا"۔۔۔۔ نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت برا ہوا۔ اگر ایسی بات تھی تو تمہیں مجھے پہلے بتانا چاہئے تھا اسلم کنگ کا خاتمہ کر کے ہم اس جڑ کو ہی کاٹ دیتے۔ اب تو وہ سب کچھ معلوم کر لے گا اور ہمارا سارا پلان ختم ہو کر رہ جائے گا۔ پرائم منسٹر صاحب سے تو میں نے بڑے وعدے کر رکھے ہیں۔ اب ان کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ باس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ اتنا بڑا پراجیکٹ آپ اسلم کنگ جیسے آدمی کے ذمے نہ ڈالیں۔ وہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اتنا بڑا پراجیکٹ سنبھال سکے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"میں نے تو اس لئے اسلم کنگ کا انتخاب کیا تھا کہ اسے پاکیشیا میں کوئی نہیں جانتا۔ کسی کو احساس تک نہ ہو سکے گا کہ ایک عام سا بدمعاش اتنا بڑا پراجیکٹ کور کر سکتا ہے اور اس نے اب تک تو بڑا اچھا کام کیا تھا لیکن اب تو واقعی معاملہ بگڑ گیا ہے"۔۔۔۔ باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میری ایک تجویز ہے۔ اگر آپ اسے منظور کر لیں تو معاملات کو اب بھی بہتر کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے کہا۔

"کیا ہے تجویز۔ بولو"۔۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کانفرنس کے دوران کافرستانی وفد کے خاتمے والا منصوبہ سرے سے ڈراپ کر دیں کانفرنس کو ہونے دیں حکومت کی تمام تر توجہ

کانفرنس پر ہی مرکوز رہے گی آپ کانفرنس کے بعد وفد کی واپسی کے دوران اس کے خاتمے کا منصوبہ بنائیں"۔۔۔۔ نمبر تھری نے کہا۔

"اس طرح تو سارا منصوبہ ختم ہو جائے گا۔ ہمارا اصل منصوبہ تو یہی ہے کہ کافرستانی وفد کی ہلاکت کی ذمہ داری پاکیشیا حکومت پر ڈال دی جائے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"ہم پاکیشیائی پولیس یا افسروں کے روپ میں کافرستانی وفد کو ان کے ہوٹل سے اغوا کر لیں گے اور پریس میں خبر دے دیں گے کہ کافرستانی وفد کو پاکیشیائی حکومت نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر گرفتار کر لیا پھر ان کی لاشیں ظاہر کر دیں گے لاشوں پر تشدد کے نشانات موجود ہوں گے اس طرح تمام تر ذمہ داری حکومت پاکیشیا پر خود بخود آ جائے گی"۔۔۔۔ نمبر تھری نے تجویز بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کے ہوٹل پر بھی سخت پہرہ ہو گا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا جس ہوٹل میں انہیں ٹھہرایا جائے گا وہاں ہم پہلے سے انتظامات کر لیں گے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"نہیں۔ جب اسلم کنگ سے عمران کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا منصوبہ کیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ کانفرنس ہی ملتوی کر دی جائے یا حکومت پاکیشیا کافرستانی وفد میں تبدیلی کا کہہ دے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تب بھی سیکرٹ سروس اس وفد کی حفاظت کرے گی اور ان سے شکار چھیننا ناممکن ہے۔ مجھے اس کے لئے پرائم منسٹر صاحب سے بات کرنا پڑے گی

پھر کوئی منصوبہ بندی ہو سکے گی تم ابھی اسی نمبر پر رہو میں پرائم منسٹر صاحب سے بات کر کے تمہیں مزید ہدایات دیتا ہوں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجیش پاٹل بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر سے بات کرائیں"۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کافرستان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"راجیش پاٹل بول رہا ہوں جناب۔ ریڈ ٹریپ کے سلسلے میں آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"ایک منٹ رکو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور راجیش خاموش ہو گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ ہمارا تمام منصوبہ اوپن ہو گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کو ہمارے منصوبے کا علم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ راجیش نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ کیسے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو زیر زمین دنیا کے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے پھر کیسے یہ ٹریس ہوا"۔۔۔۔ پرائم منسٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس سر۔ ہمارا تمام منصوبہ اسی بنیاد پر قائم تھا لیکن اس کے باوجود اوپن ہو گیا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ فائر سنڈیکیٹ کے اسلم کنگ کی ایک پرائیویٹ ڈیل پر وہاں کے ایک بدمعاش گروپ نے قبضہ کر لیا اس ڈیل کو کور کرنے والی ایک بدمعاش عورت ہے جس کا نام روزی راسکل بتایا جاتا ہے اس روزی راسکل نے پاکیشیا کے ایک بدمعاش گروپ راجر گروپ کے ساتھ مل کر اسے کور کیا۔ اسلم کنگ کو جب معلوم ہوا تو اس نے راجر گروپ کا خاتمہ کر دیا لیکن روزی راسکل کو اغوا کرا لیا۔ اسلم کنگ کو کسی نے اطلاع دی تھی کہ روزی راسکل ایک اور بدمعاش ٹائیگر کے ساتھ دیکھی جا رہی ہے اور ٹائیگر کا تعلق حکومت سے ہے اس بات کو ٹریس کرنے کی غرض سے اسلم کنگ نے روزی راسکل کو ہلاک کرنے کی بجائے اسے یہ کام دے دیا کہ وہ ٹائیگر سے اس بارے میں تفصیلات معلوم کرے البتہ اس سے یہ حماقت ہو گئی کہ اس نے ریڈ ٹریپ بھی اس روزی راسکل سے مکمل کرانے کا نہ صرف فیصلہ کر لیا بلکہ اس بارے میں بتا بھی دیا روزی راسکل ٹائیگر سے ملی تو پتہ چلا کہ ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے ہے اس پر اسلم کنگ نے

روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کرا لیا اور خود ان سے پوچھ گچھ کی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے تو اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے عمران پر بھی ہاتھ ڈال دیا اس کے آدمیوں نے عمران کو اغوا کر کے اس اڈے پر پہنچا دیا جہاں روزی راسکل اور ٹائیگر موجود ہیں اسلم کنگ اس عمران سے معلومات حاصل کرنے خود اس اڈے پر پہنچ گیا اور یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی کہ اسلم کنگ کسی صورت بھی عمران کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور جس طرح آسانی سے اسلم کنگ کے آدمیوں نے عمران کو اغوا کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس منصوبے کی بھنک عمران کے کانوں میں بھی پڑ چکی ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر اغوا ہوا ہو گا تاکہ اسلم کنگ سے خود معلومات حاصل کرے اور یقیناً اب تک وہ ایسا کر چکا ہو گا ایسی صورت میں اب یہ منصوبہ مکمل ہونا ناممکن ہو جائے گا"۔ راجیش پاٹل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ ہم نے اس پلان کی منصوبہ بندی ہی اس بنیاد پر کی تھی کہ عام بدمعاشوں کے ذریعے اسے مکمل کرایا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک اس کی خبر نہ پہنچ سکے لیکن ہوا سب کچھ الٹا پھر اب تمہارا کیا مشورہ ہے"۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"پاکیشیا میں میرے خاص آدمی جس نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی ہے نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم اس منصوبے کو کانفرنس کے بعد مکمل

کریں کانفرنس کے دوران کچھ نہ کیا جائے لیکن مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت تک چوکنا رہے گی جب تک کافرستانی وفد واپس کافرستان نہ پہنچ جائے گا"۔۔۔ راجیش پاٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ انتہائی خوفناک سروس ہے۔ وہ اگر اس معاملے میں کود پڑی تو پھر کسی صورت بھی ریڈ ٹریپ کامیاب نہ ہو سکے گا بلکہ الٹا حکومت کافرستان بدنام ہو جائے گی لیکن ہم نے بہرحال یہ منصوبہ مکمل کرنا ہے کیونکہ آئندہ الیکشن قریب ہیں اور میں الیکشن سے پہلے اسے ہر صورت میں مکمل کرانا چاہتا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"پھر جیسے آپ حکم دیں جناب"۔۔۔ راجیش نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اسلم کنگ کے فوری خاتمے کا حکم دے دو اور یہ منصوبہ فی الحال ختم کر دو میں اس بارے میں مزید سوچ بچار کروں گا اس کے بعد کوئی نئی منصوبہ بندی کی جائے گی ابھی ہمارے پاس بہرحال اتنا وقت موجود ہے"۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے جناب کہ ہم اپنے ٹارگٹ کو یہیں کافرستان میں ہی ختم کر دیں اور اسے کوئی حادثہ قرار دے دیا جائے"۔ راجیش نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں کی سیاسی صورت حال ایسی ہے کہ اب کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا۔ یہ بات سیاسی حلقوں میں طے ہو چکی ہے کہ

آئندہ الیکشن میں میرا اصل حریف جگدیش ہی ہو گا اسی لئے تو میں چاہتا تھا کہ یہ کام پاکیشیا کے حساب میں پڑ جائے تاکہ کسی کو مجھ پر براہ راست شبہ نہ ہو۔ اگر شبہ مجھ پر یا میری حکومت پر ہوا تو پھر آئندہ الیکشن میں ہماری پارٹی بھی ناکام رہ سکتی ہے اور یہ اتنا بڑا نقصان ہے کہ جسے کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ حکم دیں۔ آپ بہرحال حالات کو مجھ سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور آپ کی ذہانت کا تو کوئی جواب ہی نہیں"۔۔۔۔ باس نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل کرو۔ میں تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ہاتھ ہٹانے پر جب ٹون آ گئی تو اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ نمبر تھری بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی نمبر تھری کی آواز سنائی دی۔

"باس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ابھی آپ کی کال آنے سے چند لمحے پہلے ہی اطلاع ملی ہے کہ اسلم کنگ کی لاش اس کے اڈے سے ملی ہے اور اس کے وہاں موجود پانچ آدمیوں کی بھی لاشیں ملی ہیں۔ روزی راسکل' ٹائیگر اور عمران تینوں غائب ہیں اور وہاں کی جو صورت حال بتائی گئی ہے اس

سے میں نے ایک اور اندازہ لگایا ہے کہ روزی راسکل اور ٹائیگر عمران کے اغوا سے پہلے ہی آزاد ہو چکے تھے کیونکہ وہاں اسلم کنگ کے دو آدمی پہلے موجود تھے جبکہ تین آدمی عمران کو اغوا کر کے اس اڈے پر لائے تھے ان میں سے پہلے سے موجود دونوں آدمیوں کی لاشیں دیکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ وہ بعد میں آنے والے تین آدمیوں اور اسلم کنگ سے پہلے ہلاک ہو چکے تھے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری پرائم منسٹر صاحب سے تفصیلی بات ہو چکی ہے پرائم منسٹر صاحب نے یہ منصوبہ فوری طور پر ڈراپ کرنے کا حکم دیا ہے اور بعد میں جو منصوبہ بھی پرائم منسٹر صاحب بنائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا اور اسلم کنگ کی جگہ تم خود لے لو"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ اگر اسلم کنگ کی جگہ میں نے لے لی تو پھر یہاں میں اپنا کام درست طور پر سرانجام نہ دے سکوں گا کیونکہ اس کا کاروبار اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ مجھے کسی اور طرف کام کرنے کی فرصت ہی نہ ملے گی"۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"لیکن میں چاہتا ہوں کہ فائر سنڈیکیٹ ہمارے قبضے میں رہے"۔ باس نے کہا۔

"اسلم کنگ کا فائر سنڈیکیٹ میں نمبر ٹو مارشل ہے۔ وہ کارمن نژاد ہے لیکن ہمارا خاص آدمی ہے۔ اسے کیوں نہ فائر سنڈیکیٹ کا چیف بنا دیا جائے اور کنگ کارپوریشن میں اسلم کنگ کا نمبر ٹو اعظم ہے وہ بھی

ہمارا خاص آدمی ہے۔ کنگ کارپوریشن اسے منتقل کر دی جائے اس طرح دونوں طرف ہمارے ہی آدمی سامنے آ جائیں گے"---- نمبر تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنگ کارپوریشن کا دھندہ اسلم کنگ کا پرائیویٹ دھندہ تھا۔ اسے تو تم لپیٹ دو۔ تمام اثاثے فروخت کر کے رقم اپنے فنڈ میں جمع کراؤ صرف فائر سنڈیکیٹ کو قائم رکھو لیکن اس میں بھی ایک خاص گروپ قائم کر کے اسے اپنے ماتحت رکھو تاکہ اس گروپ کے ذریعے کافرستان کے انتہائی ضروری کام اس سے کرائے جا سکیں"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اس روزی راسکل اور ٹائیگر کے بارے میں کیا حکم ہے"---- نمبر تھری نے کہا۔

"ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"---- باس نے چونک کر کہا۔

"ان کا خاتمہ بھی تو ضروری ہے باس۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ فائر سنڈیکیٹ کے خلاف کام شروع کر دیں"---- نمبر تھری نے جواب دیا۔

"یہ کام تم نے خود نہیں کرنا۔ یہ کام فائر سنڈیکیٹ کے ذمے لگا دو وہ خود ہی ان سے نمٹتے رہیں گے"---- باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اسلم کنگ اچھا خاصا جا رہا تھا لیکن اس نے اپنی حماقت سے سب کچھ ختم کر لیا۔ نانسنس"---- باس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔ کوئی رپورٹ"۔۔۔۔ عمران نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹائران کی کال آئی تھی اس نے بتایا ہے کہ اس نے کافرستان کی تمام ایجنسیوں کو چیک کیا ہے کوئی ایجنسی بھی پاکیشیا میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کے خلاف کام نہیں کر رہی البتہ اس نے بتایا ہے کہ کافرستان کے پرائم منسٹر کی پارٹی کا ایک لیڈر جس کا نام راجیش پاٹل ہے ان دنوں پرائم منسٹر سے بہت ملاقاتیں کرتا نظر آ رہا ہے اور راجیش پاٹل کا بظاہر تو امپورٹ ایکسپورٹ کا کام ہے لیکن درپردہ اس کا تعلق بھی زیرِ زمین دنیا سے ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ اس راجیش پاٹل کو چیک کرے گا اس کی پرائم منسٹر سے ہونے والی ملاقاتوں

پیچھے کوئی خاص منصوبہ بندی تو نہیں ہے اس کے بعد کوئی کال نہیں آئی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اور جولیا نے ابھی رپورٹ نہیں دی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس نے بھی رپورٹ دی ہے اس کی رپورٹ کے مطابق کنگ کارپوریشن صرف بزنس کرتی ہے اس کا جرائم سے کوئی تعلق نہیں ہے البتہ کنگ کارپوریشن کے مالک اسلم کنگ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس کا زیرِ زمین دنیا سے تعلق ہے لیکن کوئی بات واضح طور پر معلوم نہیں ہو سکی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور اب میں بھی تمہیں رپورٹ دے دوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ کیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں ابھی اسلم کنگ سے ملاقات کر کے آ رہا ہوں اس کے غنڈوں نے مجھے گن پوائنٹ پر اغوا کیا اور اپنے ایک اڈے پر لے گئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو غنڈوں نے گن پوائنٹ پر اغوا کیا اور آپ اغوا ہو گئے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ کیا میں کوئی مافوق الفطرت قوت ہوں۔ وہ

بڑے زبردست غنڈے تھے اور میں بیچارہ اکیلا ان کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا سلیمان بھی مارکیٹ گیا ہوا تھا ورنہ شاید سلیمان ان کا مقابلہ کر کے مجھے بچا لیتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا۔ آپ خود اغوا ہونا چاہتے تھے۔ تاکہ اسلم کنگ سے آپ کی ملاقات ہو سکے۔ بہرحال پھر کیا ہوا۔ یہ بتائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہونا کیا تھا۔ اسلم کنگ سے ملاقات ہوئی اور اسلم کنگ نے ازراہ عنایت مجھے تفصیل بتا دی کہ اس کا کیا منصوبہ ہے اور اس نے اس کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں اور کس کے کہنے پر یہ منصوبہ تیار ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی نیا منصوبہ سامنے آیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ وہی منصوبہ ہے کافرستانی وفد کو بین الاقوامی کانفرنس کے دوران ہلاک کرنا اور اس انداز میں ہلاک کرنا کہ الزام پاکیشیا حکومت پر آ جائے۔ البتہ اس نے ایک بات بتائی ہے کہ اس منصوبے کا اصل کرتا دھرتا صدر صاحب کا ملٹری سیکرٹری تھا لیکن اس نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کو ہاؤنڈ گروپ کو ہائر کرنے کی غرض سے یہ بتایا تھا کہ یہ کام پریذیڈنٹ صاحب کرانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ کافرستان کے موجودہ وزیراعظم کو تبدیل نہیں ہونے دینا چاہتے کیونکہ اگر نیا وزیراعظم

جگدیش آ گیا تو اس سے پاکیشیا کے لئے خطرات بڑھ جائیں گے اور وہ یہ کام اس انداز میں کرانا چاہتے ہیں کہ حکومت پاکیشیا پر اس کا الزام نہ آئے چیف سیکرٹری نے صدر سے ایک ذاتی خط بھجوانے کی فرمائش کی تاکہ ہاؤنڈ گروپ کو مطمئن کیا جا سکے کہ حکومت پاکیشیا ان کے خلاف کام نہ کرے گی جس پر ملٹری سیکرٹری نے خود ہی صدر صاحب کی طرف سے خط بنا کر بھجوا دیا تھا جبکہ اصل منصوبہ کافرستان کا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسلم کنگ نے آپ کو کیوں اغوا کیا تھا۔ کیا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ اس منصوبے کے خلاف کام کر رہے ہیں یا کوئی اور وجہ تھی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"روزی راسکل جس نے ہاؤنڈ گروپ کے ٹیری ہاؤنڈ کو ہلاک کیا تھا وہ ٹائیگر سے بیحد متاثر تھی اور اکثر اس سے ملتی تھی اس روزی راسکل نے اسلم کنگ کی ایک ڈیل کو جبراً اس سے چھین لیا اور اپنے زعم میں اس نے اسلم کنگ اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کرنے کی بجائے زندہ چھوڑ دیا۔ یہ کام روزی راسکل نے ایک مقامی گروپ راجر سے مل کر کیا تھا اسلم کنگ کو جب معلوم ہوا تو اس نے اپنے سنڈیکیٹ کے ذریعے راجر اور اس کے گروپ کو تو ہلاک کرا دیا البتہ روزی راسکل کو اغوا کر لیا پھر وہ روزی راسکل سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے بین الاقوامی کانفرنس والا مشن روزی راسکل کے سپرد کر دیا لیکن شاید اس تک یہ اطلاع پہنچ چکی تھی کہ روزی راسکل ٹائیگر

کے ساتھ دیکھی گئی ہے اور ٹائیگر کا تعلق حکومت سے ہے۔ اس پر اسلم کنگ نے روزی راسکل کو یہ کام دیا کہ وہ ٹائیگر سے مل کر اس سے معلوم کرے کہ کیا واقعی اس کا تعلق حکومت سے ہے یا نہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزی راسکل کی نگرانی بھی کرائی۔ روزی راسکل ٹائیگر سے ملی تو ٹائیگر نے اپنے مخصوص انداز میں اس سے اصل منصوبہ اگلوا لیا اس پر اسلم کنگ نے روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کر لیا۔ وہاں ٹائیگر نے اسے بتایا کہ اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو اسلم کنگ نے میرے اغوا کا حکم دے دیا اور خود وہ واپس چلا گیا ٹائیگر اور روزی راسکل نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد کرایا اور وہاں موجود اسلم کنگ کے دونوں آدمیوں کا خاتمہ کر کے ٹائیگر نے مجھے فلیٹ پر فون کیا اور ساری تفصیل بتائی۔ چنانچہ میں اغوا ہونے کے لئے تیار ہو گیا تاکہ اسلم کنگ سے ساری معلومات خود حاصل کروں۔ پھر اس کے تین غنڈے فلیٹ پر پہنچے اور میں گن پوائنٹ پر اغوا ہو کر ان کے ساتھ ان کے اڈے پر پہنچا۔ راستے میں انہوں نے اسلم کنگ کو میرے اغوا کی اطلاع دے دی تو اسلم کنگ نے کہا کہ وہ خود وہیں پہنچ رہا ہے۔ جب مجھے اڈے پر لے جایا گیا تو ٹائیگر اور روزی راسکل نے تینوں آدمیوں کا خاتمہ کر دیا پھر اسلم کنگ وہاں پہنچا تو اسے بے ہوش کر کے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد اسے ہوش میں لایا گیا تو میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے وہی کچھ بتایا جو میں پہلے تمہیں بتا چکا ہوں البتہ اس نے

کافرستان میں جس پارٹی کا نام لیا ہے وہ وہی ہے جس کا ذکر ناٹران نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے راجیش پاٹل۔ یہ ساری منصوبہ بندی اسی کی ہے" ---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اسلم کنگ کا کیا ہوا" ---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہونا کیا تھا۔ اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا تھا کیونکہ اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جاتا تو وہ ٹائیگر اور میرے خلاف مسلسل کام کرتا رہتا۔ وہ تھرڈ کلاس ذہن کا آدمی تھا اس سے خواہ مخواہ پریشانیاں پیدا ہوتیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اسلم کنگ کے خاتمے سے کافرستان کو یہ علم نہ ہو جائے گا کہ ان کا منصوبہ سامنے آ گیا ہے" ---- بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ناٹران اب خود ہی اس راجیش پاٹل کی نگرانی کر کے معلومات حاصل کر لے گا" ---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ---- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ مجھے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ راجیش پاٹل کے ذریعے پاکیشیا میں منصوبہ مکمل کرایا جا رہا تھا لیکن اب یہ منصوبہ فوری طور پر ڈراپ کر دیا گیا ہے

کیونکہ پاکیشیا میں کافرستان کے لئے کوئی شخص اسلم کنگ کام کر رہا ہے جس نے عمران صاحب پر ہاتھ ڈال دیا ہے اور راجیش پاٹل کو اس کی اطلاع مل گئی اس نے پرائم منسٹر سے گفتگو کی۔ اس گفتگو کا ٹیپ مل گیا ہے اس سے ساری بات سامنے آ گئی ہے عمران صاحب کی وجہ سے ان کا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس منصوبے کو مکمل نہ ہونے دے گی اس لئے انہوں نے فوری طور پر یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹیپ سناؤ"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد پرائم منسٹر کافرستان اور راجیش پاٹل کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"سر آپ نے ٹیپ سن لیا ہے۔ اب کیا حکم ہے"۔۔۔۔ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"اس راجیش پاٹل کی مکمل نگرانی کراؤ۔ یہ لوگ لازماً کوئی نیا منصوبہ بنائیں گے اور ہمیں اس منصوبے کا علم ہونا ضروری ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی بڑی دہشت ہے کافرستان کے وزیراعظم پر کہ آپ کا نام سنتے ہی اس نے منصوبہ ڈراپ کر دیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھ سے نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ڈرتے ہیں۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اس منصوبے کے علاوہ اور کیا منصوبہ وہ بنا سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اب وہ شاید ہی اس منصوبے پر عمل کریں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ کافرستان کی سیاسی صورت حال واقعی ایسی ہے کہ کافرستان کے موجود وزیراعظم کا جگدیش کے ہوتے ہوئے دوبارہ وزیراعظم بننا تقریباً ناممکن ہے اور یہ بات پرائم منسٹر بھی سمجھ چکا ہے اسی لئے تو وہ اپنی ہی پارٹی کے آدمی کے خلاف ایسا منصوبہ بنا رہا ہے تاکہ اس پر کسی طرح الزام نہ آئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فی الحال تو یہ مشن شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا نہ کریں کہ ہم خود ان جگدیش صاحب کو اس منصوبہ بندی کی اطلاع کر دیں تاکہ وہ خود ہی کانفرنس میں آنے سے انکار کر دیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے۔ اس طرح ہم مزید دردسری سے بچ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جو ٹیپ تم نے مجھے سنوایا تھا یہ ٹیپ پرائم منسٹر کافرستان کے سیاسی حریف جگدیش کو پہنچا دو اور ساتھ ہی اسے یہ تفصیل بھی بھجوا دو کہ موجودہ پرائم منسٹر صاحب کس طرح پاکیشیا میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں انہیں ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں تاکہ وہ خود ہی اس کانفرنس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیں"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ ٹیپ یا تفصیل پاکیشیا کی طرف سے انہیں بھجوائی جا رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں ان کی پارٹی کی طرف سے ہی انہیں آگاہ کروں گا۔ میرے آدمی ان کی پارٹی میں موجود ہیں سر"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ مشن اب مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ اب مجھے ایک کپ

چائے ہی پلوا دو اور ساتھ ہی چیک بھی لا دو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چائے تو میں پلوا دیتا ہوں لیکن چیک آپ کس بات کا مانگ رہے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس بات کا کیا مطلب۔ مشن مکمل نہیں کیا"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مشن تو شروع ہی نہیں ہوا۔ پھر مکمل کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ اس بات پر تو مجھے ڈبل چیک ملنا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چلیں آپ ڈبل چائے پی لیجئے۔ اس مشن پر آپ نے جتنا کام کیا ہے اس کا معاوضہ میرے خیال میں اتنا ہی بنتا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یا اللہ کس کنجوس کو چیف بنا کر مجھ پر مسلط کر دیا ہے تو نے۔ کسی سخی کو اگر چیف بنا دیتا تو تیرا کیا بگڑتا"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے تین کرسیوں پر تین افراد موجود تھے جبکہ چوتھی کرسی خالی تھی یہ تینوں افراد ادھیڑ عمر اور مقامی تھے کمرے میں مکمل خاموشی تھی اور تینوں اپنی اپنی سوچوں میں گم نظر آ رہے تھے کہ اچانک کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو ان تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر دروازے سے داخل ہونے والی شخصیت کو دیکھ کر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کمرے میں داخل ہونے والی شخصیت کافرستان کے وزیراعظم تھے ان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری تھی۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔۔ وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود چوتھی خالی کرسی پر بیٹھ گئے ان کے بیٹھتے ہی تینوں افراد بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"جگدیش صاحب۔ آپ پہلے رپورٹ دیں"۔۔۔۔ وزیراعظم نے

ایک ادھیڑ عمر لیکن باوقار آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میرے پاس ایک ٹیپ پہنچایا گیا ہے جس میں آپ کے اور مسٹر راجیش پاٹل کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی گئی تھی اور ساتھ ہی ایک تحریری پیغام بھی ہے کہ وزیراعظم صاحب مجھے راستے سے ہٹانے کے لئے پاکیشیا میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں اس طرح قتل کرانا چاہتے ہیں کہ اس کا الزام حکومت پاکیشیا پر آئے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس کا سراغ لگا لیا ہے اور یہ ٹیپ ثبوت کے طور پر بھیجی جا رہی ہے اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ میں کافرستانی وفد کے ساتھ اس بین الاقوامی کانفرنس میں شامل ہونے سے خود ہی انکار کر دوں"۔۔۔۔ جگدیش نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی جیب سے ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"راجیش پاٹل صاحب۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں"۔ وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے اپنی دوسری طرف بیٹھے ہوئے قوی ہیکل آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ اس ٹیپ کے جگدیش صاحب کے پاس پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا منصوبہ سو فیصد کامیاب رہا ہے اب جگدیش صاحب باقاعدہ اعلان کر دیں گے کہ وہ ذاتی وجوہات کی بنا پر بین الاقوامی کانفرنس میں شریک نہیں ہو رہے اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اپنی جگہ مطمئن ہو جائے گی اور حکومت پاکیشیا بھی۔ اس طرح اس بین

الاقوامی کانفرنس کی آخری نشست جس کی صدارت پاکیشیا کے صدر کریں گے کو تباہ کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا"۔۔۔۔ راجیش پاٹل نے کہا۔

"لیکن یہ مشن کون مکمل کرے گا۔ صدر صاحب کی شمولیت کے وقت تو ظاہر ہے سیکورٹی انتہائی سخت ہو گی"۔۔۔۔ جگدیش نے کہا۔

"سیکورٹی ضرور سخت ہو گی لیکن صدر اور وزیراعظم کی سیکورٹی ایک خاص تکنیک اور روٹین کے مطابق کی جاتی ہے جس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توجہ اس کانفرنس سے ہٹانا مقصود تھی جس کے لئے انتہائی پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی"۔۔۔۔ وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر یہ منصوبہ نہ بنایا جاتا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً ایسی بین الاقوامی کانفرنسوں کی سیکورٹی پر کام نہ کرتی"۔۔۔۔ چوتھے آدمی نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مسٹر ٹھاکر۔ عام طور پر ایسی علمی کانفرنسوں کی سیکورٹی سیکرٹ سروس کی ذمہ داری نہیں ہوتی لیکن ہمیں اطلاع ملی کہ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کی طرف سے حکومت پاکیشیا کو یہ اطلاع بھیجی گئی تھی کہ پاکیشیا کی کسی اہم شخصیت کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے ہم نے اس بارے میں جو تحقیقات کی اس کے مطابق یہ خط پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوایا گیا تھا جو منصوبہ گریٹ لینڈ کی حکومت نے پکڑا تھا وہ کافرستانی

ایجنٹوں کا تھا اور ٹارگٹ پاکیشیا کے صدر تھے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے پاکیشیا کے روسیاہ کے زوال کی وجہ سے آزاد ہو جانے والی مسلم ریاستوں کے درمیان انتہائی تیزی سے تعلقات بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور یہ خطرہ اب حقیقت بن کر سامنے آتا جا رہا ہے کہ پاکیشیا اپنے ہمسایہ مسلم ممالک اور روسیاہ کے چنگل سے آزاد ہو جانے والی مسلم ریاستوں سے مل کر ایک نیا بلاک بنانے پر تلا ہوا ہے اگر یہ بلاک بن گیا تو کافرستان کی اس علاقے میں حیثیت نہ صرف زیرو ہو جائے گی بلکہ پاکیشیا اور مسلم ریاستیں بے پناہ ترقی کر جائیں گی۔ اس طرح طاقت کا توازن مکمل طور پر پاکیشیا کے حق میں چلا جائے گا اور چونکہ اس تمام کارروائی میں بنیادی کردار پاکیشیا کے صدر کا ہے اور ابھی پاکیشیا کے صدارتی انتخابات میں بہت عرصہ پڑا ہے۔ اس لئے کافرستان نے یہ منصوبہ بندی کی ہے کہ کسی طرح پاکیشیا کے صدر کو اس انداز میں ختم کیا جائے جس سے اس کا الزام کافرستان پر نہ آئے لیکن پاکیشیا کے صدر کی ذاتی سیکورٹی بیحد سخت ہے اس لئے انہیں عام حالات میں ختم نہیں کیا جا سکتا چنانچہ میں نے پہلے تو صدر کے ملٹری سیکرٹری سے رابطہ کیا ہمارا خیال تھا کہ ملٹری سیکرٹری کے ذریعے یہ کام کرایا جائے لیکن ملٹری سیکرٹری نے براہ راست یہ کام کرنے سے انکار کر دیا البتہ اس ملٹری سیکرٹری نے گریٹ لینڈ کے ہاؤنڈ گروپ کو استعمال کرنے کی تجویز پیش کی۔ ہاؤنڈ گروپ ایسے کاموں میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے لیکن ہاؤنڈ گروپ جو بظاہر مجرم تنظیم ہے دراصل گریٹ لینڈ کی

سرکاری تنظیم ہے اور اس کا سربراہ لارڈ میکارٹو ہے اسی نے یہ اصول بنا رکھا ہے کہ جب تک کسی حکومت کا سربراہ سرپرستی نہ کرے اس ملک کی کسی بڑی شخصیت کا خاتمہ یہ گروپ نہیں کرے گا جبکہ یہاں خود سربراہ کو نشانہ بنایا جانا تھا اس لئے ملٹری سیکرٹری نے ایک اور تجویز پیش کی کہ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کو وہ پاکیشیا کے صدر کی طرف سے ضمانت دے دیں گے کہ وہ ایک ٹارگٹ کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔ ٹارگٹ کو اوپن نہ کیا جائے گا جب ہاؤنڈ گروپ کا کوئی آدمی تفصیلات معلوم کرنے آئے گا تو اسے اصل بات بتائی جائے گی اور چونکہ اسے لارڈ میکارٹو کی طرف سے گرین سگنل مل چکا ہو گا اس لئے وہ اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ ٹارگٹ ملک کا صدر ہے یا کوئی اور۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ملٹری سیکرٹری نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے صدر سے براہ راست بات کرنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ ملٹری سیکرٹری نے ایک آدمی کو جو صدر جیسی آواز اور لہجہ بنا سکتا تھا صدر بنا کر اس کی بات چیف سیکرٹری سے کرائی تو چیف سیکرٹری نے بتایا کہ ہاؤنڈ گروپ کے اصول کے مطابق صدر ایک ذاتی خط لکھیں اس ذاتی خط کو شناخت بنایا جائے گا تاکہ معاملات لیک آؤٹ نہ ہو سکیں۔ ملٹری سیکرٹری نے یہ خط بھی لکھ دیا اس طرح معاملات ہماری منشا کے مطابق ہو گئے اور گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے لارڈ میکارٹو کو یہ مشن مکمل کرنے کا حکم دے دیا۔ لارڈ میکارٹو نے ہاؤنڈ گروپ کے فارن اسٹیٹ کے انچارج کو مشن مکمل کرنے کے لئے

گرین سگنل دے دیا چنانچہ وہاں سے تفصیلات طے کرنے کے لئے ایک آدمی ٹیری ہاؤنڈ کو بھجوایا گیا اس ٹیری ہاؤنڈ نے ملٹری سیکرٹری سے فون پر بات کر لی اور رات کو ہائی آفیسرز کلب میں ملاقات طے ہو گئی کہ اچانک حالات نے پلٹا کھایا اور یہ آدمی ٹیری ہاؤنڈ ایک ہوٹل کے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ اس کے پاس جو خط تھا وہ غائب تھا اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی پاکیشیا کے صدر سے ملا اور اس نے وہ خط صدر کو پیش کر دیا اس خط سے صدر نے انکار کر دیا۔ ظاہر ہے انہیں تو اس کا علم ہی نہ تھا ملٹری سیکرٹری کے بارے میں سیکرٹ سروس نے بتایا کہ اس نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کیا تھا۔ ملٹری سیکرٹری کو کال کر لیا گیا اور اچانک جب اس کے سامنے ثبوت رکھا گیا تو وہ گھبرا گیا اور اس نے ایسے ہی موقعوں کے لئے دانت میں چھپایا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ پاکیشیا کے صدر نے گریٹ لینڈ حکومت سے رابطہ قائم کر کے جب ساری بات انہیں بتائی تو ہاؤنڈ گروپ کو اس مشن پر کام کرنے سے روک دیا گیا اس طرح ہمارا منصوبہ ابتدا ہی میں ناکام ہو گیا اس کے بعد یہ پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی اور یہ منصوبہ بندی راجیش پاٹل صاحب نے کی انہیں اس بین الاقوامی کانفرنس کی آخری نشست میں پاکیشیا کے صدر کی شمولیت کا علم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی علم ہو گیا تھا کہ کافرستان کی طرف سے جو وفد اس کانفرنس میں شرکت کے لئے جا رہا ہے اس کی قیادت جگدیش صاحب کر رہے ہیں چنانچہ ان سارے حالات کو

مد نظر رکھتے ہوئے یہ منصوبہ بندی کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ کافرستان کے وزیراعظم سیاسی رقابت کی وجہ سے جگدیش صاحب کو ہلاک کرانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے پاکیشیا میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ اس کی ذمہ داری پاکیشیا پر پڑ جائے اور وزیراعظم پر اس کی ذمہ داری نہ آئے۔ راجیش پاٹل نے اس آئیڈیے کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کی اور پاکیشیا میں کافرستان کے لئے کام کرنے والے ایک سنڈیکیٹ کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ اس سلسلے میں کام کرے۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ اگر یہ منصوبہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا تو وہ اس میں الجھ کر رہ جائے گی اور اس کا خیال اس طرف نہ آئے گا اصل ٹارگٹ پاکیشیا کے صدر ہیں اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس منصوبے تک نہ پہنچ سکی تو اصل منصوبہ بہرحال وہی رہے گا اب موجود صورت حال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ منصوبہ پہنچ گیا ہے اور انہوں نے یہ ٹیپ اور پیغام جگدیش صاحب کو بھجوایا تاکہ وہ شرکت ہی نہ کریں اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خیال کے مطابق یہ منصوبہ ہی ختم ہو جائے اور وہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے اور ان کے تصور میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ اصل منصوبہ کیا ہے چنانچہ اب جب جگدیش صاحب کانفرنس میں شرکت کرنے سے انکار کا اعلان کریں گے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس کانفرنس سے ہر قسم کی دلچسپی ختم ہو جائے گی اور ہمیں اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کی مکمل آزادی مل جائے گی"۔۔۔ وزیراعظم نے پوری تفصیل سے

حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی حیران کن منصوبہ بندی ہے اور واقعی اس منصوبے کی وجہ سے آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر کارنر کر دیا ہے لیکن یہ منصوبہ کون مکمل کرے گا۔ اس کا کیا انتظام ہے۔ کیا وہی عام سے بدمعاش یہ منصوبہ مکمل کریں گے"۔۔۔ ٹھاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائر سنڈیکیٹ کا چیف اسلم کنگ تو مارا جا چکا ہے اب اس کی جگہ اس کے نمبر ٹو کارمن نژاد مارشل نے لے لی ہے مارشل بھی ہمارا ہی آدمی ہے۔ بظاہر یہ منصوبہ فائر سنڈیکیٹ نے ہی مکمل کرنا ہے اس کے لئے راجیش پاٹل نے ایسا ہی ایک حیرت انگیز منصوبہ ترتیب دیا ہے۔ مارشل کارمن کی ایک دہشت گرد تنظیم سے کافی عرصہ منسلک رہا ہے اور وہاں کی حکومت کی نظروں میں آ جانے کی وجہ سے وہ وہاں سے فرار ہو کر کافرستان آ گیا۔ یہاں سرکاری طور پر اس کی مہارت سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا لیکن پھر کارمن حکومت کو اس کا علم ہو گیا تو اس کے احتجاج پر ہم نے مارشل کو خفیہ طور پر پاکیشیا میں شفٹ کر دیا اور اسلم کنگ کا نائب بنا کر اسے سختی سے یہ حکم دیا گیا کہ وہ فائر سنڈیکیٹ کے ہیڈکوارٹرز سے باہر نہ نکلے اور نہ پبلک کے سامنے آئے چنانچہ کارمن حکومت باوجود کوشش کے اسے تلاش نہ کر سکی اب منصوبہ یہ ہے کہ کافرستان کی طرف سے جو وفد اس بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کرنے آ رہا ہے اس کے ناموں کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان میں

ایک آدمی ایسا ہے جس کی جگہ مارشل لے سکتا ہے چنانچہ جب یہ وفد پاکیشیا پہنچے گا تو اس کانفرنس کی پہلی چار نشستوں میں وہی آدمی شامل ہو گا لیکن آخری نشست والے روز سے پہلے رات کو خاموشی سے مارشل اس کی جگہ لے لے گا اور پھر صدر صاحب کا خاتمہ کوئی مسئلہ نہیں رہے گا اور اس کا کوئی الزام بھی کافرستان پر کسی طرح بھی نہ آ سکے گا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خیال گزرے گا کہ یہ کارروائی کافرستان نے کی ہے کیونکہ انہیں تو جگدیش صاحب تک کا ہی علم تھا اور بس" ——— وزیراعظم نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ واقعی انتہائی شاندار منصوبہ ہے لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس میٹنگ میں ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس تک نہیں پہنچ جائے گا جس طرح آپ اور راجیش پاٹل صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ ان تک پہنچا ہے"۔ جگدیش نے کہا۔

"اس کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہ پہلو ہمارے سامنے تھا۔ اس میٹنگ کا مقصد صرف آپ کو مطمئن کرنا تھا تاکہ آپ کے ذہن میں کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہ رہے اور ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے ہماری پارٹی کے درمیان اختلافات رونما ہو جائیں اور اس کا اثر آئندہ الیکشن میں ہماری پارٹی پر پڑے" ——— وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ مجھے تو پہلے بھی کوئی شبہ نہ تھا لیکن اب

بہرحال یہ بات بالکل کلیئر ہو چکی ہے" ——— جگدیش صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مسٹر ٹھاکر۔ آپ راجیش صاحب کے ساتھ اپنے طور پر معاملات طے کر لیں کیونکہ آپ نے پاکیشیا جا کر مارشل سے کام لینا ہے کیونکہ آپ کے بارے میں پاکیشیا میں کوئی کچھ نہیں جانتا"۔ وزیراعظم نے تیسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ سب کام سو فیصد اوکے ہو جائے گا"۔ ٹھاکر نے کہا تو وزیراعظم نے میٹنگ برخواست کرنے کا اعلان کیا اور اٹھ کر وہ واپس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے اٹھتے ہی تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ بھی وزیراعظم کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبار کے مطالعے میں معروف تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ یہ صبح صبح کس کو بلا لیا ہے میرا تو ناشتہ ابھی تک تیار نہیں ہوا۔ تم نے مہمانوں کو بلا لیا"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"مہمان اور یہاں اس فلیٹ میں۔ جناب مہمان بھی وہاں پہنچتے ہیں جہاں مہمان نوازی کا کوئی بندوبست ہوتا ہے اس فلیٹ والے تو خود کسی کے مہمان بننے کے لئے ہروقت تیار رہتے ہیں۔ یہاں کسی کو کیسے مہمان بلایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ سلیمان کی راہداری میں سے گزرتے ہوئے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ویسے وہ حیران تھا کہ اتنی صبح کون آسکتا ہے۔

"کیا علی عمران جو ٹائیگر کا استاد ہے اسی فلیٹ میں رہتا ہے"۔

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں روزی راسکل کی آواز پڑی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں صرف استاد نہیں بلکہ استادوں کے استاد رہتے ہیں۔ آیئے تشریف لایئے"۔۔۔۔ سلیمان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان کیوں یکلخت انتہائی شیریں سخن ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے روزی راسکل ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی اس لئے سلیمان کی زبان میں شیرینی تو خودبخود آ جانی تھی۔

"استادوں کے استاد۔ وہ تو میرا خیال ہے کہ مکار اور عیار آدمی کو کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا اور اسی لمحے وہ ڈرائینگ روم کے دروازے پر نمودار ہوئی اس کے پیچھے سلیمان تھا۔

"یہ صاحب اپنا تعارف کرا رہے تھے مس روزی راسکل اور یہ واقعی استادوں کے استاد ہیں آغا سلیمان پاشا صاحب"۔۔۔۔ عمران نے روزی راسکل کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا۔ پھر تو یہ پہلے سچے انسان ہیں جن سے میری ملاقات ہو رہی ہے یہ آپ کے ملازم ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آہستہ بولو۔ اگر آغا سلیمان پاشا نے سن لیا تو سچائی کا ایسا بم پھٹے گا کہ تم اور میں دونوں یک بنی دو گوش اس فلیٹ سے باہر سڑک پر پڑے ہوئے نظر آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے روزی راسکل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیا۔ کیا کہا ہے تم نے۔ بلی اور خرگوش۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔ یہ خرگوش کہاں سے آ گیا"——— روزی راسکل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اس فارسی محاورے کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی حالانکہ عمران کا مطلب تھا کہ ایک ناک دو کانوں سمیت یعنی مکمل طور پر باہر پھینک دیئے جائیں گے۔

"آغا سلیمان پاشا شاعر بھی ہے اور شاعری میں اس کا تخلص خرگوش ہے"——— عمران نے آہستہ سے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"خرگوش تخلص۔ واہ۔ یہ فلیٹ تو پھر عجائب گھر ہوا۔ یہاں تو واقعی عجوبہ روزگار لوگ رہتے ہیں"——— روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عجوبہ تو ابھی داخل ہوا ہے اس فلیٹ میں۔ باقی تو یہاں ستم زدگان روزگار ہی رہتے ہیں۔ بہرحال آج صبح صبح کیسے تشریف آوری ہوئی ہے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے یہ کہنے آئی ہوں کہ اپنے شاگرد ٹائیگر کو سمجھاؤ۔ وہ مجھ سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسے میں اچھوت ہوں۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں اس کی گردن بھی توڑ سکتی ہوں"——— روزی راسکل نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہنٹر ہے تمہارے پاس"——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"ہنٹر۔ کیا مطلب۔ ہنٹر کا کیوں پوچھ رہے ہو"——— روزی راسکل نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"ٹائیگر کو ہنٹر کی مدد سے سیدھا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو سرکسوں میں یہی دیکھا ہے کہ وحشی ٹائیگر گرج رہا ہوتا ہے۔ غرا رہا ہوتا ہے کہ اچانک ہنٹر والی نوجوان لڑکی اس کے پاس پہنچتی ہے اور پھر ٹائیگر صاحب کی ساری گرج اور غراہٹ غائب ہو جاتی ہے اور پھر وہ ہنٹر کے اشارے پر کرتب دکھانے شروع کر دیتا ہے۔ ویسے تو اس ہنٹر والی کی ساری خصوصیات تم میں موجود ہیں لیکن ہنٹر تمہارے پاس نظر نہیں آ رہا"——— عمران ایسے انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد بچوں کو سمجھاتا ہے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں ہنٹر کی مدد سے اسے سیدھا کروں"۔ روزی راسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کو سدھانا ہے تو بہرحال ہنٹر کے بغیر ممکن نہیں ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس سے تو اسے چوٹ لگ جائے گی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے ہاتھوں ٹائیگر کو چوٹ لگے"——— روزی راسکل نے جواب دیا۔

"ماشاء اللہ۔ تو کیا گردن توڑنے کا تمہارے پاس کوئی ایسا نسخہ ہے کہ جس سے چوٹ محسوس نہیں ہوتی"——— عمران نے کہا تو روزی

راسکل بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"وہ تو میں نے محاورتاً بات کی تھی۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ٹائیگر کی گردن توڑ دوں حالانکہ میری ساری زندگی اسی کام میں گزری ہے۔ نجانے کتنے آدمیوں کی میں نے گردنیں توڑ دی ہوں گی"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"جوانا سے تمہاری ملاقات ہو چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس سے مل چکی ہوں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی تم سے ملنے سے پہلے یہی کام کرتا تھا لیکن میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ اس نے بھی اتنے قتل نہیں کئے ہوں گے جتنے میں نے کئے ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں کسی انسان کی جان لیتے ہوئے دکھ نہیں ہوتا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم نے جب اس اسلم کنگ کو گولی ماری تھی تو کیا تمہیں دکھ ہوا تھا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کے پاس واقعی اس بات کا جواب موجود نہ تھا۔ روزی راسکل نے واقعی اسے لاجواب کر دیا تھا۔

"وہ تو میں نے تمہارے تحفظ کے لئے اسے گولی ماری تھی"۔ عمران نے کہا۔

"میرے تحفظ کے لئے۔ وہ کیسے۔ میرا اس نے کیا بگاڑ لینا تھا"۔

روزی راسکل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک سنڈیکیٹ چلا رہا تھا اس کے غنڈے کہیں بھی تمہیں پکڑ کر تمہاری گردن توڑ سکتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کی یہ جرات ہی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ روزی راسکل پر ہاتھ اٹھائے۔ میں اس کا پورا سنڈیکیٹ نہ تباہ کر کے رکھ دیتی"۔ روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ان سے ملو سلیمان۔ یہ روزی راسکل ہیں۔ پیشہ ور قاتلہ اور زیر زمین بدمعاش بلکہ بدمعاشیہ کہنا چاہئے رہ چکی ہیں اور یہ آغا سلیمان پاشا ہیں۔ آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کے صدر محترم"۔ عمران نے باقاعدہ ان دونوں کا آپس میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن۔ وہ کیا ہوتی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

"تم صاحب کے ساتھ ناشتہ کر لو۔ پھر میرے باورچی خانے میں آ جانا میں تمہیں تفصیل سے اس بارے میں بتا دوں گا۔ ویسے تمہارے تعارف میں پیشہ ور کا لفظ شاید فالتو بول دیا گیا ہے البتہ قاتلہ بہرحال تم ہو۔ نجانے کتنے نوجوان روزانہ قتل ہو جاتے ہوں گے"۔۔۔۔ سلیمان نے ناشتے کا سامان میز پر لگاتے ہوئے کہا۔

"اب میں نے قتل کرنا چھوڑ دیا ہے ورنہ تم نے اپنے طور پر بڑے انداز میں میرے حسن کی تعریف کرنے کی کوشش کی ہے ایسی ہی

تعریف تم پہلے کرتے تو اب تک تمہاری لاش قبر میں بھی اتر چکی ہوتی"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ روزی راسکل جس طرح سلیمان کی بات سمجھ گئی تھی اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ صرف بڑبولی ہی نہیں بلکہ عقل مند بھی ہے۔

"یہ تو تم شاید انکساری کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہو ورنہ جب سے تم فلیٹ میں آئی ہو میں تو اپنے آپ کو قبر میں ہی محسوس کر رہا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیران ہو کر کہا۔ اس بار وہ سلیمان کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ تو قتل بھی ہو چکا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تم نے قتل کرنا چھوڑ دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سلیمان کی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"یعنی اس کا مطلب ہے کہ یہ مجھ پر عاشق ہو چکا ہے لیکن مجھے عاشق پالنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ سمجھے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا لیکن سلیمان اس دوران ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"کمال ہے۔ ابھی تم کہہ رہی تھیں کہ ٹائیگر تمہیں گھاس نہیں ڈال رہا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر کی یہ جرات کہ مجھے گھاس نہ ڈالے۔ میں تو بس نجانے کیوں اس کا لحاظ کر جاتی ہوں اس لئے تو میں تمہارے پاس آئی ہوں

کہ اسے سمجھا لو۔ ایسا نہ ہو کہ واقعی مجھے غصہ آ جائے اور تم شاگرد سے ہاتھ دھو بیٹھو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں اسے سمجھا دوں گا کہ وہ تمہیں گھاس ڈالا کرے۔ ویسے بھی گھاس کون سی مہنگی آتی ہے کہ تم ٹائیگر کے پاس پہنچ جاتی ہو۔ اب تو سڑکوں کے کنارے عام گھاس مل جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو روزی راسکل کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھا تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ میں پہلے سمجھی تھی کہ تم نے محاورتاً بات کی ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تمہیں غصہ آ گیا ہے۔ بہت خوب۔ بس میں یہی دیکھنا چاہتا تھا۔ آؤ ناشتہ شروع کرو۔ تمہاری وجہ سے آج مجھے بھی بڑا بھرپور ناشتہ مل رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم اور تمہارا وہ گھامڑ باورچی اچانک کیسی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ تم مجھے غصے میں کیوں دیکھنا چاہتے تھے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو روزی راسکل۔ ٹائیگر صرف ایسی خواتین کو پسند کرتا ہے جنہیں غصہ آتا ہو کیونکہ وہ ٹائیگر ہے اور تم جانتی ہو کہ ٹائیگر کو غصیلا جانور کہا جاتا ہے۔ پہلے میں نے سمجھا کہ ٹائیگر تمہیں اس لئے اچھوت سمجھتا ہے کہ تمہیں غصہ نہ آتا ہو گا لیکن اب جبکہ تمہیں معمولی سی

بات پر غصہ آگیا ہے تو اب یہ بات کلیئر ہو گئی ہے کہ تم ٹائیگر کی دوستی کے معیار پر پورا اتر سکتی ہو۔ اس لئے اب پہلے ناشتہ کرو پھر اس موضوع پر تفصیل سے بات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اسے اپنا غصہ بھی دکھایا ہے لیکن نجانے وہ کس مٹی کا بنا ہوا ہے کہ اس کی آنکھوں میں ذرا بھی دلچسپی کی لہر نہیں اٹھتی"۔ روزی راسکل نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ دراصل جس جنگل سے لایا گیا ہے وہاں کے ٹائیگر عورت خور ہوتے ہیں اور ابھی وہ پوری طرح سدھا نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"وہ عورت خور ہے تو میں مرد خور ہوں۔ یہ اسے بتا دینا"۔ روزی راسکل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھا دوں گا۔ تم ناشتہ کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور روزی راسکل ناشتے میں معروف ہو گئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم چاہتی کیا ہو"۔۔۔۔ عمران نے ناشتے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو کر واپس آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یعنی تمہیں ابھی تک یہ معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ میں کیا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھا تھا کہ تمہارے پاس ناشتے کے پیسے نہیں ہیں اس لئے تم ناشتہ کرنے آ گئی ہو۔ تو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور مسئلہ

ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ چند لمحوں تک بڑی غصیلی نظروں سے عمران کو دیکھتی رہی پھر بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑی۔

"تم دونوں استاد شاگرد ایک جیسے ہو۔ بہرحال اب کان کھول کر سن لو اور اپنے شاگرد کو سمجھا لو کہ وہ مجھ سے سیدھے منہ بات کیا کرے۔ ورنہ میں اسے گولی بھی مار سکتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"ابھی تو وہ سو رہا ہو گا ورنہ میں ابھی تمہارے سامنے بات کر لیتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں یہاں آنے سے پہلے اس کی فلیٹ پر گئی تھی وہ واقعی سو رہا تھا۔ میں نے جب دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے پوچھا کہ کون ہے جب میں نے اسے اپنا نام بتایا تو پتہ ہے اس نے کیا جواب دیا"۔ روزی راسکل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں۔ مجھے ابھی تک یہ تجربہ نہیں ہوا کہ میں سویا ہوا ہوں تو دروازہ کھٹکھٹایا جائے اور میرے پوچھنے پر باہر سے کسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی کی آواز سنائی دے اور وہ اپنا نام بتائے تو مجھے کیا جواب دینا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اس نے کہا کہ دفع ہو جاؤ اور خبردار آئندہ اگر تم میرے دروازے پر آئیں تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ اب بتاؤ یہ جواب سن کر مجھے کیا کرنا چاہئے تھا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا۔

"استاد کے پاس پہنچ جانا چاہئے"---- عمران نے جواب دیا تو روزی راسکل چند لمحے خاموش بیٹھی رہی پھر یکلخت کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ تو میں تمہارے پاس آگئی ہوں اس سے بات کراؤ اور اسے بتاؤ کہ میں نے نجانے کس طرح اپنے آپ پر جبر کیا ہے ورنہ میں اس کے فلیٹ کو ہی بم سے اڑا دیتی"---- روزی راسکل نے کہا۔

"ارے ارے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ خواہ مخواہ بم پر خرچہ کرو گی میں اسے ابھی سمجھا دیتا ہوں"---- عمران نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"کون ہے"---- ٹائیگر کی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ باس آپ۔ میں سمجھا شاید وہ احمق ہو گی"---- ٹائیگر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"احمق ہو گی۔ کیا مطلب۔ کیا لڑکیاں اب تمہیں فون بھی کرتی ہیں۔ چلو احمق سہی۔ کرتی تو ہیں۔ کیوں"---- عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"وہ باس۔ میں روزی راسکل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ تو جھاڑ کے کانٹے کی طرح میرے پیچھے پڑ گئی ہے۔ آج صبح صبح آ گئی میں نے اسے ڈانٹ کر بھگا دیا میں نے سمجھا کہ اب اسی نے فون کیا ہو گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ کیا چاہتی ہے تم سے"---- عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"مجھے کیا معلوم باس کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ میں نے تو اسے لاکھ کہا ہے کہ وہ میرا پیچھا چھوڑ دے لیکن نجانے وہ کس مٹی کی بنی ہوئی ہے کہ پھر آ ٹپکتی ہے۔ مجھے کسی روز اسے گولی ہی مارنی پڑے گی"۔ ٹائیگر نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سامنے بیٹھی ہوئی روزی راسکل کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا لیکن وہ خاموش رہی بولی نہیں۔

"اس سے پیچھا چھڑانے کی یہ طریقہ نہیں ہے جو تم استعمال کر رہے ہو"---- عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے باس"---- ٹائیگر نے فوراً ہی کہا۔

"اس سے شادی کر لو"---- عمران نے جواب دیا۔

"شادی۔ یہ کیا حل ہوا اس سے پیچھا چھڑانے کا۔ سوری باس۔ میں آپ کی اس تجویز پر عمل نہیں کر سکتا"---- ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تو پھر اس سے دوستی کر لو"---- عمران نے جواب دیا۔

"میں لڑکیوں سے دوستی کرنے کا قائل ہی نہیں ہوں باس۔ میں

اس دوستی پر ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ تم تو کوئی تجویز ہی نہیں مانتے۔ اچھا چلو ایسا کرو کہ اسے بہن بنا لو۔ یہ سب سے شریفانہ طریقہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں ایسی لڑکیوں کو کیسے بہن بنا سکتا ہوں باس۔ آوارہ گرد لڑکیوں کو"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم خود آوارہ گرد ہو' کمینے ہو' ذلیل ہو' سمجھے۔ اب دیکھنا تم اور کتنے سانس لے سکتے ہو۔ تم نے میری توہین کی ہے اب میں تم سے خود ہی نمٹ لوں گی"۔۔۔ روزی راسکل نے عمران کے ہاتھ سے فون کا رسیور اچکتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر رسیور میز پر پھینک کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ٹائیگر۔ یہ تمہاری روزی راسکل تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی راسکل ہوتی جا رہی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ آپ کے پاس کیا کرنے آئی تھی"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناشتہ کرنے۔ کہہ رہی تھی کہ اس کے پاس ناشتہ کرنے کی رقم نہیں ہے اس لئے وہ تمہارے پاس گئی تو تم نے اسے باہر سے ہی

واپس کر دیا۔ چنانچہ شاگرد کے پاس سے ہو کر وہ استاد کے پاس آ گئی اور اب یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ یہاں استادوں کے استاد سلیمان کو اس پر رحم آ گیا اور اسے بھی ناشتہ مل گیا اور اس کا ساتھ دینے کے لئے مجھے بھی کچھ نہ کچھ میسر آ ہی گیا"۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"باس۔ اس نے آپ کی موجودگی میں جو بکواس کی ہے اب اسے اس کا نتیجہ بہرحال بھگتنا پڑے گا"۔۔۔ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ لڑکی کام دے سکتی ہے ٹائیگر۔ ایسے لوگ بعض اوقات ایسے کام کر جاتے ہیں جو عام لوگ نہیں کر سکتے۔ تم ایسا کرو کہ اسے فائر سنڈیکیٹ کی راہ پر لگا دو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ وہاں سے ایسی معلومات حاصل کر کے آئے گی جو اور کوئی نہیں لا سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں سے کیا معلومات حاصل کرنی ہیں باس۔ آپ نے تو کہا تھا کہ مشن ختم ہو گیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن تو واقعی ختم ہو چکا ہے لیکن نجانے کیوں میری چھٹی حس اس بارے میں میرے ساتھ اتفاق نہیں کر رہی مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ مشن ختم نہیں ہوا بلکہ ہمیں کسی نہ کسی انداز میں چکر دیا جا رہا ہے ہو سکتا ہے کہ میرا احساس غلط ثابت ہو لیکن اگر روزی راسکل کو اس کام پر لگا دیا جائے تو اس میں آخر حرج ہی کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کس قسم کی معلومات چاہتے ہیں باس۔ ویسے وہ اسلم کنگ تو

ختم ہو گیا ہے" ---- ٹائیگر نے کہا۔

"اسلم کنگ کے ساتھ سنڈیکیٹ تو ختم نہیں ہو گیا۔ میری معلومات کے مطابق اب اس فائر سنڈیکیٹ کا انچارج کوئی مارشل نامی آدمی کو بنایا گیا ہے جو کارمن نژاد ہے۔ روزی راسکل کو کہو کہ وہ اس مارشل سے تعلقات پیدا کرے اور پھر اس کی نگرانی کے ذریعے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے ہمیں فائدہ ہو" ---- عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میں خود بھی کر سکتا ہوں باس۔ روزی راسکل کو کہنے کی کیا ضرورت ہے" ---- ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری طرف سے وہ اب پوری طرح محتاط ہوں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ اب اگر میں نے روزی راسکل کو ذرا سا بھی منہ لگایا تو پھر اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا" ---- ٹائیگر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر انسان کا اپنا کردار مضبوط ہونا چاہئے۔ پھر اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ سمجھے۔ ہم نے کام لینا ہے اور کام لینے کے لئے گدھے کے سامنے ہاتھ جوڑے جا سکتے ہیں تو روزی راسکل کو ڈیل نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے تم اسے سمجھا دو کہ جب تک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو کر ختم نہیں ہو جاتی وہ تم سے نہ ملے تاکہ فائر سنڈیکیٹ والوں کو پہلے کی طرح یہ شبہ نہ ہو سکے کہ تمہارے ذریعے بات مجھ تک پہنچ سکتی

ہے" ---- عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو آئندہ کوئی شکایت نہیں ہو گی" ---- دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان" ---- عمران نے رسیور رکھتے ہی سخت لہجے میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹھو" ---- عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ سامنے صوفے پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"میں آج ہی اماں بی سے بات کرتا ہوں کہ وہ تمہاری شادی کا فوری بندوبست کریں" ---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے صاحب" ---- سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آج جس طرح فلیٹ میں آنے والی ایک اجنبی لڑکی پر تم ریشہ خطمی ہوئے ہو اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اب صبر کا دامن تمہارے ہاتھ سے چھوٹتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کہ تم خدانخواستہ کسی گناہ کی پستی میں جا گرو تمہاری شادی ہو جانی چاہئے" ---- عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل آپ کے لئے اجنبی ہو سکتی ہے میرے لئے نہیں۔ کیونکہ آپ کی عدم موجودگی میں وہ ایک بار آپ سے ملنے پہلے بھی یہاں آچکی ہے اور اس نے آدھا گھنٹہ میرا سر کھایا اور اس سے باتیں کر کے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ انتہائی بے باک قسم کی لڑکی ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے ہے۔ اس لئے میں نے اس بار بھی اسے اسی انداز میں ٹریٹ کیا تھا لیکن آپ کی بات درست ہے اب میں بھی چاہتا ہوں کہ شادی ہو جانی چاہئے"۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر اماں بی سے بات کرتا ہوں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"انہیں وجہ بھی تو بتا دیجئے گا"۔۔۔۔ سلیمان نے بھی اٹھ کر کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کون سی وجہ"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ روزی راسکل کے آنے اور میری اس سے بات کرنے والی وجہ۔ جس کی بنا پر آپ نے یہ سوچ لیا ہے کہ اب میں گناہ کی دلدل میں گرنے والا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سلیمان سنو۔ ادھر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں اپنے لئے حریرہ بادام تیار کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے کوئی بات

کرنی ہو تو ایک گھنٹے بعد بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ تو معاملہ گڑبڑ لگتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے اخبار اٹھا لیا تھوڑی دیر بعد ہی سلیمان ہاتھ میں چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ نے شاید جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو چائے پلوا کر آپ کا موڈ بنایا جائے تاکہ آپ جا کر بڑی بیگم صاحبہ سے بات کریں"۔۔۔۔ سلیمان نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے معاملہ گڑبڑ لگ رہا ہے اس لئے پہلے وضاحت کرو کہ آخر تم اتنی آسانی سے کیوں رضامند ہو گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میری تو بڑے عرصے سے خواہش ہے لیکن آپ ہی نہیں مان رہے تھے۔ آج خدا خدا کر کے وہ دن آیا ہے کہ آپ خود بڑی بیگم صاحبہ سے بات کرنے پر رضامند ہوئے ہیں اس میں گڑبڑ والی کون سی بات ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری رضامندی کا تمہاری شادی سے کیا تعلق۔ شادی تم نے کرنی ہے یا میں نے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنی شادی کی تو بات ہی نہیں کی۔ اتنا کہا ہے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ شادی ہو جانی چاہئے"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا تو

عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن میں تو تمہاری شادی کی بات کرنے جا رہا تھا۔ اپنی شادی کی بات تو ظاہر ہے میں اماں بی سے کیسے کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بزرگ بڑے سمجھدار ہوتے ہیں۔ فوراً اصل بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں ویسے بھی سعادت مند اولاد براہ راست تو اس معاملے میں بات نہیں کیا کرتی صرف اشارہ ہی کیا کرتی ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا اشارہ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ بزرگ بہرحال اپنی اولاد سے عقل مند ہوتے ہیں اب آپ جا کر جب بڑی بیگم صاحبہ سے میری شادی کی بات کریں گے تو وہ لامحالہ پوچھیں گی کہ اچانک آپ کو اس کا خیال کیوں آگیا اور ظاہر ہے آپ انہیں وجہ بتائیں گے کہ فلیٹ میں آنے والی لڑکی سے میں نے اس انداز میں بات کی ہے تو بڑی بیگم صاحبہ سب سے پہلے آپ سے پوچھیں گی کہ صبح صبح فلیٹ پر آنے والی لڑکی کون تھی اور کیوں آئی تھی بس اتنا اشارہ ہی بزرگوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جب وہ مجھ سے پوچھیں گی تو میں انہیں تفصیل سے بتا دوں گا کہ وہ لڑکی کون ہے اس کا تعلق کس دنیا سے ہے اور وہ کس طرح آپ سے پہلے بھی آچکی ہے اور آپ نے ناشتہ بھی اکٹھے ہی

کیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ بات واضح ہو جائے گی اور پھر بینڈ باجے' نکاح اور ولیمہ۔ جہاں تک میری شادی کا تعلق ہے تو بڑی بیگم صاحب کو معلوم ہے کہ جب تک میری بہن دلربا کی شادی نہیں ہو جاتی میں شادی نہیں کروں گا اور دلربا کا منگیتر ابھی تعلیم مکمل نہیں کر سکا اور چائے پینے کے باوجود اگر آپ بڑی بیگم صاحبہ کے پاس نہ گئے تو پھر مجھے جانا پڑے گا۔ فیصلہ آپ کر لیں"۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے۔ میری بات تو سنو سلیمان۔ میری بات سنو"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سلیمان دوبارہ دروازے پر نمودار ہوا۔

"جی صاحب۔ حکم"۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ دیکھو تمہیں تو معلوم ہے کہ میں کیسا آدمی ہوں اس لئے اماں بی سے جا کر کچھ نہ کہنا ورنہ وہ واقعی میری جان کو آ جائیں گی اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ جب وہ ایک بار فیصلہ کر لیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس فیصلے سے باز نہیں رکھ سکتی"۔ عمران نے بڑے پیار بھرے لہجے میں سلیمان کو پچکارتے ہوئے کہا۔

"آپ کو بھی تو معلوم ہے کہ میں کیسا آدمی ہوں۔ اگر میں گناہ کی پستی میں گر سکتا ہوں تو آپ بھی تو میری طرح انسان ہیں"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری توبہ۔ سو بار توبہ۔ ہزار بار توبہ۔ آئندہ تمہارے متعلق دل

میں کوئی شک نہ لاؤں گا۔ بس اب تو خوش ہو"۔۔۔۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"صرف منہ سے توبہ کرلینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ کسی پر بہتان لگانے کا کفارہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے جناب۔ اور کفارہ جس پر بہتان لگایا جائے اس کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اس لئے اگر آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو پھر توبہ کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی ادا کریں"۔ سلیمان نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ عمران سے کم تو نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں یتیم خانے میں جا کر دس روپے بطور کفارہ چندہ جمع کرا دوں گا۔ تم فکر نہ کرو ابھی تم اماں بی سے کوئی بات نہ کرنا۔ چلو اب تو خوش ہو"۔۔۔۔ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر میز پر خالی پیالی رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا حریرہ اب تک تیار ہو گیا ہو گا میں اسے نوش جان کر لوں۔ پھر چکر لگاؤں گا بڑی بیگم صاحبہ کی طرف۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا مسئلہ بہرحال حل ہو جائے گا اور رہے دس روپے۔ تو آپ دس روپے واقعی کسی یتیم خانے جا کر جمع کرا دیں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بدلے بڑی بیگم صاحبہ تعداد میں یقیناً دس جوتیوں کی کمی کر دیں گی"۔۔۔۔ سلیمان نے چائے کی خالی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ چلو اگر دس کم ہیں تو بیس سہی۔ بس اب تو خوش ہو۔ تم نے تو الٹا مجھے ہی پھنسا دیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بیس کے ساتھ صرف چار صفریں لگا دیں۔ پھر وہ رقم پوری ہو جائے گی جو آپ نے خاکی لفافے میں رکھ کر قالین کے مشرقی کونے کے نیچے رکھی ہوئی ہے۔ چلیں آپ کیا تکلیف کریں گے میں خود ہی جا کر جمع کرا دوں گا۔ آخر آپ کی خدمت کرنا ہی تو میرا فرض ہے"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی ہوئیں واقعی کانوں سے جا لگیں۔

"یہ۔ یہ لفافہ تو آج رات ہی میں نے چھپا کر رکھا تھا۔ پھر تمہیں کیسے اس کے بارے میں معلوم ہوا اور تم نے گنتی بھی کر لی۔ بڑی مشکل سے سوپر فیاض سے وصول کی تھی یہ رقم"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے کمرے کی صفائی بھی تو میرے فرائض میں شامل ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ صفائی ہو گئی"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ تو کرنی ہے تھی۔ صرف آپ کے نوٹس میں لے آتا تھا تاکہ آپ خواہ مخواہ دروازہ بند کر کے قالین نہ الٹتے پھریں اور مجھے پھر قالین سیٹ کرنا پڑے"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یا اللہ۔ صرف شادی کی بات کرنے پر اگر دو لاکھ کا نقصان ہو سکتا ہے تو شادی پر کیا ہو گا۔ میری توبہ۔ میرے ڈیڈی کی توبہ۔ جو آئندہ

شادی کی بات بھی کی"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اسے معلوم تھا کہ روزی راسکل عمران کے فلیٹ سے سیدھی اسی کے پاس آئے گی وہ اب کسی حد تک اس کی طبیعت کو سمجھ گیا تھا اس لئے وہ اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جانا چاہتا تھا۔ ڈریسنگ روم سے وہ ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ کمرے کے دروازے پر جیسے طوفان ٹوٹ پڑا۔

"کون ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے دروازے کے قریب جا کر اونچی آواز میں کہا حالانکہ دروازے پر پڑنے والے مکوں کی ضربوں سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ باہر روزی راسکل ہی ہو گی۔

"میں کہتی ہوں کہ دروازہ کھولو۔ ورنہ میں اسے توڑ دوں گی۔ کھولو دروازہ۔ میں آج تم سے نمٹ کر ہی جاؤں گی۔ کھولو دروازہ"۔ روزی راسکل کی غصے کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے یہ تو روزی راسکل لگتی ہے۔ لیکن یہ اس قدر غصے میں کیوں ہے کیا کسی سے لڑ کر آئی ہے" ـــــ ٹائیگر نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا دروازے پر روزی راسکل غصے سے بگڑا ہوا چہرہ لئے کھڑی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں پر رکھے ہوئے تھے اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"یہ تم نے کیا کہا تھا میرے بارے میں" ـــــ روزی راسکل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے اندر تو آؤ۔ تم نے بھی کمال کر دیا کہ عمران صاحب کے پاس پہنچ گئی تم نہیں سمجھتیں۔ اگر میں عمران صاحب کو تمہارے متعلق ایسی بات نہ کرتا تو وہ مجھے گولی مار دیتے۔ آؤ اندر آجاؤ"۔ ٹائیگر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے نہ صرف مسکراتے ہوئے کہا بلکہ اس کے لہجے میں بھی لگاوٹ موجود تھی۔

"تو کیا تم نے اوپرے دل سے ایسی باتیں کی تھیں" ـــــ روزی راسکل نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اب اس کے لہجے میں وہ پہلے جیسی سختی موجود نہ تھی۔

"دیکھو روزی راسکل۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارے کام میں استاد کی کتنی عزت کی جاتی ہے اس لئے مجبوری تھی" ـــــ ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن پہلے جب میں آئی تھی تو تم نے مجھے اندر آنے کا بھی نہیں کہا تھا۔ کیوں" ـــــ روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"اس وقت میں سو رہا تھا اور سوتے میں اگر کوئی مجھے ڈسٹرب کرے تو میرا موڈ بگڑ جاتا ہے" ـــــ عمران صاحب بھی میرے سوتے ہوئے نہ یہاں آتے ہیں اور نہ مجھے فون کرتے ہیں۔ آؤ بیٹھو۔ کیا پینا پسند کرو گی" ـــــ ٹائیگر نے باقاعدہ کرسی کھینچ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارا رویہ اچانک بدل کیوں گیا ہے۔ کسی خوف کی وجہ سے تو ایسا نہیں کر رہے کیونکہ میں بہرحال یہ فیصلہ کر کے آئی تھی کہ آج تمہاری لاش اس کمرے میں چھوڑ کر جاؤں گی" ـــــ روزی راسکل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم حکم کرو تو میں اپنا گلا خود اپنے ہاتھوں سے کاٹ دوں روزی راسکل۔ نجانے کیا بات ہے کہ تم سے لڑنے کو بھی جی چاہتا ہے اور تمہیں منانے کو بھی۔ حالانکہ آج سے پہلے میں نے کبھی کسی لڑکی کو لفٹ نہیں کرائی۔ بہرحال ہو گا کچھ۔ تم تو شاید عمران صاحب کے ساتھ ناشتہ کر کے آئی ہو۔ میں نے ابھی ناشتہ کرنا ہے تمہارے لئے منگواؤں۔ لیکن خیال رکھنا مجھے شراب پیتی ہوئی لڑکیاں قطعی پسند نہیں ہیں" ـــــ ٹائیگر نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جب سے تم نے کہا ہے میں نے بھی شراب پینی بند کر دی ہے۔

اگر تم شراب پینا پسند نہیں کرتے تو میں بھی نہیں پیئوں گی۔ آخر پسند میں قربانی تو دینا پڑتی ہے لیکن پہلے تم وعدہ کرو کہ آئندہ مجھے شکایت کا موقع نہیں دو گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر کے فقروں نے شاید اس کا سارا غصہ کافور کر دیا تھا۔

"ویری گڈ۔ یہ تو تم نے بہت اچھا کیا۔ پھر اب میں تمہارے لئے جوس منگواتا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ہوٹل کی روم سروس کو اپنے لئے ناشتہ اور روزی راسکل کے لئے جوس کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"تم یہاں ہوٹل میں کیوں رہ رہے ہو۔ ادھر میرے روز کلب میں آ جاؤ۔ تمہارے لئے کلب کی پوری منزل خالی کرا دوں گی"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"دراصل یہاں میرے کلائنٹ آنا پسند کرتے ہیں۔ وہ تمہارے کلب میں نہیں آئیں گے اس طرح میرا سارا کاروبار خراب ہو جائے گا۔ تمہاری اس آفر کا شکریہ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر میں اس ہوٹل میں تمہارے ساتھ کمرہ لے لیتی ہوں"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"ارے ابھی نہیں۔ اگر عمران صاحب کو پتہ چل گیا تو بڑی گڑبڑ ہو جائے گی۔ میں کوئی موقع دیکھ کر عمران صاحب سے اجازت لے لوں گا پھر سہی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم عمران سے اس قدر ڈرتے کیوں ہو۔ وہ تو انتہائی معصوم اور

سیدھا سادھا سا آدمی ہے اور مجھے تو اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ تم اسے استاد کہتے ہو مجھے تو وہ خود کوئی اناڑی لگتا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی انہیں اچھی طرح نہیں جانتی ہو۔ جوانا جیسا آدمی انہیں ماسٹر کہنے پر مجبور ہے۔ بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اسلم کنگ کی جگہ جس آدمی نے لی ہے تم اسے جانتی ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"اسلم کنگ کی جگہ۔ اوہ ہاں۔ ظاہر ہے کسی نے تو اس کی جگہ لی ہو گی لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور تمہیں معلوم کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ضرورت ہے تو کہہ رہا ہوں۔ میں نے معلوم کیا ہے کہ وہ کوئی غیر ملکی ہے جس کا نام مارشل ہے اور یہ مارشل کافرستان کا ایجنٹ ہے اور وہ اب فائر سنڈیکیٹ کو کافرستان کے مفاد میں اور پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو کرتا رہے۔ حکومت پاکیشیا جانے اور فائر سنڈیکیٹ جانے"۔ روزی راسکل نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کم ان"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اس نے ٹائیگر اور روزی راسکل کو سلام کیا اور پھر ناشتے کا سامان اس نے ٹرالی سے اٹھا کر درمیانی میز پر

لگانا شروع کر دیا۔

"جوس کا گلاس مس صاحبہ کو دے دو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے جوس کا گلاس روزی راسکل کی طرف بڑھا دیا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا تو ٹائیگر نے ناشتہ کرنا شروع کر دیا جبکہ روزی راسکل جوس سپ کرنے لگی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر ٹائیگر نے باتھ روم میں جا کر ہاتھ وغیرہ دھوئے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ روزی راسکل بھی اس دوران جوس کا گلاس خالی کر کے میز پر رکھ چکی تھی۔

"دیکھو روزی راسکل۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں سرکاری سرپرستی حاصل ہو جائے۔ معلوم ہے کہ سرکاری سرپرستی اگر تمہیں حاصل ہو جائے تو پھر پولیس تو کیا بڑے بڑے بدمعاش تمہارے نام سے خوفزدہ رہیں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ایک اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سرکاری سرپرستی سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ حکومت ہم جیسے لوگوں کی کیوں سرپرستی کرے گی۔ ہم تو حکومت کے قانون کے خلاف کام کرتے ہیں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"حکومت کی سرپرستی کے بے شمار انداز ہوتے ہیں۔ اب دیکھو۔ عمران صاحب کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف جب ضرورت ہو ان کی خدمات حاصل کر لیتا ہے اس طرح عمران صاحب کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ وہ جب چاہیں ملک کے صدر صاحب سے بات کر لیتے ہیں۔ دنیا کا کون سا کام ہے جو ان کے اشارے پر نہیں ہو سکتا اس طرح

معاشرے میں آدمی کی قدر بن جاتی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے روزی راسکل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں لیکن خیال رکھنا یہ باتیں میں تم پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے بتا رہا ہوں جلد ہی پاکیشیا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کا موضوع انسانی بنیادی حقوق ہے اور اس میں پوری دنیا کے ملکوں کے وفد شامل ہو رہے ہیں جن میں کافرستان کا وفد بھی شامل ہو گا حکومت کو یہ اطلاعات ملی تھیں کہ حکومت کافرستان اس کانفرنس میں شامل ہونے والے کافرستانی وفد کے سربراہ کو اس کانفرنس کے دوران ہلاک کرانا چاہتی ہے تاکہ اس کا الزام پاکیشیا حکومت پر آ جائے جبکہ یہ جگدیش صاحب کافرستان میں ہونے والے آئندہ الیکشن میں کافرستان کے نئے وزیراعظم بنیں گے۔ اس طرح کافرستان کے موجود وزیراعظم ایک سازش کر کے اپنے حریف کا خاتمہ کرا دیں گے اور سارا الزام حکومت پاکیشیا پر ڈال دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس پر دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ جائے اور یہ بات تو تم بھی جانتی ہو کہ دونوں ملکوں کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اس لئے اگر جنگ چھڑ گئی تو ہزاروں لاکھوں انسان ہلاک ہو جائیں گے اور دونوں ملکوں کا اتنا نقصان ہو گا کہ جس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اس جنگ کے دوران میں بھی ہلاک ہو سکتا ہوں اور تم بھی"۔۔۔۔ ٹائیگر

نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بڑی بھیانک سازش ہے۔ پھر"—— روزی راسکل نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"اس سازش کا سرغنہ اسلم کنگ تھا۔ حکومت پاکیشیا نے یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگایا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے یہ کام عمران صاحب کے ذمے لگا دیا۔ جس غیر ملکی کو تم نے ہوٹل کے کمرے میں ہلاک کیا تھا وہ اس سازش کی تفصیلات اسلم کنگ سے حاصل کرنے آیا تھا۔ اس کی ہلاکت کی وجہ سے اصل سازش پکڑی گئی اور پھر تم جانتی ہو کہ اسلم کنگ کو ہلاک کر کے اس سازش کا خاتمہ کر دیا گیا اور حکومت پاکیشیا نے جگدیش صاحب کو خفیہ طور پر تمام تفصیلات بھجوا دیں اور انہوں نے کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اس طرح یہ سازش ختم ہو گئی اور اس کا سارا کریڈیٹ تمہیں جاتا ہے اس لئے عمران صاحب تمہاری قدر کرتے ہیں اب تمہارے آنے کے بعد انہوں نے مجھے فون پر کہا ہے کہ میں اپنے طور پر تم سے درخواست کروں کہ مارشل سے تم دوستی کر لو اور پھر انتہائی محتاط انداز میں یہ معلومات حاصل کرو کہ کہیں کافرستانی حکومت اپنی سازش کے ناکام ہونے پر کانفرنس کے دوران کوئی انتقامی کارروائی تو نہیں کرے گی اگر تم ایسا کرو تو پھر عمران صاحب کے دل میں تمہاری اہمیت بڑھ جائے گی اس کے بعد تمہیں بھی سرکاری سرپرستی حاصل ہو جائے گی اور پھر عمران صاحب وہ بات بھی مان جائیں گے کہ تم یہاں ہوٹل میں

کمرہ لے لو"—— ٹائیگر نے کہا۔

"وہ اب کس قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں"—— روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کسی بھی قسم کی ہو سکتی ہے۔ کانفرنس ہال کو ہی بم سے اڑایا جا سکتا ہے۔ کانفرنس کے شرکاء کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ سو قسم کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ ویسے یہ ضروری نہیں کہ ایسا ہو لیکن ہمیں بہرحال محتاط رہنا چاہئے میں اس لئے سامنے نہیں آنا چاہتا کہ سب کو معلوم ہے کہ میرا تعلق عمران صاحب سے ہے ورنہ یہ کام میں خود کر لیتا"—— ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن میرا تو تم سے تعلق ہے۔ پہلے اسلم کنگ اسی بات پر تو فکر مند تھا"—— روزی راسکل نے کہا۔

"جب کوئی اہم کام سامنے ہو تو قربانیاں تو دینی پڑتی ہیں جب تک کانفرنس ختم نہ ہو جائے تم بظاہر مجھ سے کوئی تعلق نہ رکھنا بلکہ یہ ظاہر کرنا کہ ہمارے درمیان ہمیشہ کے لئے لڑائی ہو چکی ہے"—— ٹائیگر نے کہا۔

"کانفرنس کب ہو رہی ہے"—— روزی راسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں۔ اس طرح صرف دو ہفتے رہ گئے ہیں اور دو ہفتے تو پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے"—— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ٹائیگر۔ نجانے کیا بات ہے کہ تم جو کچھ کہتے ہو میرا دل وہی کچھ کرنے کو کہتا ہے ورنہ میں اب تک اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کی عادی رہی ہوں۔ اسلم کنگ نے مجھے پورے فائر سنڈیکیٹ کی مکمل سربراہی کی آفر کی تھی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا تھا کہ میں کسی کی ماتحت نہیں رہ سکتی لیکن تم شاید دنیا میں واحد آدمی ہو کہ تمہاری ماتحتی کرنے پر بھی مجھے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ تم بس حکم کرو کہ مجھے کیا کرنا ہو گا پھر دیکھنا کہ میں تمہارا حکم کیسے بجا لاتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کا چہرہ ایک لمحے کے لئے بگڑ گیا لیکن پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تمہارا سوشل سٹیٹس بڑھے۔ تم بس اس مارشل سے دوستی کر لو اور معلوم کرو کہ کہیں حکومت کافرستان نے اس کانفرنس کے لئے اسے کوئی خفیہ ہدایات تو نہیں دیں۔ اگر دی ہیں تو وہ کیا ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں معلومات چاہیں مل جائیں گی اور انہیں میں کس طرح حاصل کرتی ہوں یہ میرا کام ہے۔ اس بارے میں تمہیں ہدایات دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تو صرف ایک مشورہ دے رہا تھا تم ویسے سمجھدار ہو لیکن یہ بتا دوں کہ یہ لوگ ان معاملات میں حد درجہ سفاک ہوتے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم کسی الجھن میں پھنس جاؤ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے یہ بات کر کے میرے دل کو مسرت سے بھر دیا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ روزی راسکل کو کوئی الجھن میں نہیں پھنسا سکتا۔ اب میں چلتی ہوں۔ پھر ملاقات ہو گی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فار یو آل سو"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کانفرنس ختم ہونے دو۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ نانسنس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ باہر جانے کے لئے اپنا مخصوص لباس پہن سکے۔

رات کافی ڈھل چکی تھی لیکن کافرستان کے وزیراعظم اپنے خصوصی دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی طرف دیکھتے اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ انہیں اس سرخ رنگ کے فون پر کسی اہم ترین کال کا شدت سے انتظار ہے پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا وزیراعظم کی بے چینی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر میز کے پیچھے موجود اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— وزیراعظم صاحب نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"راجیش پاٹل بول رہا ہوں جناب" ——— دوسری طرف سے

راجیش پاٹل کی مطمئن سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے راجیش" ——— وزیراعظم نے تیز لہجے میں کہا۔

"وکٹری جناب۔ سب کام ہماری مرضی اور منشا کے مطابق ہو چکا ہے کل نتیجہ سامنے آ جائے گا" ——— راجیش پاٹل نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ تفصیل" ——— پرائم منسٹر نے اسی طرح بے چین لہجے میں کہا۔

"ٹھاکر نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ وہ اس وقت لائن پر ہے کیونکہ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ لائن پر ہی رہے آپ اس سے براہ راست بات کر لیں تاکہ اگر آپ اس سلسلے میں کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو وہ اس کا جواب دے سکے" ——— راجیش پاٹل نے کہا۔

"اس کی فون لائن تو محفوظ ہے ناں" ——— وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر" ——— راجیش پاٹل نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤ بات" ——— وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ میں ٹھاکر بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹھاکر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے تفصیل بتائیں" ——— وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ صبح کانفرنس کی افتتاحی نشست ہے جس کی صدارت پاکیشیا کے صدر کر رہے ہیں۔ کارمن وفد یہاں کے ہوٹل سی روز میں ٹھہرا ہوا ہے اس وفد میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں۔ وفد کے

سربراہ معروف کارمن ادیب سر آسٹر ہیں۔ کانفرنس ہال میں سر آسٹر اور ان کے وفود کی نشستیں ڈائس کے بالکل قریب ہیں۔ مارشل کا قدوقامات سر آسٹر جیسا ہے۔ ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اس لئے آج کی نشست کے اختتام کے بعد ڈنر کے دوران جب سر آسٹر اپنی عادت کے مطابق باتھ روم میں گئے تو ہمارے آدمی وہاں موجود تھے۔ باتھ روم میں سر آسٹر کو بے ہوش کر کے خفیہ طور پر نکال لیا گیا اور اس کی جگہ مارشل نے جو پہلے سے اس کام کے لئے تیار تھا لے لی۔ مارشل اس دوران سر آسٹر کی عادات و اطوار کو بھی اچھی طرح فلموں کے ذریعے چیک کر چکا تھا اور اس نے ان کے لہجے اور آواز کی بھی انتہائی کامیاب نقل کرنے کی پریکٹس بھی کر لی ہے جب باتھ روم سے مارشل سر آسٹر کے روپ میں واپس ڈنر میں گیا تو کوئی بھی اس تبدیلی کو نہ پہچان سکا اور ڈنر بخیرو خوبی ختم ہو گیا اور مارشل وفد کے ساتھ وہاں سے ہوٹل اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے کمرے میں پہلے ہی ایکس زیرو ون ریز پسٹل پہنچا دیا گیا تھا۔ میں نے فون پر سر آسٹر سے ایک صحافی کے روپ میں کوڈ بات کی تو مارشل نے کہا کہ سب کچھ اوکے ہے اور ریز پسٹل بھی اس نے حاصل کر لیا ہے اب صبح کو یہ ریز پسٹل وہ ساتھ لے کر کانفرنس ہال میں جائے گا اور پھر اطمینان سے اس کی مدد سے پاکیشیا کے صدر صاحب کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ ریز پسٹل پر ایسا مخصوص میٹریل چڑھایا گیا ہے کہ کوئی بھی چیکنگ مشین اسے چیک نہیں کر سکتی۔ ویسے بھی کانفرنس ہال میں وفود

کی کوئی چیکنگ نہیں ہو رہی سب کچھ نارمل طریقے سے ہو رہا ہے اس کے باوجود ہم نے ہر طرح کا خیال رکھا ہے"۔۔۔۔۔ ٹھاکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب مارشل صدر پر فائر کرے گا تو ظاہر ہے وہ پکڑا جائے گا اس کے بعد تو سب کچھ کافرستان پر آ جائے گا اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں کیونکہ میں نے خصوصی طور پر اس سلسلے میں راجیش پاٹل کو ہدایات دی تھیں"۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ اس سلسلے میں باقاعدہ انتظامات کر لئے گئے ہیں اس ریز پسٹل میں خفیہ طور پر ایسا سسٹم موجود ہے کہ جیسے ہی اس سے فائر ہو گا اس کے ساتھ ہی خود بخود بیک فائر بھی ہو جائے گا۔ مطلب یہ کہ جیسے ہی صدر پاکیشیا ہلاک ہوں گے اس کے ساتھ ہی مارشل بھی خود بخود ہلاک ہو جائے گا اور یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ مارشل بہرحال کارمن نژاد ہے اس لئے کسی طور پر بھی کافرستان پر الزام نہ آئے گا"۔۔۔۔۔ ٹھاکر نے کہا۔

"اس مارشل کو اس سسٹم کا علم تو نہیں ہو جائے گا"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"نو سر۔ وہ لاکھ چاہے کوشش کرے اسے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ پسٹل اسی مقصد کے لئے خصوصی طور پر تیار کرایا گیا ہے اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔ ٹھاکر نے جواب دیا۔

"لیکن اسے بھی تو یہ خیال آ سکتا ہے کہ پاکیشیا کے صدر کو ہلاک کرنے کے بعد وہ خود کس طرح بچ سکے گا۔ اسے تم لوگوں نے کس طرح مطمئن کیا ہے"——— وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب۔ ایکس زیرو ون ریز پسٹل میں سے نکلنے والی ریز انسانی آنکھوں سے نہیں دیکھی جا سکتیں اور مارشل کو بھی اس کا علم ہے چنانچہ جب مارشل فائر کرے گا تو نہ ہی اس فائر کی کوئی آواز نکلے گی اور نہ ہی ریز جاتی ہوئی دکھائی دے گی البتہ صدر صاحب کے جسم کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔ مارشل کی نشست ہال میں اس جگہ پر ہے کہ مارشل کو ریز پسٹل بلند کرنے کی بھی ضرورت نہیں پیش آئے گی اور وہ فائر کرتے ہی پسٹل کو بجلی کی تیزی سے چھپا لے گا اس طرح اسے کوئی چیک نہ کر سکے گا اور صدر صاحب کی ہلاکت کے ساتھ ہی وہاں افراتفری پیدا ہو جائے گی اس لئے مارشل اپنے تحفظ کے سلسلے میں پوری طرح مطمئن ہے یہ اور بات ہے کہ صدر کے ساتھ ساتھ مارشل کے جسم کے بھی پرخچے اڑ جائیں گے"——— ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ وری گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ تو اس کانفرنس کو چیک نہیں کر رہی"——— وزیر اعظم نے پوچھا۔

"نو سر۔ ہم نے خاص طور پر چیکنگ کی ہے۔ خاص طور پر اس عمران کی تو انتہائی سختی سے نگرانی کی جا رہی ہے اس نے کانفرنس کی

تمام نشستوں کے دوران کانفرنس ہال کا رخ تک نہیں کیا"——— ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صبح جب یہ خبر حتمی طور پر سنی جائے گی تو پھر تمہیں اور راجیش پائل دونوں کو کافرستان کے اعلیٰ ترین اعزاز دیئے جائیں گے"——— وزیر اعظم نے انتہائی مسرور لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر"——— ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور وزیر اعظم نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا اب ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ کرسی سے اٹھے اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

وسیع و عریض کانفرنس کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ آج کانفرنس کی اختتامی نشست تھی اور اس نشست کی صدارت پاکیشیا کے صدر صاحب کر رہے تھے اس لئے ہال میں اور ہال کے باہر سیکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے مندوبین کی آمد سے پہلے ہال کی نشستوں اور ہال کے کونے کونے کی انتہائی سخت چیکنگ کی گئی تھی اس کے علاوہ مندوبین کو ہال میں داخل ہونے کے لئے ایک راہداری سے گزارا جاتا تھا جس میں انتہائی جدید ترین چیکنگ مشین خفیہ طور پر نصب کی گئی تھی تاکہ مندوبین جب اس راہداری سے گزریں تو ان کی خودبخود چیکنگ ہو جائے۔ کیونکہ معزز مندوبین کی عام طریقے سے چیکنگ یا تلاشی ان کی توہین کے مترادف تھی اس لئے ایسے جدید انتظامات کئے گئے تھے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں پوری دنیا سے وفود شرکت کر رہے تھے

جنہیں مختلف اعلیٰ ہوٹلوں میں ٹھہرایا گیا تھا۔ صبح دس بجے وفود کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ کانفرنس کی اختتامی نشست کا باقاعدہ آغاز ایک بجے ہونا تھا اور پھر یہ کانفرنس شام چھ بجے تک جاری رہنی تھی۔

"مارشل سر آسٹر کے روپ میں ہوٹل سی روز سے اپنے وفد کے ساتھ حکومت کی طرف سے بھیجی گئی ایک کوچ میں سوار کانفرنس ہال کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا اس وفد میں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ مارشل سر آسٹر کے روپ میں سب سے آگے والی نشست پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی نشست پر دونوں عورتیں مسز جیسفر اور مس فلاور بیٹھی ہوئی تھیں۔ مسز جیسفر ادھیڑ عمر تھیں جبکہ مس فلاور نوجوان تھیں۔ عقبی سیٹوں پر وفد کے باقی ارکان موجود تھے۔ مسز جیسفر نے آج کی اختتامی نشست میں مقالہ پڑھنا تھا اس لئے وہ فائل کھولے اپنے مقالے کی نوک پلک ٹھیک کرنے میں مصروف تھیں۔ سر آسٹر چونکہ افتتاحی نشست میں اپنا مقالہ پڑھ چکے تھے اس لئے مارشل اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ مخصوص ریز پسٹل مارشل کی کوٹ کی ایک خفیہ جیب میں موجود تھا اسے ہوٹل سے چلنے سے پہلے فون پر بتا دیا گیا تھا کہ گو حکومت نے ہال سے پہلے ایک راہداری میں چیکنگ کی جدید ترین مشین خفیہ طور پر نصب کر رکھی ہے لیکن جو میٹریل اس ریز پسٹل پر موجود تھا اس کی وجہ سے یہ ریز پسٹل ان مشینوں کے ذریعے بھی چیک نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے مارشل پوری طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ کوچ مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی کانفرنس ہال کے احاطے میں

داخل ہوئی اور پھر ایک مخصوص جگہ کی طرف بڑھ کر ایک جگہ پر رک گئی اس کے ساتھ ہی حکومت کے دو نمائندے آگے بڑھے اور انہوں نے انتہائی مودبانہ انداز میں مارشل اور وفد کے دوسرے اراکین کو نیچے اتر آنے کا کہا تو مارشل مسکراتا ہوا نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی وفد کے دوسرے ارکان بھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔

"ادھر سر۔ ادھر سے تشریف لے جائیں" ——— ایک سیکورٹی آفیسر نے مارشل سے مخاطب ہو کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

"کیا آج نئے انتظامات کئے گئے ہیں" ——— مارشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آج صدر صاحب تشریف لا رہے ہیں اس لئے سیکورٹی کے انتظامات تو کرنے ہی پڑتے ہیں سر" ——— سیکورٹی آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اطمینان سے قدم بڑھاتے ہوئے راہداری کی طرف بڑھ گئے سیکورٹی آفیسر راہداری کے آغاز تک ان کے ساتھ آیا پھر وہ رک گیا اور مارشل نے دھڑکتے ہوئے دل سے راہداری میں قدم رکھا۔ بظاہر وہ اپنے آپ کو بڑا مطمئن ظاہر کر رہا تھا چونکہ اسے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ یہاں موجود مشین بھی ریز پلسٹل کو چیک نہ کر سکے گی لیکن اس کے باوجود اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا لیکن جب اس نے دو تین قدم آگے بڑھائے تو اسے اطمینان سا ہو گیا۔

"سر آسٹر خیریت۔ آپ آہستہ ہو گئے ہیں" ——— مس فلاور نے مسکراتے ہوئے سر آسٹر سے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ سیکورٹی کے انتظامات بھی کئے جاتے ہیں لیکن آنے والی موت کو پھر بھی کوئی نہیں ٹال سکتا۔ جب موت آتی ہے تو سب انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں" ——— مارشل نے سر آسٹر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر موت تو واقعی نہیں ٹل سکتی لیکن انتظامات تو پھر بھی کرنے ہی پڑتے ہیں کیونکہ یہ کسی کو بھی نہیں معلوم کہ موت نے کس وقت آنا ہے" ——— مس فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا اب وہ اس لڑکی کو کیسے بتاتا کہ اور کسی کی موت آئے یا نہ آئے لیکن پاکیشیا کے صدر کی موت بہرحال آ چکی ہے اور اٹل ہے۔ راہداری سے گزرنے کے بعد جب مارشل اور اس کا وفد ہال میں داخل ہوئے تو مارشل کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ ہال میں موجود افسران نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی سیٹوں تک ان کی رہنمائی کی۔ مارشل کو چونکہ پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ اس کی سیٹ کون سی ہے اس لئے وہ اطمینان سے جا کر سیٹ پر بیٹھ گیا ایک قطار میں دو سیٹیں تھیں اور ہر سیٹ کے سامنے باقاعدہ ڈیسک بنایا گیا تھا تاکہ اگر کوئی آدمی نوٹس لینا چاہے یا کاغذات رکھنا چاہے تو اسے آسانی ہو۔ ہر ڈیسک کے اوپر والی سطح کے نیچے ایک گہرا

خانہ بنا ہوا تھا مارشل اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر مسز جیسفر بیٹھی تھیں اور وہ مسلسل اپنے مقالے کے کاغذات پڑھنے کی طرف متوجہ تھی۔ ان کے عقب میں مس فلاور کے ساتھ ایک مرد تھا اور ان کے عقب میں وفد کے دوسرے ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ڈائس پر ایک طرف روسٹرم رکھا ہوا تھا جس پر مائیک لگے ہوئے تھے۔ روسٹرم کو دیکھ کر مارشل بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ روسٹرم کی ساخت دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اسے بلٹ پروف بنایا گیا ہے لیکن وہ جس اینگل پر موجود تھا وہاں روسٹرم کے پیچھے کھڑے ہونے والے شخص کی ایک سائیڈ واضح طور پر نظر آتی تھی۔ روسٹرم کے ساتھ ہی ڈائس پر ایک بڑی میز اور اس کے پیچھے تین اونچی نشست والی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ہال میں مسلسل وفود داخل ہو رہے تھے اور ہال آہستہ آہستہ بھرتا چلا جا رہا تھا۔ مارشل مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر جب ہال پوری طرح بھر گیا تو ہال کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر کی آمد کا اعلان ہوا اور ڈائس کے پیچھے بنے ہوئے ایک دروازے سے صدر صاحب اچانک نمودار ہوئے اور ان کے ڈائس پر آتے ہی ہال میں موجود ہر شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ صدر صاحب ڈائس پر رکھی ہوئی درمیانی کرسی پر بیٹھ گئے تو ان کی ایک سائیڈ پر پاکیشیا کے چوٹی کے سماجی کارکن رانا جواد بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری سائیڈ پر کانفرنس کے سیکرٹری۔ اور پھر تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کی اس افتتاحی نشست کا آغاز ہوا۔ کلام پاک کی تلاوت کے

بعد سیکرٹری نے چند رسمی باتیں کرنے کے بعد کانفرنس کے اس اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز کیا اور سب سے پہلے اس نے جس کو مقالہ پڑھنے کے لئے بلایا وہ مارشل کے ساتھ بیٹھی ہوئی مسز جیسفر ہی تھیں۔ مسز جیسفر اپنے نام کا اعلان ہوتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ڈائس کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ سیکرٹری اب مسز جیسفر کی تعلیم اور سماجی خدمات کی تفصیل بتا رہا تھا اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ مارشل بھی ساتھ ساتھ تالی بجا رہا تھا اور پھر تالی بجاتے بجاتے اس نے واقعی بجلی کی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے چھوٹا سا ریز پسٹل جس پر سفید رنگ کے سلکی میٹریل کا غلاف چڑھا ہوا تھا نکالا اور اسے ڈیسک کے خانے میں دھکیل دیا۔ مسز جیسفر جب تک روسٹرم تک نہ پہنچ گئیں۔ ہال میں موجود ہر شخص تالیاں بجاتا رہا اور مارشل نے بھی ریز پسٹل خانے میں رکھ کر دوبارہ تالی بجانی شروع کر دی اور ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا کہ کسی نے اس کی اس حرکت کو تو مارک نہیں کیا لیکن کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہ تھا وہ سب ڈائس کی طرف ہی متوجہ تھے اور پھر مسز جیسفر نے اپنا مقالہ پڑھنا شروع کر دیا اور مارشل نے ہاتھ ڈیسک کے اندر کر کے غلاف کو غیر محسوس انداز میں کھولنا شروع کر دیا تاکہ اس میں سے ریز پسٹل باہر نکال سکے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس نے ریز پسٹل کو ویسے ہی اندر رہنے دیا وہ جلدی کر کے اس موقع کو ضائع نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا رہا۔ ویسے

بھی اسے اب کرنا ہی کیا تھا چھوٹے سے ریز پسٹل کو ہاتھ میں چھپا کر اس نے فائر ہی کرنا تھا اور کسی کو پتہ بھی نہ چلتا اور مشن مکمل ہو جاتا۔ فی الحال وہ فائر بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ صدر صاحب جس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اپنی سیٹ سے وہ انہیں صحیح طور پر ٹارگٹ بھی نہ بنا سکتا تھا۔ اسے صدر صاحب کی تقریر کا انتظار کرنا تھا۔ جب وہ تقریر کرنے کے لئے روسٹرم کے پیچھے کھڑے ہوتے اس وقت وہ آسانی سے انہیں ٹارگٹ بنا سکتا تھا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا مسز جیسفر کا مقالہ سننے میں مصروف تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران کا زیادہ تر وقت اپنے فلیٹ پر ہی گزرتا تھا اس وقت بھی وہ لنچ کے بعد قیلولہ کے لئے اٹھنے کا سوچ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے حسب عادت بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ روزی راسکل نے انتہائی دہشت خیز خبر دی ہے بین الاقوامی کانفرنس میں فائر سنڈیکیٹ کا موجودہ سربراہ مارشل میک اپ میں انتہائی خطرناک ریز پسٹل سمیت داخل ہو چکا ہے اور کانفرنس کی اس اختتامی نشست کی صدارت پاکیشیا کے صدر صاحب کر رہے ہیں اور اس کا ٹارگٹ بھی پاکیشیا کے صدر صاحب ہیں"۔ ٹائیگر

نے انتہائی وحشت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیسے ہال میں داخل ہو سکتا ہے میں نے معلوم کرا لیا تھا ہال میں داخلے سے پہلے ہر شخص کو چیکنگ راہداری سے گزرنا ہو گا جس میں انتہائی جدید ترین چیکنگ مشین نصب ہے۔ روزی راسکل نے اپنی عادت کے مطابق ویسے ہی شیخی مارنے کے لئے یہ بات کی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے بھی اس سے یہی بات کی تھی لیکن وہ قسمیں کھا رہی ہے کہ اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"کہاں ہے روزی راسکل۔ کیا اس نے تمہیں فون کیا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس نے کسی پبلک فون بوتھ سے فون کیا تھا۔ میں ہوٹل تھری سٹار سے فون کر رہا ہوں اس نے نجانے کس طرح مجھے یہاں ٹریس کر لیا۔ اب اس نے کہا ہے کہ وہ خود تھری سٹار ہوٹل آ رہی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جیسے ہی وہ تمہارے پاس پہنچے مجھ سے اس کی بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چیف سیکورٹی آفیسر راؤ سکندر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ

قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ سے پہلے سیکرٹ سروس کے چیف کے حوالے سے بات ہو چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مجھے یاد ہے سر۔ حکم فرمایئے سر"۔۔۔۔ راؤ سکندر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب ہال میں جا چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر اور کانفرنس کی کارروائی شروع ہو چکی ہے سر"۔ راؤ سکندر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جس راہداری میں چیکنگ مشین نصب کر رکھی ہے اس میں میک اپ چیک کرنے والی ریز مشین بھی ہے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میک اپ چیک کرنے والی ریز مشین۔ نو سر۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے تو صرف اسلحہ چیک کرنا تھا اس کانفرنس میں میک اپ کر کے کس نے آنا تھا سر"۔۔۔۔ راؤ سکندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون کون سی مشینیں نصب ہیں تفصیل تو ہو گی آپ کے پاس"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ چھ مشینیں ہیں سر۔ میں تفصیل بتاتا ہوں سر۔ ایک منٹ"۔ راؤ سکندر نے جواب دیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے مشینوں کے نام اور ان کی رینج بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ کانفرنس کس وقت ختم ہونی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"چھ بجے شام کو جناب"۔۔۔۔ راؤ سکندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تھینک یو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ جن مشینوں کی تفصیل اس چیف سیکورٹی آفیسر نے بتائی تھی وہ واقعی جدید ترین تھیں اور ان سے بچ کر کسی قسم کا اسلحہ اندر نہ جا سکتا تھا چاہے یہ اسلحہ بارودی ہو یا شعاعی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ روزی راسکل نے ٹائیگر کو مرعوب کرنے کے لئے یہ بات گھڑی ہے۔ وہ ایک بار پھر قیلولہ کرنے کے لئے اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ عمران کی توقع کے عین مطابق دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"وہ تمہاری روزی راسکل پہنچ گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ فوری طور پر آپ سے خود ملنا چاہتی ہے اس نے کہا ہے کہ صدر پاکیشیا کی جان اس وقت شدید خطرے میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کی جان اب بھی بچ سکتی ہے لیکن اس کے لئے اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں اسے لے کر

آ رہا ہوں فلیٹ پر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب تو اس کا نام روزی راسکل کی بجائے روزی عیارہ رکھ دینا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب اس کے قیلولہ کرنے والا پروگرام مکمل نہ ہو سکتا تھا سلیمان بھی اس وقت موجود نہ تھا۔ وہ لنچ کے برتن سمیٹنے کے بعد کسی کام سے چلا گیا تھا تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اسے معلوم تھا کہ سلیمان باہر سے دروازہ بند کر گیا ہو گا تاکہ باہر سے اسے کوئی نہ کھول سکے۔ جبکہ اندر سے بھی مخصوص انداز میں ہینڈل گھمانے کے بعد ہی دروازہ کھل سکتا تھا۔ عمران نے دروازے کے قریب جا کر ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر روزی راسکل اور ٹائیگر کھڑے تھے۔ ٹائیگر کے چہرے پر وحشت اور پریشانی نمایاں تھی جبکہ روزی راسکل کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"آؤ آؤ۔ ویسے جوڑی بڑی شاندار ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس۔ معاملات واقعی بے حد خراب ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اندر آتے ہوئے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کیا روزی راسکل نے انکار کر دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزی راسکل کے اندر آنے پر اس نے دروازہ

بند کر کے ہینڈل لگا دیا تاکہ سلیمان جب واپس آئے تو اسے وہ خود ہی کھول لے۔ اس لئے اس نے چٹخنی نہ لگائی تھی۔ ورنہ عام طور پر وہ اندر سے چٹخنی لگاتے تھے تاکہ کسی بھی طرح دروازہ باہر سے نہ کھولا جا سکے۔

"انکار۔ کیسا انکار" ــــ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"شادی سے" ــــ عمران نے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"ابھی میں نے شادی کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ اس لئے اقرار یا انکار کا کیا سوال۔ ویسے جب میں نے ارادہ کر لیا تو پھر ٹائیگر کی یہ جرات ہی نہ ہو گی کہ انکار کر سکے" ــــ ٹائیگر کے جواب سے پہلے ہی روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے میں سمجھا تم نے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ٹائیگر معاملات خراب ہونے کی بات کر رہا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ ڈریسنگ روم میں پہنچ گئے۔

"باس۔ روزی راسکل نے جو کچھ بتایا ہے اس سے معاملات واقعی بیحد سیریس ہیں۔ صدر صاحب کی جان اس وقت شدید خطرے میں ہے" ــــ ٹائیگر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بتایا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ روزی راسکل کا مطمئن چہرہ اور اس کے چہرے پر پھیلی

ہوئی پراسرار سی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ اس نے واقعی ٹائیگر کو احمق بنایا ہے اور ویسے بھی وہ چیف سیکورٹی آفیسر ہے پوچھ گچھ کر کے اپنا اطمینان کر چکا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

"تم بتاؤ روزی راسکل" ــــ ٹائیگر نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ٹیپ نکال کر اس نے درمیانی میز پر رکھ دیا۔

"یہ ٹیپ سن لو۔ پھر تمہیں خود ہی یقین آ جائے گا میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے یا نہیں" ــــ روزی راسکل نے کہا تو عمران نے چونک کر ٹیپ اٹھایا اس کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہے اس ٹیپ میں" ــــ عمران نے پوچھا۔

"پہلے سن لو اسے۔ پھر پوچھنا" ــــ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اٹھا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا اس نے سپیشل روم سے ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور واپس ڈرائینگ روم میں آ کر اس نے ٹیپ ریکارڈر کو میز پر رکھا اور روزی راسکل کا ٹیپ اٹھایا اور اسے ریکارڈر میں ایڈجسٹ کیا اور پھر ٹیپ کا بٹن آن کر دیا دوسرے لمحے ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو" ــــ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کارمن نژاد ہے۔

"ٹی ون بول رہا ہوں" ــــ ایک اور آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ مقامی تھا۔

"اوہ آپ۔ کیا یہ کال محفوظ ہے"۔۔۔۔ پہلے نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ٹارگٹ کی اہمیت کی وجہ سے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہال سے پہلے ایک راہداری میں سرچ مشینیں نصب کی گئی ہیں لیکن میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہے ان میں نہ ہی میک اپ چیک کرنے والی مشین ہے اور نہ ایسی مشین ہے جو سی ایم کو چیک کر سکے اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ سی ایم میں بند ہے اس لئے تم پوری طرح اطمینان رکھنا۔ کسی قسم کی گھبراہٹ سے تم پر شک بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں تمہاری جامہ تلاشی بھی لی جا سکتی ہے"۔ مقامی آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں"۔ کارمن نژاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پوری ہوشیاری سے مشن مکمل کرنا۔ وش یو گڈ لک"۔ مقامی آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کن کے درمیان باتیں ہو رہی تھیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس گفتگو میں بہرحال ہال اور اس سے باہر راہداری۔ اس میں نصب مشینری اور ٹارگٹ اور مشن کے الفاظ سے وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ یہ بات چیت بین الاقوامی کانفرنس کے سلسلے میں ہو رہی ہے اور یہ اس کی اختتامی نشست کے بارے میں ہے جو اس وقت جاری تھی اس لئے اس کے لہجے میں

خود بخود ٹائیگر کی طرح تشویش کے آثار ابھر آئے تھے کیونکہ اس ٹیپ سے معلوم ہوتا تھا کہ واقعی گڑبڑ موجود ہے۔

"جس نے کال رسیو کی ہے وہ مارشل ہے۔ اسلم کنگ کے بعد فائر سنڈیکیٹ کا نیا سربراہ"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی طرح مسکراتے ہوئے اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مارشل۔ اوہ ہاں۔ میں نے سنا تھا کہ وہ کارمن نژاد ہے اور بولنے والے کا لہجہ بتا رہا ہے کہ واقعی کارمن نژاد ہے۔ دوسرا کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اب اس کے چہرے پر بھی بے اختیار زلزلے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"دوسرے کا نام ٹھاکر ہے اور کافرستان کا ایجنٹ ہے"۔ روزی راسکل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ کہاں ہے یہ مارشل اور ٹھاکر"۔ عمران نے واقعی وحشت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے اب خطرے کا بھرپور اور حقیقی احساس ہو گیا تھا۔

"مارشل کسی کے میک اپ میں اس وقت کانفرنس ہال میں موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس کے پاس ایکس زیرو ون ریز پسٹل ہے جس سے نکلنے والی شعاع انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور نہ ہی اس سے فائر ہوتے وقت کوئی دھماکہ ہوتا ہے اور نہ آواز نکلتی ہے۔ بس صدر پاکیشیا کے جسم کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایکس زیرو ون ریز پلسل۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ جلدی بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ۔ کس میک اپ میں ہے مارشل۔ جلدی بتاؤ ورنہ پاکیشیا کے صدر واقعی ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ مجھے تو ٹائیگر نے کہا تھا کہ میں معلومات حاصل کروں اور میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اب یہ کام تم خود ہی کرو"۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیا۔

"سنو روزی راسکل۔ یہ وقت مذاق کرنے کا نہیں ہے اور نہ ہی اتنا وقت ہے کہ تم پر جرح کر کے تم سے سب کچھ معلوم کیا جائے پاکیشیا کے صدر کی جان شدید خطرے میں ہے اور کافرستان اس لئے صدر کی جان لینا چاہتا ہے تاکہ پاکیشیا کو ترقی سے روکا جا سکے اس لئے جو کچھ تمہیں معلوم ہے جلدی سے بتاؤ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام"۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"روزی پلیز"۔۔۔ ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو کہتے تھے کہ تمہارا استاد بڑی صلاحیتوں کا مالک ہے میری منت کرنے کی بجائے اسے کہو کہ خود جا کر سب کچھ معلوم کرے"۔ روزی راسکل نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت نیچے فرش پر

جا گری۔ عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ نیچے گرتے ہی روزی راسکل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھا اور پھر پیر کو موڑ دیا تو اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی روزی راسکل کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پیر ہٹا لو۔ مم۔ میں مر جاؤں گی۔ میں بتاتی ہوں۔ بتاتی ہوں میں"۔۔۔ روزی راسکل نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ الفاظ اس کے حلق سے انتہائی مشکل سے نکل رہے ہوں تو عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر روزی راسکل کو بازو سے پکڑا اور اٹھا کر دوسری کرسی پر بٹھا دیا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ تم پر یہ حربہ استعمال کروں لیکن وقت بیحد نازک ہے جلدی بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ روزی راسکل نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنا گلہ مسلا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے روزی راسکل پر۔ تم نے"۔ اچانک روزی راسکل نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران ابھی تک کھڑا تھا۔ دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح روزی راسکل کا بازو گھوما لیکن دوسرے لمحے روزی راسکل ایک بار پھر چیختی ہوئی ہوا میں اچھلی اور قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری۔ عمران نے اس کے بازو کو راستے میں ہی نہ صرف روکا تھا بلکہ اس نے دوسرے ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھال کر فرش پر پٹخ دیا تھا۔ روزی راسکل نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم ساکت پڑا ہوا تھا۔ وہ حرکت ہی نہ کر رہی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ میرا جسم۔ یہ" ---- روزی راسکل کے حلق سے خوفزدہ سی آواز نکلی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں روزی راسکل کہ سب کچھ بتا دو ورنہ ابھی تمہاری روح بھی بول پڑے گی لیکن تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جاؤ گی" ---- عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ میں بتاتی ہوں۔ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ کافرستان کی سازش میں نے ناکام بنا دی ہے۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے معاف کر دو۔ نجانے تم نے کیا کیا ہے کہ میں انگلی بھی نہیں ہلا سکتی۔ روزی راسکل انگلی بھی نہیں ہلا سکتی" ---- اچانک روزی راسکل نے روتے ہوئے لہجے میں کہا اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے تھے شاید اپنی بے بسی پر وہ رو رہی تھی عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس بار ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے واپس

صوفے پر بٹھا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا جادو ہے۔ اب تو میرا جسم حرکت کرنے لگا ہے۔ یہ۔ یہ کیا ہے" ---- روزی راسکل نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جلدی بتاؤ روزی راسکل۔ میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ جلدی بتاؤ سب کچھ" ---- عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتاتی ہوں۔ بتاتی ہوں۔ فکر مت کرو۔ میں نے پہلے ہی سارا بندوبست کر لیا تھا۔ میں بھی پاکیشیا کی شہری ہوں اور میں بھلا یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ کافرستان اپنی سازش میں کامیاب ہو جائے"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ تفصیل بتاؤ" ---- عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مارشل نے کارمن وفد کے سربراہ سر آسٹر کا میک اپ کیا ہوا ہے کل جب کانفرنس کی نشست ختم ہوئی تو رات کو کانفرنس کے شرکاء کے اعزاز میں ڈنر تھا مارشل پہلے سے تیار ہو کر وہاں پہنچ چکا تھا ٹھاکر کے آدمی بھی تیار تھے۔ سر آسٹر دعوت کے دوران جب باتھ روم گئے تو ٹھاکر کے آدمیوں نے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کر لیا اور اس کی جگہ مارشل نے لے لی اور پھر وہ سر آسٹر کے میک اپ میں ہوٹل اپنے کمرے میں پہنچ گیا جبکہ سر آسٹر کو ٹھاکر نے اپنے اڈے پر رکھ لیا سر

آسٹر کے کمرے میں پہلے ہی ریز پسٹل ایک مخصوص کپڑے کے غلاف میں لپیٹ کر رکھ دیا گیا تھا اور پھر مارشل اسے جیب میں ڈال کر کانفرنس میں چلا گیا اور اب بھی وہیں موجود ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں نے اس ریز پسٹل کی جگہ اس کپڑے میں کھلونے والا ریز پسٹل رکھ دیا تھا اور اس وقت مارشل کے پاس وہی کھلونے والا ریز پسٹل ہے۔ اصل پسٹل میرے پاس ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف سیکورٹی آفیسر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی چیف سیکورٹی آفیسر راؤ سکندر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں راؤ سکندر صاحب۔ کارمن وفد کے سربراہ سر آسٹر کے میک اپ میں کافرستانی ایجنٹ مارشل ہال میں داخل ہوا چکا ہے اس کے پاس ایکس زیرو ون ریز پسٹل ایک خصوصی میٹریل کے کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے وہ صدر صاحب کو نشانہ بنانا چاہتا ہے آپ فوراً ہال میں جائیں اور سر آسٹر کو وہاں سے باہر لے آئیں اور اس کے بعد اس کا میک اپ چیک کریں اور اس سے اسلحہ برآمد کر لیں۔ جلدی کریں"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن سر"۔۔۔۔ راؤ سکندر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی کے طور پر پوری ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں گو مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ

اس کے ریز پسٹل کو کھلونے پسٹل میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنا مشن مکمل نہ کر سکے لیکن ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی اور اسلحہ بھی ہو۔ جلدی کریں۔ میں پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا۔ یہ کام اس طرح کریں کہ کانفرنس بھی ڈسٹرب نہ ہو اور ملزم بھی گرفتار ہو جائے۔ ہری اپ"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر اس وقت واقعی وحشت سی ناچ رہی تھی وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا کہ وہ یہاں اطمینان سے بیٹھا ہوا ہے اور کافرستانی ایجنٹ اس قدر ہولناک کھیل اس طرح کھلے عام کھیل رہے ہیں۔

"تم۔ تم فکر مت کرو۔ کیونکہ"۔۔۔۔ روزی راسکل نے بولنا چاہا۔

"خاموش رہو"۔۔۔۔ عمران نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار سہم سی گئی۔ عمران بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ اسے ایک ایک لمحہ بھاری پڑ رہا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ خود وہاں جا کر کارروائی کرتا اس لئے اس نے راؤ سکندر کو کارروائی کرنے کے لئے کہا تھا لیکن اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر جاتا اور خود جا کر یہ کارروائی کرتا۔ جب پندرہ منٹ پورے ہو گئے تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکورٹی آفس" ـــــ ایک اور آواز سنائی دی۔

"راؤ سکندر صاحب کہاں ہیں" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مصروف ہیں جناب۔ آپ کون صاحب بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ اتنی دیر لگا دی۔ ابھی کارروائی مکمل نہیں کی"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے گھڑی دیکھنا شروع کر دی۔ پانچ منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف سیکورٹی آفیسر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راؤ سکندر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا" ـــــ عمران نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ آپ کی اطلاع درست نکلی ہے۔ سر آسٹر کے روپ میں دوسرا آدمی ہے اس کے پاس ریز پسٹل بھی تھا لیکن وہ کھلونا تھا اصل نہیں تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کر رکھا ہے۔ اس کھلونا پسٹل کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی پسٹل نہ تھا جناب" ـــــ راؤ سکندر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے راؤ سکندر کی بات سن کر اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"کیسے کارروائی کی ہے۔ تفصیل بتائیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سر۔ آپ کے حکم پر میں دو اسسٹنٹ سمیت ہال میں گیا وہاں ہال بھرا ہوا تھا۔ سر آسٹر کے ساتھ ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھیں میں نے سر آسٹر سے کہا کہ ان کا فون آیا ہے وہ فون روم میں فون سن لیں۔ پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا لیکن ساتھ والی خاتون نے کہا کہ وہ فون سن لیں چنانچہ وہ بادل نخواستہ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں انہیں علیحدہ بنے ہوئے فون روم میں لے گیا اور پھر ہم نے انہیں بے ہوش کیا اور فون روم کے عقبی دروازے سے نکال کر سیکورٹی چیکنگ روم میں لے گئے ان کی تلاشی فون روم میں لی گئی لیکن ان کے پاس کچھ نہ تھا اس پر میں واپس گیا اور میں نے جا کر ان کی سیٹ کے ڈیسک کی تلاشی لی تو ڈیسک کے خانے میں ایک سفید رنگ کے عجیب سے میٹرل کا بنا ہوا غلاف اور اس کے ساتھ ہی کھلونا ریز پسٹل مل گیا۔ ساتھ بیٹھی ہوئی خاتون نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو میں نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ سر آسٹر ابھی آ رہے ہیں اور پھر میں وہ سامان لے کر سیکورٹی چیکنگ روم میں پہنچ گیا۔ وہاں میرے اسسٹنٹ نے ان کا میک چیک کیا واقعی سر آسٹر کی جگہ دوسرا آدمی نکلا لیکن وہ بھی کارمن نژاد ہے" ـــــ راؤ سکندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش تو نہیں آیا ابھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ابھی وہ بے ہوش ہے" ـــــ راؤ سکندر نے جواب دیا۔

"میرا آدمی تمہارے پاس پہنچ رہا ہے اس کا نام ٹائیگر ہے تم اسے اس کی تحویل میں دے دو تاکہ وہ اسے میرے پاس پہنچا دے"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ پھر سر آسٹر کو میں کیسے پیش کروں گا"۔۔۔۔ راؤ سکندر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم چیف سیکورٹی آفیسر ہو اور تمہاری سیکورٹی کے دوران ایک آدمی اسلحہ سمیت اندر داخل ہو گیا جب کہ اس نے نشانہ بھی صدر صاحب کو بنانا تھا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا کیا حشر ہو گا۔ تمہارا کورٹ مارشل ہو جائے گا میں تمہیں اس سے بچانا چاہتا ہوں تم سے جو بھی سر آسٹر کے بارے میں پوچھے تو تم اسے کہہ دینا کہ اسے سیکرٹ سروس کے چیف نے بلوایا ہے۔ وہ ان کے پاس ہے۔ مزید حوالے کے لئے تم سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان کا نام لے دینا۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا۔ میں تو تمہیں کورٹ مارشل سے بچانا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ تھینک یو سر۔ ٹھیک ہے سر"۔ راؤ سکندر نے فوراً ہی کہا۔

"او کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر۔ تم فوری طور پر کانفرنس ہال کے سیکورٹی آفس جاؤ اور راؤ سکندر چیف سیکورٹی آفیسر سے مارشل کو وصول کرو اور اسے رانا ہاؤس پہنچا دو"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا

ہوا۔

"میں بھی ٹائیگر کے ساتھ جاتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم بیٹھو۔ ابھی تم سے تفصیلات معلوم کرنی ہیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو روزی راسکل خاموشی سے بیٹھ گئی جبکہ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا۔

"وہ ٹھاکر کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے دو آدمیوں سمیت میرے روز کلب کے نیچے تہہ خانے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ میرے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اٹھو۔ کار میں تم تفصیلات بتاتی رہنا۔ اس ٹھاکر کو اور اس کے آدمیوں کو بھی رانا ہاؤس پہنچانا ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تو روزی راسکل بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

کافرستان کے وزیراعظم اپنے خصوصی آفس میں بیٹھے سامنے رکھے ہوئے ٹی وی پر پاکیشیا میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کی براہ راست نشر ہونے والی کارروائی دیکھ رہے تھے۔ جس وقت سے کانفرنس کی افتتاحی نشست کا آغاز ہوا تھا وزیراعظم نے تمام مصروفیات منسوخ کر دی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس کانفرنس کے دوران پاکیشیا کے صدر کو ہلاک کرنے کا منصوبہ مکمل ہونا ہے اور یہ منصوبہ انہوں نے اپنے طور پر تیار کیا تھا اس منصوبے کے بارے میں ان کی ذات کے علاوہ اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا حتیٰ کہ کافرستان کے صدر بھی اس سے بے خبر تھے۔ وزیراعظم نے اس منصوبے پر عمل کرنے کے لئے کافرستان کی کسی ایجنسی کی خدمات حاصل نہ کی تھیں کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس طرح ان کا یہ پیچیدہ اور گہرا منصوبہ ناکام ہو سکتا تھا۔ راجیش پاٹل ان کی سیاسی پارٹی کا عہدیدار تھا بظاہر وہ

امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا تھا لیکن وہ زیر زمین سرگرمیوں میں بھی ملوث تھا۔ اس کا اصل دھندہ ترقی یافتہ ممالک سے ایسی ٹیکنالوجی کا حصول اور اس کی فروختگی تھا جسے سیکرٹ رکھا جاتا تھا اس کام کے لئے اس نے ایک خفیہ اور انتہائی تربیت یافتہ گروپ بنا رکھا تھا۔ ایک کیس کے دوران راجیش پاٹل کے گروپ کا ایک آدمی پکڑا گیا تھا تو راجیش پاٹل نے اسے چھڑانے کے لئے وزیراعظم سے رابطہ کیا اور پھر وزیراعظم سے اس کے تعلقات گہرے ہوتے چلے گئے اس طرح وزیراعظم کو اس کے اصل بزنس کا علم ہو گیا تو انہوں نے اس منصوبے میں مرکزی کردار ادا کرنے کے لئے راجیش پاٹل کا انتخاب کر لیا اور راجیش پاٹل نے واقعی اپنا کردار انتہائی مہارت سے ادا کیا تھا اسی طرح ٹھاکر راجیش پاٹل کی طرح کا ایک اور سمگلر گروپ کا چیف تھا اور وہ یہ کام سرکاری سرپرستی میں کرتا تھا کیونکہ حکومت کافرستان کو اپنی لیبارٹریوں کے لئے بعض اوقات ایسی معدنیات کی ضرورت پڑتی تھی جو فروخت نہ کی جاتی تھیں اور ٹھاکر یہ معدنیات ترقی یافتہ ممالک کی لیبارٹریوں سے چوری کر کے حکومت کافرستان کو سپلائی کرتا تھا ٹھاکر چونکہ دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سے بھی قیمتی سائنسی معدنیات چوری کرتا تھا اس لئے اس نے پاکیشیا میں بھی باقاعدہ ایک گروپ بنایا ہوا تھا اس لئے وزیراعظم نے مشن کے آخری مرحلے میں ٹھاکر کو پاکیشیا میں کی جانے والی ساری کارروائی کا سربراہ بنا دیا تھا اور انہی کی وجہ سے اب مشن کی تکمیل ہونے والی تھی اور کسی

کو بھی اس کا علم نہ تھا کہ پاکیشیا کے صدر کے سر پر موت کا بھیانک سایہ منڈلا رہا ہے حتیٰ کہ وزیراعظم اور اس کے ساتھیوں کی انتہائی ماہرانہ منصوبہ بندی کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی مطمئن ہو چکی تھی کہ اس نے کافرستان کا مشن ختم کر دیا ہے۔ وزیراعظم کی نظریں ٹی وی کی سکرین پر تھیں اور ذہن مسلسل یہ سوچنے میں معروف تھا کہ اس مشن کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کو کتنا خوفناک نقصان پہنچے گا۔ ان کا روسیائی مسلم ریاستوں اور مسلم ممالک کے ساتھ مل کر بلاک بنانے کا منصوبہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیا کے موجودہ صدر کو ذاتی طور پر تمام مسلم ممالک میں انتہائی احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ان کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے اس بلاک کے قیام میں درپیش تمام رکاوٹیں ایک ایک کر کے دور ہوتی جا رہی تھیں۔ کانفرنس ہال میں اسے کارمن وفد کی نشستیں صاف نظر آ رہی تھیں انہیں بتایا جا چکا تھا کہ فائر سنڈیکیٹ کا موجود سربراہ کارمن نژاد مارشل وفد کے سربراہ سر آسٹر کے روپ میں مخصوص ریز پسٹل سمیت ہال میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اس وقت ان کی نظریں مارشل پر جمی ہوئی تھیں۔ کانفرنس میں مقالے پڑھے جا رہے تھے جبکہ آخر میں صدر پاکیشیا نے اختتامی خطاب کرنا تھا اور وزیراعظم کو بتایا گیا تھا کہ اس وقت مارشل ان پر فائر کرے گا اس لئے وزیراعظم کو بے چینی سے صدر کے خطاب کا انتظار تھا کہ اچانک تین آدمی جنہوں نے سیکورٹی کی یونیفارمز پہن رکھی تھی سر آسٹر کے قریب آئے اور ان میں

سے ایک نے جھک کر سر آسٹر سے بات کی۔ چند لمحوں بعد سر آسٹر اٹھے اور ان آدمیوں کے ساتھ کانفرنس ہال کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گئے جبکہ اس کے وفد کے باقی اراکین مطمئن بیٹھے ہوئے تھے۔ سر آسٹر کے ساتھ بیٹھی ہوئی ادھیڑ عمر خاتون بھی چونکہ مطمئن بیٹھی ہوئی تھی اس لئے وزیراعظم بھی مطمئن تھے کہ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد سیکورٹی کے دو افراد واپس آئے اور انہوں نے سر آسٹر کے ڈیسک کی تلاشی لی۔ ان کے ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کا تھیلا تھا۔ ڈیسک کی تلاشی لے کر وہ واپس چلے گئے چونکہ ڈیسک کے سامنے ان کی پشت تھی اس لئے وزیراعظم یہ نہ دیکھ سکے کہ ڈیسک کی تلاشی کے دوران کچھ ملا ہے یا نہیں چونکہ ساتھ بیٹھی ہوئی وفد کی خاتون ابھی تک مطمئن بیٹھی ہوئی تھی اس لئے وہ بھی مطمئن تھے لیکن جب کافی دیر تک سر آسٹر جس کے روپ میں مارشل تھا واپس نہ آیا تو وزیراعظم کی بے چینی میں اضافہ ہونے لگا کیونکہ صدر پاکیشیا کسی وقت بھی اپنا خطاب شروع کر سکتے تھے ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ مارشل کہاں چلا گیا ہے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وزیراعظم بے اختیار چونک پڑے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— وزیراعظم نے سرد لہجے میں کہا۔

"راجیش پاٹل بول رہا ہوں جناب۔ ٹھاکر اپنے دو آدمیوں سمیت اچانک اپنے ہیڈ کوارٹر سے غائب ہو چکا ہے۔ نمبر تھری نے ابھی ابھی

اطلاع دی ہے ان کے آدمی ٹھاکر کے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کر رہے تھے کہ زیر زمین دنیا میں کام کرنے والی ایک مقامی عورت روزی راسکل اپنے دو آدمیوں سمیت ان کے ہیڈ کوارٹر میں گئی اور پھر کچھ دیر وہاں رہنے کے بعد وہ عورت واپس چلی گئی۔ میرا آدمی یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ بدمعاش عورت ٹھاکر سے کیوں نکرائی تھی جب ہیڈ کوارٹر میں گیا تو ٹھاکر اور اس کے دو مقامی آدمی غائب تھے ہیڈ کوارٹر خالی تھا۔ انہوں نے اس عورت کا تعاقب کیا لیکن وہ غائب ہو چکی تھی اس عورت کا تعلق پاکیشیا دارالحکومت میں واقع روز کلب سے ہے وہ اب وہاں اسے تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں۔ نمبر تھری نے اپنے آدمیوں کی رپورٹ پر مجھے کال کر کے یہ بات بتائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ یہ روزی راسکل ایسی عورت ہے کہ جس کے ہاتھوں گریٹ لینڈ کے ہاؤنڈ گروپ کا آدمی ٹیری ہاؤنڈ ہلاک ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ روزی راسکل نے اسلم کنگ کی ڈیل کور کی تھی اور اس کا تعلق ایک آدمی ٹائیگر سے ہے اور ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے ہے اور اسی کی وجہ سے اسلم کنگ مارا گیا تھا اب پھر وہی روزی راسکل سامنے آئی ہے اور ٹھاکر اور اس کے دو آدمی غائب ہو گئے ہیں" ---- راجیش پاٹل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ لیکن راجیش۔ ٹھاکر کے اغوا کا مطلب تو یہ ہوا کہ سارا منصوبہ ختم ہو گیا میں دیکھ رہا ہوں کہ کانفرنس ہال سے مارشل کو بھی جو سر آسٹر کے روپ میں تھا سیکورٹی کے افراد اٹھا کر لے گئے

ہیں اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"۔ وزیر اعظم نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب۔ یہ تو واقعی معاملہ خراب ہے۔ میں مزید معلومات حاصل کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں" ---- دوسری طرف سے راجیش پاٹل نے کہا اور وزیر اعظم نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ان کا انتہائی شاندار منصوبہ ناکامی سے دوچار ہو چکا ہے ان کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔ ٹی وی سکرین پر اب پاکیشیا کے صدر کا خطاب شروع ہو چکا تھا اور مارشل ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔ وزیر اعظم خاموش بیٹھے رہے اور پھر صدر صاحب کے خطاب کے بعد کانفرنس ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر دکھائی دینے والی کارروائی بھی ختم کر دی گئی تو وزیر اعظم نے برا سا منہ بناتے ہوئے ریموٹ کنٹرولر کی مدد سے ٹی وی آف کر دیا اور بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ---- وزیر اعظم نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"راجیش پاٹل بول رہا ہوں جناب۔ ویری بیڈ نیوز جناب۔ ہمارا منصوبہ آخری لحات میں ختم ہو گیا۔ مارشل کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور یہ کارروائی بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے ہی کی گئی ہے۔ مارشل کو سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی اپنی تحویل میں لے کر گیا ہے اور

ٹھاکر اور اس کے دو آدمیوں کو بھی روز کلب سے اٹھوا لیا گیا ہے اصل سر آسٹر بھی بے ہوشی کے عالم میں ٹھاکر کے ایک اڈے سے برآمد کر لیا گیا ہے۔ وہ زندہ ہے کانفرنس ختم ہو چکی ہے اور سب سے حیرت انگیز خبر یہ ہے کہ مارشل جس ریز پسٹل کو لے کر کانفرنس ہال میں داخل ہوا تھا وہ کھلونا پسٹل تھا اس طرح اگر مارشل چاہتا بھی تو وہ مشن مکمل نہ کر سکتا تھا"۔ راجیش پاٹل نے جواب دیا۔

"فکر مت کرو۔ ہم کوئی اور منصوبہ بنا لیں گے تم ایسا کرو کہ فوراً میرے پاس آ جاؤ تاکہ اس سلسلے میں مزید گفتگو کی جا سکے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور وزیراعظم نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریش کر دیئے۔

"چیف سیکورٹی آفیسر موتی رام بول رہا ہوں جناب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"راجیش پاٹل آ رہا ہے اسے سپیشل نمبر تھری میں لے جاؤ۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔ وزیراعظم نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور وزیراعظم نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تمہاری زندگی کافرستان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے راجیش پاٹل۔ اس لئے مجبوری ہے"۔۔۔ وزیراعظم نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"موتی رام بول رہا ہوں جناب۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے تم نے کار ایکسیڈنٹ کا رنگ دینا ہے اور یہ کام انتہائی بے داغ طریقے سے ہونا چاہئے"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور وزیراعظم نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھ کر لہوں نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"اے ون کالنگ۔ اوور"۔۔۔ وزیراعظم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ نمبر تھری بول رہا ہوں سر۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ب انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"راجیش پاٹل کو تم نے جو رپورٹ دی ہے کیا وہ سو فیصد حقائق پر ہے۔ اوور"۔۔۔ وزیراعظم نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"راجیش پاٹل کو آف کر دیا گیا ہے اور تمہیں بھی حکم دیا جاتا ہے

کہ تم ٹھاکر اور مارشل دونوں کو ہر صورت میں آف کر دو تاکہ دشمن انہیں ہمارے ملک کے خلاف استعمال نہ کر سکیں۔ اوور"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں چلے گئے ہیں جناب۔ اوور"۔ نمبر تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ میں ان دونوں کی موت چاہتا ہوں۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ اوور"۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ اس مشن کو ناکام کرنے والوں میں تین نام سامنے آئے ہیں۔ روزی راسکل، ٹائیگر اور علی عمران۔ میں ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ان تینوں کی بھی موت چاہتا ہوں۔ اوور"۔ وزیر اعظم کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"روزی راسکل اور ٹائیگر تو عام آدمی ہیں جناب۔ لیکن علی عمران تو جناب۔ سیکرٹ سروس کا آدمی ہے اس پر حملہ کرنا تو خود کشی کرنے کے مترادف ہے۔ اوور"۔۔۔۔ نمبر تھری نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے ان دونوں کو ختم کر دو اور اس کے بعد اس عمران پر پے در پے حملے شروع کر دو۔ وہ بہرحال انسان ہے کوئی مافوق الفطرت قوت نہیں ہے۔ اوور"۔ وزیر اعظم نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر یہ کام تم نے میری منشا کے مطابق کر دیئے تو تمہیں کافرستان کی کسی بڑی ایجنسی کا سربراہ بھی بنایا جا سکتا ہے اور اگر تم ناکام رہے تو پھر راجیش پاٹل کی طرح تمہاری سزا بھی موت ہو گی۔ میں ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے احکامات کی سوفیصد تعمیل چاہتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ وزیر اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر انہوں نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسی الماری میں رکھ کر وہ مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

روزی راسکل اور ٹائیگر روز کلب میں روزی راسکل کے ذاتی آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹائیگر اسے اپنی کار میں رانا ہاؤس سے یہاں چھوڑنے آیا تھا کہ روزی راسکل کے اصرار پر وہ اس کے دفتر میں بیٹھ کر جوس پینے کے لئے آ گیا تھا۔ روزی راسکل نے فون پر دو گلاس جوس لانے کا حکم دے دیا تھا۔

"یہ تمہارا استاد انتہائی خطرناک آدمی ہے وہ شکل سے تو معصوم سا آدمی لگتا ہے لیکن وہ تو پورا بھیڑیا ہے۔ خونخوار بھیڑیا" ——— روزی راسکل نے رسیور رکھ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس نے تو تمہارا بہت لحاظ کیا ہے لیکن تم نے بھی تو نخرہ کرنا شروع کر دیا تھا اور اب بھی اس نے تمہارا لحاظ کیا ہے ورنہ وہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ کر رکھ دیتا" ——— ٹائیگر نے ہنستے

ہوئے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار ایک جھرجھری سی لی۔

"مجھے تو اب اس کے تصور سے ہی خوف آنے لگا ہے۔ میں آج تک کسی سے ایسے خوفزدہ نہیں ہوئی۔ بڑے بڑے لڑاکوں کے ساتھ میں نے فائٹ کی ہے لیکن تمہارے استاد نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے خدا کی پناہ۔ اس نے جب میری گردن پر پیر رکھا تو مجھے اس قدر خوفناک تکلیف ہوئی کہ شاید موت بھی اتنی تکلیف دہ نہ ہو گی اس کے علاوہ اس کے جسم میں نجانے کتنی طاقت ہے کہ اس نے میری گردن پکڑ کر اور فضا میں قلابازی کھلا کر فرش پر پٹخ دیا اور نجانے کیا جادو کیا کہ میرا جسم مفلوج ہو گیا۔ یہ آخر کرتا کیا ہے" ——— روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کچھ نہیں۔ صرف تمہاری گردن کو اس انداز میں مسل دیا تھا کہ تمہارے اعصاب مفلوج ہو گئے ویسے وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ انتہائی خوش مزاج اور انتہائی پر خلوص" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر میں نے اس کا یہ روپ نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی یہی سمجھتی۔ بہرحال اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تم آخر اسے استاد کیوں کہتے ہو" ——— روزی راسکل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے مودبانہ انداز میں ایک ایک گلاس ٹائیگر اور روزی راسکل کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"لو پیو" ـــــ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم نے واقعی شراب پینا چھوڑ دی ہے" ـــــ ٹائیگر نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور ابھی تک میں اپنے عہد پر قائم ہوں۔ گو کبھی کبھی شراب پینے کو بہت دل چاہتا ہے لیکن میری شروع سے ہی عادت ہے کہ جو فیصلہ کر لیا بس کر لیا اس پر ہر صورت میں قائم رہتی ہوں اور تم دیکھ لینا کہ اب میں شراب نہیں پیوں گی" ـــــ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے روزی" ـــــ ٹائیگر نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب میں نے تمہاری خاطر کیا ہے ٹائیگر۔ صرف تمہاری خاطر" ـــــ روزی راسکل نے کہا۔

"اب میری بھی ایک بات سن لو اور اسے ذہن میں بٹھا لو۔ تم نے اس کیس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو اس بات کی اہل ثابت کر دیا ہے کہ تم سے دوستی ہو سکتی ہے لیکن کبھی شادی کی بات زبان پر نہ لے آنا۔ ورنہ یہ دوستی بھی ختم ہو جائے گی"۔ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"فی الحال میرا اپنا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن جب میں نے فیصلہ کر لیا تو پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے" ـــــ روزی راسکل نے جواب دیا

لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر اچانک کسی نے سیاہ پردہ تان دیا ہو اس کے احساسات ایک لمحے کے ہزارہویں حصے میں فنا ہو گئے تھے پھر جب اس کے تاریک ذہن میں روشنی کے جھماکے ہوئے اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں پھیلی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اسی لمحے بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے منظر کی طرح اس کے ذہن میں نمودار ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ پوری طرح شعور میں آتے ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا آدھا جسم کمرے کے فرش میں جکڑا ہوا تھا جبکہ اوپر والا آدھا جسم فرش سے باہر تھا اور اس کے دونوں ہاتھ بھی اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے۔ اس نے نظریں گھمائیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر ایک بار چونک پڑا کہ اس کے ساتھ روزی راسکل بھی اسی انداز میں آدھی فرش میں گڑی ہوئی موجود تھی۔ ایک آدمی نے جھک کر ایک ہاتھ سے اس کے سر کے بال پکڑے ہوئے تھے اور دوسرے ہاتھ میں موجود نیلے رنگ کی شیشی اس نے اس کی ناک سے لگائی ہوئی تھی۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹایا اور روزی کے بال چھوڑ کر اس نے شیشی بند کی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ روزی راسکل کا جسم چند لمحے لہراتا رہا پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔

"یہ ہم کسی کی قید میں ہیں" ---- ٹائیگر نے اس نوجوان سے پوچھا جو خاموش کھڑا نہیں دیکھ رہا تھا۔

"باس کی قید میں" ---- نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس کون ہے" ---- ٹائیگر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم" ---- نوجوان نے جواب دیا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ دروازے سے باہر جا چکا تھا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا کر دیا ہے انہوں نے" ---- روزی راسکل کی انتہائی حیرت اور پریشانی سے پر آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی کنپٹی کے بال سفید تھے ویسے وہ ہر لحاظ سے نوجوان نظر آ رہا تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا ٹائیگر اور روزی راسکل" ---- اس آدمی نے قریب آ کر کھڑے ہو کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو بزدل چوہے" ---- ٹائیگر کے بولنے سے پہلے روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا گھبراؤ نہیں۔ اس آدمی نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا اس نے ایک ہاتھ میں فولڈنگ کرسی اور دوسرے ہاتھ میں

ہنٹر پکڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جیرم۔ تم اور یہاں" ---- روزی راسکل نے اس پہلوان نما آدمی کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا آدمی تھا لیکن اب ہمارا آدمی ہے اور اسی کی وجہ سے ہم تمہیں اور اس ٹائیگر کو روز کلب سے اٹھا کر یہاں لے آنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اب جیرم تم پر کوڑے برسائے گا اور اس وقت تک برسائے گا جب تک تمہاری روحیں تمہارے جسموں کا ساتھ نہیں چھوڑ دیتیں اور تمہارے مرنے کے بعد جیرم روز کلب کا مالک ہو گا" ---- اس آدمی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کتا مجھ پر ہاتھ اٹھائے گا۔ مجھ پر۔ روزی راسکل پر۔ جس کی چھوڑی ہوئی روٹیاں اب تک یہ کھاتا رہا ہے۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی" ---- روزی راسکل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ مجھے اجازت دو تاکہ میں اس کتیا کی زبان بند کر دوں"۔ جیرم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی ٹھہر جاؤ۔ زبانیں تو ان کی بند ہونی ہی ہیں لیکن مجھے جو کچھ معلوم کرنا ہے وہ تو کر لوں" ---- اس آدمی نے ہاتھ اٹھا کر جیرم کو روکتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو۔ کم از کم اپنا تعارف تو کرا دو" ---- ٹائیگر نے اس

آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے بہرحال مرنا تو ہے اس لئے اب تم سے کیا چھپانا۔ میرا اصل نام تو اور ہے اور میں کافرستانی ہوں لیکن پاکیشیا میں میرا نام احسان ہے۔ ماسٹر احسان اور دارالحکومت کا سب سے مشہور ڈان کلب میری ملکیت ہے میں یہاں کافرستانی ایجنٹوں کا سربراہ ہوں تم دونوں نے جس طرح کافرستان کا انتہائی اہم ترین منصوبہ ناکام کیا ہے اس کی سزا دینے کے لئے کافرستان کے وزیراعظم صاحب نے مجھے مقرر کیا ہے اور تم دونوں کی موت کے بعد تمہارے اصل ساتھی علی عمران کو موت کے گھاٹ اتارا جائے گا لیکن مرنے سے پہلے تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے آخر اس منصوبے کا سراغ کیسے لگایا اور کس طرح ٹھاکر اور مارشل تک تم پہنچے"۔۔۔ ماسٹر احسان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس منصوبے کی بات کر رہے ہو تم"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بین الاقوامی کانفرنس میں پاکیشیا کے صدر کی ہلاکت کا منصوبہ۔ جسے اس روزی راسکل اور تم نے مل کر آخری لمحات میں ناکام بنایا ہے جبکہ ہمیں اس کی کامیابی کا سوفیصد یقین تھا"۔۔۔ ماسٹر احسان نے کہا۔

"یہ کارنامہ میں نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے۔ روزی راسکل نے اور اب تمہارا اور اس کتے کا انجام بھی میرے ہاتھوں ہو گا"۔ روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا۔

"کس طرح تم نے ٹھاکر اور مارشل کا سراغ لگایا اور کس طرح تم نے مارشل کے اصل ریز پسٹل کو کھلونا پسٹل میں تبدیل کیا"۔ ماسٹر احسان نے روزی راسکل کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہیں کیوں بتاؤں۔ یہ میرا پیشہ ورانہ سیکرٹ ہے یہ بات تو میں نے ٹائیگر اور علی عمران کو بھی نہیں بتائی حالانکہ انہوں نے بھی یہ بات پوچھی تو میں نے صاف انکار کر دیا تھا"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"لیکن اب تمہیں بتانا پڑے گا"۔۔۔ ماسٹر احسان نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم میں ہمت ہے تو پوچھ لو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا"۔۔۔ روزی راسکل نے بے خوف لہجے میں کہا۔

"جیرم۔ اس کی زبان کھلواؤ"۔۔۔ ماسٹر احسان نے جیرم سے کہا۔

"ابھی لو ماسٹر۔ ابھی یہ کتیا سب کچھ اگل دے گی"۔۔۔ جیرم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ خواہ مخواہ کے تشدد کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ گو روزی راسکل نے اس بارے میں واقعی کچھ نہیں بتایا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ کیسے کیا ہے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کیونکہ اب جبکہ مشن ختم ہو چکا ہے اس لئے اس بات کو چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو ماسٹر احسان نے ہاتھ اٹھا کر جیرم کو روک دیا۔

"چلو تم بتا دو۔ لیکن جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے کہا۔

"روزی راسکل نے اپنے آدمی فائر سنڈیکیٹ کے ہیڈکوارٹر میں داخل کئے ہوں گے اور مارشل کی نگرانی کی ہو گی ساتھ ہی اس کا فون بھی ٹیپ کیا گیا ہو گا اس طرح سارا منصوبہ سامنے آگیا اور ٹھاکر کے بارے میں بھی معلوم ہوا تو روزی راسکل نے ٹھاکر اور اس کے آدمیوں پر ہاتھ ڈال دیا باقی باتیں اس نے بتا دی ہوں گی جہاں تک پسٹل کی تبدیل کا تعلق ہے تو میرا آئیڈیا ہے کہ ٹھاکر نے یہ پسٹل روزی راسکل کے آدمی کے ذریعے سر آسٹر کے کمرے میں بھجوایا ہو گا اور روزی راسکل نے اسے راستے میں ہی بدل دیا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ٹائیگر درست کہہ رہا ہے روزی راسکل"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پتہ نہیں کہ اسے کیسے معلوم ہو گیا۔ بہرحال میں اپنی زبان سے کچھ نہیں بتاؤں گی۔ یہ میری فطرت ہے کہ میں اپنے پیشہ ورانہ راز کسی کو نہیں بتاتی"۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹائیگر کی بات بہرحال دل کو لگتی ہے اس لئے یہی ہوا ہو گا۔ تو تم دونوں اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لیا اس کے چہرے پر اچانک سفاکی کے تاثرات ابھر آئے

تھے۔

"ہمیں مارنے سے پہلے تمہیں ٹھاکر اور مارشل کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ماسٹر احسان۔ ہمیں مارنے سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہو گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو ماسٹر احسان بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ بھی ہمارا ٹارگٹ ہیں۔ لیکن وہ سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہیں اس لئے ابھی ہم خاموش ہیں جیسے ہی وہ سامنے آئے انہیں بھی ختم کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہاری راہنمائی کر دوں جس سے تم ان دونوں کا خاتمہ کر سکو تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ میں تمہیں چھوڑ تو نہیں سکتا البتہ اتنا وعدہ کر سکتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا اور تم اس طرح فرش میں جکڑے ہوئے بھوک پیاس سے از خود مرجاؤ تو مرجاؤ"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے اس طرح ہم کچھ دیر اور زندہ رہ جائیں گے اور زندگی کا تو ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ تمہارے دونوں آدمی سیکرٹ سروس کی تحویل میں نہیں ہیں بلکہ عمران کی ذاتی تحویل میں ہیں اور اس وقت رابرٹ روڈ پر واقع عمارت رانا ہاؤس میں قید ہیں اگر تم انہیں ہلاک کر سکتے ہو تو کر دو ورنہ عمران ان سے خود پوچھ گچھ کر رہا ہے پھر وہ انہیں سیکرٹ سروس کی تحویل میں دے دے گا اور اس کے بعد تم تو کیا کسی کا ہاتھ بھی ان تک نہ پہنچ سکے گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"رانا ہاؤس۔ وہ عالیشان عمارت جو سینما کے سامنے ہے"۔ ماسٹر احسان نے چونک کر کہا۔

"ہاں وہی۔ وہ عمران کے کسی جاگیردار دوست رانا تہور علی صندوقی کی ملکیت ہے جو مستقل طور پر ملک سے باہر رہتا ہے اور یہ عمارت عمران کی تحویل میں ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو کیا عمران بھی وہاں موجود ہو گا"۔۔۔ ماسٹر احسان نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تو آسانی سے ہم اس پوری عمارت کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں اور اس طرح ہمارے تینوں ٹارگٹ بیک وقت ختم ہو جائیں گے۔ اوکے میں نے تمہیں زندگی بخش دی جب تک بھوک پیاس برداشت کر سکتے ہو کر لو اور سنو۔ چیخنے چلانے سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ اس عمارت کو خالی کر کے ہم جا رہے ہیں اور تم تہ خانے میں ہو۔ چلو چیرم"۔۔۔ ماسٹر احسان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ چیرم نے کہا اور ماسٹر احسان تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چیرم زہر بھری نظروں سے روزی راسکل کو دیکھتا ہوا اس کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم نے یہ سب کچھ کیوں بتایا ہے اسے۔ کیا تم بزدل ہو۔ موت تو آنی ہی ہے اگر آ جاتی تو کیا ہوتا۔ تم نے بزدلی کا مظاہرہ کر کے مجھے مایوس کیا ہے"۔۔۔ روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں تمہاری طرح احمقانہ بہادری کا مظاہرہ تو نہیں کر سکتا۔

مجھے وقت چاہئے تھا وہ میں نے لے لیا اب ہم نے یہاں سے آزادی حاصل کرنی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تمہارے استاد کو مار دیں گے پھر"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب کی موت ان جیسے تھرڈ کلاس ایجنٹوں کے ہاتھوں نہیں لکھی گئی ہو گی بلکہ میں نے تو انہیں رانا ہاؤس کی پتہ بتا کر اصل میں انہیں قبرستان کا راستہ بتایا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں بیحد اعتماد ہے اپنے استاد پر"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"استاد پر اعتماد نہ کیا جائے تو پھر اچھا شاگرد کیسے بنا جا سکتا ہے۔ لیکن ابھی تم اس بات کو چھوڑو۔ ابھی تو ہم نے یہاں سے آزادی حاصل کرنی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ ہم اگر ہاتھ آزاد کر لیں تو بھی ہم فرش کو کیسے توڑیں گے"۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"مجھے اپنے نچلے جسم کی حالت سے احساس ہو رہا ہے کہ ہمارا جسم فرش میں جکڑا ہوا نہیں ہے بلکہ نیچے کوئی تنگ سا تالاب ہے جس میں ہمارے جسم موجود ہیں کیونکہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرا نچلا جسم حرکت کر سکتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ فرش مصنوعی ہے اس کا تعلق کسی سسٹم سے ہو گا سسٹم آف ہوتے ہی یہ فرش ہم سے دور

ہٹ جائے گا اور ہم آزاد ہو جائیں گے لیکن اصل بات سسٹم کی نشاندہی اور اس کو آف کرنے کی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے اوپر والے جسم کو پیچھے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا کافی پیچھے جھکنے کے بعد اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو بندھی ہوئی صورت میں موڑ کر اپنے سر کے اوپر سے گزار کر اپنے چہرے کے سامنے لے آیا گو اس کے دونوں بازو بری طرح مڑ گئے تھے اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے لیکن اس سے یہ فائدہ ہو گیا تھا کہ کلائیوں میں بندھی ہوئی رسی اس کے دانتوں کے سامنے آ گئی تھی اور پھر رسی کے ایک لٹکتے ہوئے سرے کو ٹائیگر نے تھوڑی سی کوشش سے دانتوں سے پکڑا اور ہاتھوں کو اوپر اور سر کو نیچے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد رسی کھل گئی اور ٹائیگر کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔

"یہ۔ یہ تم نے کس طرح گانٹھ کھول لی ہے۔ بغیر رسی کو کاٹے کس طرح یہ ہوا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر احسان واقعی ایجنٹ ہے۔ ایجنٹ ایک خاص انداز میں گانٹھ لگاتے ہیں اور جب تک رسی کے مخصوص سرے کو تلاش کر کے مخصوص انداز میں نہ کھینچا جائے گانٹھ کسی طرح بھی نہیں کھل سکتی لیکن جو لوگ اس گانٹھ کی تکنیک جانتے ہوں تو وہ اسے انتہائی آسانی سے کھول لیتے ہیں۔ لاؤ اپنے جسم کو دوسری طرف موڑو اور اپنے بازو میری طرف موڑو تاکہ میں تمہارے بھی ہاتھ کھول دوں"۔۔۔۔ ٹائیگر

نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل بات تو اس فرش سے نکلنا ہے۔ یہ کیسے کرو گے"۔ روزی راسکل نے اپنے جسم کو ٹائیگر کے مقابل موڑتے ہوئے کہا اس کے بندھے ہوئے ہاتھ کافی قریب آ گئے تھے اور ٹائیگر نے آسانی سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کو کھول دیا اور دوسرے لمحے روزی راسکل کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔ ٹائیگر نے اب مٹھیاں بھینچ کر اپنے آگے دو سائیڈوں پر موجود فرش پر مکے مارنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ فرش کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ نیچے سے کھوکھلا ہے اس طرح ٹائیگر کا اندازہ درست ثابت ہو رہا تھا۔

"یہ کھلے گا کیسے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سامنے دروازے کے ساتھ جو سوئچ بورڈ لگا ہوا ہے اس کا سسٹم اس بورڈ کے اندر ہو گا لیکن وہاں تک ہاتھ نہیں جا سکتا اس لئے کچھ اور سوچنا پڑے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کی طرف بڑھائے اور ساتھ ہی اس کا جسم جھکتا چلا گیا اس نے وہ فولڈنگ کرسی تھوڑی سے کوشش سے پکڑ لی جس پر ماسٹر احسان بیٹھا ہوا تھا اس نے کرسی کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اسے فولڈ کیا اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور پھر پوری قوت سے اس نے کرسی کو دیوار پر دے مارا۔ کرسی واقعی نشانے پر جا لگی اور سوئچ بورڈ کرسی کی

ضرب سے ٹوٹ گیا لیکن فرش اسی طرح قائم رہا جبکہ کرسی بھی دھماکے سے گر گئی لیکن اب وہ اس کے ہاتھوں سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے وہ اسے دوبارہ نہ اٹھا سکتا تھا۔

"ارے ایک منٹ۔ میرا خیال ہے کہ میں اس فرش کی گرفت سے آزاد ہو سکتی ہوں"۔۔۔۔ اچانک روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"دیکھو میں کوشش کرتی ہوں"۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے کی طرف جھک کر اپنے دونوں ہاتھ فرش پر رکھ کر انہیں دبایا تو اس کے منہ سے مسرت بھری آواز سنائی دی اور پھر ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اچانک کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دونوں سائیڈوں پر فرش تیزی سے دیواروں کی طرف سمٹتا چلا گیا اور روزی راسکل اچھل کر سامنے موجود فرش پر کھڑی ہو گئی۔ ٹائیگر کا جسم بھی ساتھ ہی آزاد ہو چکا تھا اس لئے ٹائیگر بھی اچھل کر فرش سے باہر آ گیا اسی لمحے کھٹاک کھٹاک کی آواز دوبارہ ابھری اور اس کے ساتھ ہی دیواروں کی طرف سمٹتا ہوا فرش ایک دوسرے کے ساتھ برابر ہو گیا یوں لگتا تھا جیسے فرش کے درمیان معمولی سا رخنہ بھی نہ ہو۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے واقعی یہ بات سمجھ نہ آئی تھی کہ آخر وہ کس طرح فرش کی گرفت سے آزاد ہو گئے ہیں۔

"کیا کیا ہے تم نے۔ کیا کوئی خاص ترکیب استعمال کی ہے"۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا سسٹم یہاں سامنے موجود ہے میں نے اچانک محسوس کیا کہ سامنے فرش کا تھوڑا سا حصہ اوپر کو ابھرا ہوا ہے جو عام نظروں سے محسوس نہیں ہوتا لیکن اچانک مجھے اس کا احساس ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس حصے کو اگر دبایا جائے تو فرش کھل سکتا ہے اور وہی ہوا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو میرے سامنے بھی ایسا بھار ہو گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور جھک کر فرش کو دیکھنے لگا۔

"اوہ ہاں۔ یہاں بھی ہے بلکہ یہ تو پوری قطار ہے اس کا مطلب ہے کہ یہاں کافی خانے بنے ہوئے ہیں اچھا طریقہ ہے آدمی کو بے بس کرنے کا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ایک جگہ پر پیر رکھ کر دباتے ہوئے کہا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ایک بار پھر فرش سائیڈوں میں سمٹ کر دیواروں میں غائب ہو گیا۔ ٹائیگر نے پیر ہٹایا لیکن فرش برابر نہ ہوا لیکن چند لمحوں بعد خود بخود کھٹاک کی آوازیں ابھریں اور فرش ایک بار پھر برابر ہو گیا۔

"اگر یہ سسٹم ہے تو ماسٹر احسان نے حماقت کی ہے کہ ہمیں اس طرح چھوڑ کر چلا گیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اسے کیا معلوم تھا کہ یہ سسٹم روزی راسکل کو معلوم ہو جائے

گا"۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے فاخرانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک نہ پہنچے تھے کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ماسٹر احسان اور جیرم بڑی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"ارے۔ تم آزاد ہو گئے ہو"۔۔۔۔۔ ماسٹر احسان کے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہی تھی کہ یکلخت ٹائیگر بھوکے عقاب کی طرف اس پر ٹوٹ پڑا جبکہ دوسری طرف جیرم نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہنٹر کو گھما کر روزی راسکل کو مارنے کی کوشش کی تو روزی راسکل نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ ماسٹر احسان خاصا پھرتیلا تھا اور مارشل آرٹ کا بھی خاصا ماہر تھا اس لئے ٹائیگر نے پہلے حملے میں تو اسے نیچے گرا لیا تھا لیکن جلد ہی وہ سنبھل گیا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی پھرتی سے نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ ٹائیگر اسے گرا کر تیزی سے گھومتا ہوا جیسے ہی واپس مڑا ماسٹر احسان کی لات حرکت میں آئی اور ٹائیگر پہلو پر خوفناک ضرب کھا کر ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ ماسٹر احسان تیزی سے گھوما اور اسی لمحے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل کی جھلک ٹائیگر کو نظر آئی۔ ٹائیگر کا جسم یکلخت تیزی سے فرش پر پھسلا اور اس نے ماسٹر احسان کی دونوں پنڈلیوں پر اپنے پیروں کی ضرب لگا دی اور ماسٹر احسان چیختا ہوا اچھل کر آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ ٹائیگر کا سر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا اور پنڈلیوں پر ضرب کھا کر آگے کو جھکا ہوا ماسٹر احسان

چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک طرف گرا۔ ادھر کمرہ جیرم کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔ روزی راسکل بھوکی شیرنی کی طرح مسلسل اور پے در پے اس پر حملے کئے چلی جا رہی تھی لیکن چونکہ جیرم جسمانی طور پر خاصا جاندار تھا اس لئے وہ فرار ہونے کی بجائے مسلسل روزی راسکل سے لڑ رہا تھا ماسٹر احسان کے نیچے گرتے ہی ٹائیگر نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ پوری قوت سے ماسٹر احسان پر جا گرا اور کمرہ ماسٹر احسان کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔ ماسٹر احسان نے ٹانگوں کی مدد سے ٹائیگر کو اچھالنے کی کوشش کی تھی لیکن اب ٹائیگر پوری طرح نہ صرف سنبھل چکا تھا بلکہ اب اس نے ماسٹر احسان کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں یہ خدشہ ابھرا تھا کہ ماسٹر احسان کے ہاتھ سے نکلنے والا مشین پسٹل کہیں جیرم کے ہاتھ نہ لگ جائے یا پھر ماسٹر احسان کا کوئی اور ساتھی نہ آ جائے چنانچہ اس نے بڑی مہارت سے نہ صرف اپنے جسم کو اچھلنے سے بچایا بلکہ پوری قوت سے سر کی ٹکر ماسٹر احسان کی ناک پر ماری اور اس کے ساتھ ہی وہ قلابازی کھا کر ماسٹر احسان کے سر کے پیچھے کی طرف فرش پر کھڑا ہو گیا ماسٹر احسان ٹکر کھا کر بری طرح چیخا تھا لیکن اس نے قلابازی کھا کر ٹائیگر کے سینے پر دونوں پیروں کی ضرب لگانے کی کوشش کی تھی اور اس کوشش کی وجہ سے وہ کراس کریپ جیسے خوفناک داؤ میں پھنس گیا جیسے ہی اس کی ٹانگیں اس کے

سر کی طرف بڑھیں ٹائیگر اس وقت تک قلابازی کھا کر کھڑا ہو چکا تھا ٹائیگر اسے کوئی مہلت دیئے بغیر اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر پورے جسم سمیت گرا اور کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ماسٹر احسان کے حلق سے بھینچی بھینچی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم ٹائیگر کے جسم کے نیچے تڑپنے لگا کھٹاک کھٹاک کی آوازیں سن کر ہی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر احسان کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹ چکے ہیں اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا اور ماسٹر احسان کی دونوں ٹانگیں ایک دھماکے سے واپس جا گریں۔ ماسٹر احسان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے نہ صرف بگڑ چکا تھا بلکہ وہ پسینے سے بھی شرابور نظر آ رہا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم اب حرکت بھی نہ کر سکتا تھا اسی لمحے مشین پسٹل چلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چیرم کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک خوفناک دھماکے سے نیچے گرا۔ ٹائیگر نے چونک کر دیکھا تو روزی راسکل فرش پر پہلو کے بل پڑی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات بھی نمایاں نظر آ رہے تھے اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے جبکہ چیرم فرش پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا اس کے جسم سے خون کے فوارے ابل رہے تھے۔

"م۔ م۔ میں اٹھ نہیں سکتی۔ مجھے کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ روزی راسکل نے پشت کے بل سیدھے گرے ہوئے تکلیف بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اس کی پوزیشن سے ہی سمجھ گیا کہ روزی راسکل کی ریڑھ

کی ہڈی کو ضرب آ گئی ہے وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے ایک ہاتھ سے روزی راسکل کی گردن اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹانگ پکڑ کر دونوں ہاتھوں سے اسے اوپر کو اٹھایا اور پھر ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس نے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے اور روزی راسکل ایک بار پھر چیختی ہوئی ایک دھماکے سے فرش پر جا گری۔

"بس اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ تم اب ٹھیک ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اس انداز میں اپنے جسم کو حرکت دی جیسے اسے یقین ہو کہ اس کا جسم حرکت نہیں کرے گا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی جب اس نے اپنے جسم کو حرکت کرتے دیکھا اور پھر اس کا جسم تیزی سے سمٹا اور پھر وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ چیرم اس دوران ساکت ہو چکا تھا جبکہ ماسٹر احسان اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا لیکن بہرحال تھا وہ ہوش میں البتہ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"یہ اس چیرم سے لڑتے ہوئے مجھے اچانک محسوس ہوا کہ میرا جسم ست پڑتا جا رہا ہے میں نیچے گر گئی لیکن شکر ہے کہ میرا ہاتھ مشین پسٹل تک پہنچ گیا اس وقت تک میرے جسم میں کچھ حرکت باقی تھی اس لئے میں نے اپنے اوپر چھلانگ لگاتے ہوئے اس چیرم پر فائر کھول دیا اور پھر میرا جسم مکمل طور پر بے حس ہو گیا تھا لیکن تم نے کیا کیا۔ مجھے کیسے ٹھیک کیا"۔۔۔۔ روزی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری ریڑھ کی ہڈی پر ضرب لگ گئی تھی جس سے ریڑھ کی

ہڈی کا ایک مہرہ معمولی سا ٹیڑھا ہو گیا تھا میں نے مخصوص انداز میں اس مہرے کو دوبارہ ایڈ جسٹ کر دیا اور تم ٹھیک ہو گئی بہر حال اب یہ دونوں تو بے کار ہو چکے ہیں ہمیں باہر چیک کرنا ہو گا" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میرے پاس مشین پسٹل ہے۔ میں باہر جاتی ہوں" ——— روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کھلے دروازے سے باہر نکل گئی جبکہ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر جھک کر ایک ہاتھ سے ماسٹر احسان کا بازو پکڑا اور پھر اسے گھسیٹ کر وہ دیوار کے قریب لے گیا اور پھر اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کے دوسرے بازو کو پکڑا اور اسے اٹھا کر کمرے کے کونے میں اس طرح پہنچا دیا کہ باوجود مفلوج جسم ہونے کے کمرے کی دونوں دیواروں کے درمیان پھنس کر بیٹھا رہ گیا اسی لمحے روزی راسکل واپس آ گئی۔

"باہر اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور یہ جگہ بھی کسی ویران علاقے میں ہے۔ باہر دور دور تک درختوں کا ذخیرہ ہے البتہ صحن میں ایک نئی کار کھڑی ہوئی ہے اور یہاں فون بھی ہے" ——— روزی راسکل نے پوری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں یہاں سے باہر نہیں گئے بلکہ فون کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ اسے بھی فون والے کمرے میں لے چلتے ہیں میں نے عمران صاحب کو فون کرنا ہے" ——— ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے مفلوج ماسٹر احسان کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر

کاندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اسے ہوا کیا ہے۔ یہ ہے تو ہوش میں لیکن حرکت نہیں کر سکتا" ——— روزی راسکل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے توڑ دیئے ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ تم ریڑھ کی ہڈی کی سپیشلسٹ ہو۔ اسے جوڑ بھی لیتے ہو اور توڑ بھی دیتے ہو" ——— روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل سپیشلسٹ عمران صاحب ہیں۔ میں تو ان کا شاگرد ہوں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ۔ یہ داؤ مجھے بھی سکھاؤ" ——— روزی راسکل نے کہا۔

"سکھاؤں گا" ——— ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار خوش ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی ایک کمرے میں فون بھی موجود تھا اور کرسیاں بھی۔ ٹائیگر نے ماسٹر احسان کے بے حس و حرکت جسم کو ایک کرسی پر ڈالا اور خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو ماسٹر احسان۔ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ تم نے ہمارے کمرے سے جانے کے بعد کیا کیا ہے اور رانا ہاؤس پر اپنے آدمی بھیجے ہیں یا نہیں تو میں تمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں ورنہ اگر میں تمہیں گولی نہ بھی ماروں تب بھی تمہاری باقی ساری عمر اسی طرح بے حس و حرکت پڑے گزر جائے گی اور تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو کہ یہ زندگی کیسی ہو

گی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہی ماسٹر احسان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا تم مجھے واقعی ٹھیک کر دو گے"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے رک رک کر کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بولنے میں بھی رکاوٹ پیش آ رہی ہو۔

"ہاں اور جو بات میں کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے یہاں سے فون کر کے اپنے آدمیوں کو رانا ہاؤس کو گھیرنے کا حکم دیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ وہ ایس وی میزائل بھی ساتھ لے جائیں اور وہاں پہنچ کر مجھے ٹرانسیٹر پر اطلاع دیں پھر میں خود وہاں پہنچ کر اپنے سامنے مشن مکمل کراؤں گا اس لئے میں اور جیرم انتظار کرتے رہے اور جب میرے آدمیوں نے اطلاع دی کہ وہ وہاں پہنچ گئے ہیں تو مجھے خیال آیا کہ تمہیں زندہ چھوڑ کر جانا حماقت ہے اس لئے تمہارا خاتمہ کر دیا جائے چنانچہ میں جانے سے پہلے تم دونوں کا خاتمہ کرنے کے لئے جیرم کے ساتھ وہاں گیا تھا لیکن نجانے تم کس طرح فلورٹائی سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس کے بعد تمہیں معلوم ہے"۔ ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی تمہارے وہاں گئے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"چار آدمی۔ ہم نے وہاں میزائل ہی تو فائر کرنے تھے اور کیا کرنا تھا"۔۔۔۔ ماسٹر احسان نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور کرسی سے اٹھ کر اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف۔ عمران صاحب ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہولڈ آن کرو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"کس جنگل سے بول رہے ہو"۔۔۔۔ عمران کی چہکتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"میں اس وقت واقعی کسی جنگل نما علاقے سے ہی بول رہا ہوں باس لیکن ابھی مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ جنگل کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزی راسکل کے روز کلب سے اغوا ہونے سے لے کر اب تک کی ساری روئیداد سنا دی۔

"ماسٹر احسان کے چاروں آدمی اس وقت بلیک روم میں موجود ہیں۔ جوزف نے انہیں چیک کر لیا تھا اور میں ان سے پوچھ گچھ کر رہا تھا انہوں نے بھی ماسٹر احسان کا ہی نام لیا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق ماسٹر احسان کو یہ اطلاع ملی تھی کہ روزی راسکل اس عمارت میں ہے اس لئے وہ اسے ہلاک کرنے کے لئے اس عمارت کو میزائلوں کو اڑا دینا چاہتے تھے لیکن اب تمہارے فون سے اصل حالات کا علم ہوا ہے

تم ایسا کرو کہ اس ماسٹر احسان کو لے کر رانا ہاؤس آ جاؤ یہ کافرستان کا خاص ایجنٹ ہے اور یہاں اس کا پورا گروپ ہو گا اس لئے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ضروری ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں اسے لے کر آ رہا ہوں" ——— ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو ماسٹر احسان۔ اب تمہیں باس ٹھیک کرے گا۔ تمہارے چاروں آدمی پہلے ہی باس کی قید میں پہنچ چکے ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"وہ کیسے پکڑے گئے" ——— روزی راسکل نے حیران ہو کر کہا۔

"تم حیران ہو رہی تھیں کہ میں نے رانا ہاؤس کے متعلق کیوں اسے بتا دیا ہے تو اصل بات یہی تھی کہ میں ایک تو وقت چاہتا تھا دوسرا مجھے معلوم تھا کہ رانا ہاؤس پر حملہ کر کے یہ اپنی موت کو خود دعوت دیں گے" ——— ٹائیگر نے ماسٹر احسان کو کھینچ کر کاندھے پر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ وہاں کیا ہے" ——— روزی راسکل نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم کہ وہاں کیا ہے لیکن کچھ نہ کچھ ہے ضرور۔ اب دیکھو ماسٹر احسان کے آدمی ظاہر ہے انتہائی تربیت یافتہ افراد ہوں گے لیکن وہ وہاں جاتے ہی پکڑے گئے اگر ماسٹر احسان بھی وہاں پہنچ جاتا تو یہ بھی اب تک پکڑا جا چکا ہوتا" ——— ٹائیگر نے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا استاد مجھے لمحہ لمحہ حیران کرتا جا رہا ہے۔ مجھے تو اب ایسے محسوس ہونے لگا ہے کہ اصل راسکل تو وہ ہے میں خواہ مخواہ اپنے نام کے ساتھ راسکل لگائے پھرتی ہوں" ——— روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب راسکل نہیں ہیں۔ وہ تو راسکلز کے خلاف کام کرتے ہیں اور چونکہ تم صرف نام کی راسکل ہو۔ اس لئے ابھی تک زندہ پھر رہی ہو اگر انہیں ذرا بھی احساس ہو جاتا کہ تم واقعی راسکل ہو تو اب تک تم نجانے کتنی گہری قبر میں اتر چکی ہوتیں" ——— ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

"اب تم جو کچھ کہتے ہو مجھے اس پر یقین آ جاتا ہے جبکہ پہلے میں تمہاری باتوں پر یقین نہ کرتی تھی کیا تم مجھے بھی اپنے استاد کی شاگردی میں بٹھا سکتے ہو" ——— کار کے قریب پہنچتے ہوئے روزی راسکل نے کہا۔

"ان کی شاگردی بڑے دل گردے کا کام ہے روزی راسکل۔ تم بس اس طرح ہی روزی راسکل بنی رہو تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے"۔ ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر ماسٹر احسان کو دونوں سیٹوں کے درمیان ٹھونستے ہوئے کہا۔

"کیا مجھے بھی رانا ہاؤس جانا ہو گا" ——— روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنے روز کلب جا سکتی ہو۔ میں تمہیں کسی ایسی جگہ ڈراپ کر دوں گا جہاں سے تم ٹیکسی پکڑ کر جا سکتی ہو" ——— ٹائیگر نے

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اوہ کار کی چابیاں تو تم نے اس کی جیب سے نکالی نہیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے واپس باہر نکلتے ہوئے کہا اور روزی راسکل سر ہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ہوٹل گارڈن کے وسیع ہال کے ایک کونے میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز ایک بڑی سی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے روزانہ لنچ پر سب ممبرز اکٹھے ہوتے تھے اور ہر روز کسی ایک ممبر کی طرف سے دوسروں کو لنچ کی دعوت دی جاتی تھی آج جولیا نے دعوت دی تھی اور چونکہ جگہ کا انتخاب دعوت دینے والے ممبر کی صوابدید پر ہوتا تھا اس لئے آج کی دعوت جولیا نے انہیں ہوٹل گارڈن میں دی تھی اور اس وقت وہ سب مل کر لنچ کرنے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب غائب ہیں۔ میں نے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"وہ آج کل ایک بدمعاش عورت کے چکر میں ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا کا چہرہ غصے سے

سرخ پڑ گیا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے تنویر۔ اگر الزام ہی لگانا ہے تو پھر کم از کم اچھے الفاظ تو اپنے منہ سے نکالا کرو"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا غلط بات کی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بدمعاش عورت کا کیا مطلب ہے۔ کیا تمہیں اب گفتگو کرنے کے آداب بھی سکھانے پڑیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے پہلے بات نہیں کی تھی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم لوگوں نے میری بات پر یقین نہیں کرنا اب صفدر نے بات کی ہے تو میں نے بھی بات کر دی ہے۔ جہاں تک بدمعاش عورت کے الفاظ کا تعلق ہے تو وہ عورت خود اپنے آپ کو بدمعاش کہلواتی ہے میں نے کہہ دیا تو کیا برا کیا"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"کوئی عورت اپنے آپ کو بدمعاش نہیں کہلوا سکتی۔ سمجھے"۔ جولیا نے کہا۔

"راسکل کسے کہتے ہیں۔ بدمعاش کو ہی کہتے ہیں ناں۔ تو وہ عورت جس کا نام روزی ہے اپنے آپ کو روزی راسکل کہلواتی ہے اور ویسے بھی وہ کوئی اچھی عورت نہیں ہے روز کلب کی مالکہ ہے پیشہ ور قاتلہ بھی رہی ہے اور مردوں سے لڑائی بھڑائی بھی کرتی رہتی ہے۔ اس کا باپ بھی پیشہ ور قاتل تھا۔ زیر زمین دنیا میں کام کرنے والی اس قسم کی

عورت تو بدمعاش ہی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"روزی راسکل۔ یہ کیسا نام ہے۔ تمہیں اس سب تفصیل کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے اس عورت کو عمران کے ساتھ رانا ہاؤس میں جاتے ہوئے دیکھا تھا میں وہاں سے گزر رہا تھا۔ میں نے اس کا نام بھی سنا ہوا تھا اور کسی حد تک میں اسے جانتا بھی ہوں مجھے اسے عمران کے ساتھ اور خاص طور پر عمران کو رانا ہاؤس جاتے دیکھ کر بیحد حیرت ہوئی میں نے سلیمان سے فون پر بات کی تو سلیمان نے بتایا کہ روزی راسکل تو فلیٹ پر بھی آئی تھی اور اس نے ناشتہ بھی عمران کے ساتھ کیا تھا چنانچہ میں نے خصوصی طور پر اس روزی راسکل کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور یہ وہی معلومات ہیں جو میں نے ابھی بتائی ہیں"۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ سارے ممبرز کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اپنے طور پر کسی کیس میں مصروف ہیں اس عورت کے ساتھ ملاقاتیں بھی اس کیس کے سلسلے میں ہی ہوں گی"۔۔۔۔ صفدر نے جولیا کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسا کیس ہو گا جس میں ایک بدمعاش عورت سے رابطے کئے جائیں یہ بات مس جولیا اچھی طرح سمجھ سکتی ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے

کہا۔ ظاہر ہے وہ ایسا موقع کہاں ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔

"ویٹر"—— جولیا نے اونچی آواز میں ایک طرف کھڑے ہوئے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"—— ویٹر نے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کارڈلیس فون لے آؤ"—— جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"—— ویٹر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"کیا آپ عمران صاحب سے بات کرنا چاہتی ہیں"—— صفدر نے کہا۔

"ہاں اور یہ ضروری ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا آدمی کسی بدمعاش عورت سے رابطہ رکھے اگر واقعی ایسا ہے تو میں چیف سے بات کروں گی"—— جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور صفدر سمیت سب ممبرز کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ جولیا جو کچھ کہہ رہی تھی اس کی اصلیت وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ جولیا کو غصہ عورت سے تعلقات پر ہے لیکن وہ خاموش رہے۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر کارڈلیس فون پیس لے کر آیا اور جولیا کو دے کر وہ واپس چلا گیا۔

"اس میں لاؤڈر ہے۔ اس کا بٹن آن کر دیں تاکہ ہم بھی عمران صاحب کا جواب سن سکیں"—— صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"حقیر فقیر پر تقصیر——" رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس نے حسب عادت اپنا تعارف شروع کر دیا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ بتاؤ کہ بدمعاش عورت سے تمہارا کیا تعلق ہے"—— جولیا نے درمیان میں ہی بات کاٹتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اگر انکساری تمہیں پسند نہیں ہے محترمہ تو پھر اللہ اس جھوٹ پر مجھے معاف کرے۔ حقیر فقیر نہ سہی امیر کبیر——" عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"پھر وہی بکواس۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ روزی راسکل کون ہے اور تم سے اس کے کیا رابطے ہیں"—— جولیا نے ایک بار پھر اس کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"چلیے اگر میرا تعارف آپ کو پسند نہیں ہے تو آپ اپنا تعارف کرا دیں تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس شریف خاتون سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں"—— عمران نے جواب دیا اور سارے ممبرز بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے پاس کوئی معقول جواب نہیں ہے اور تنویر نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے میں چیف سے بات کرتی ہوں"—— جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مس جولیا۔ پبلک جگہ پر آپ چیف سے بات نہ کریں"۔ صفدر نے کہا تو جولیا بٹن دباتے دباتے رک گئی پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور فون آف کر کے ایک طرف رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر حزن و ملال کے تاثرات نمایاں تھے اور بےحد سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

"مس جولیا۔ آپ عمران صاحب کی طبیعت اور فطرت سے ہم سے زیادہ واقف ہیں اس کے باوجود نجانے کیوں آپ کو معمولی باتوں پر اس قدر رنج پہنچتا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے صفدر۔ یہ دل کے معاملات ہوتے ہیں سب کچھ جاننے کے باوجود سب کچھ محسوس ہوتا ہے"۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا میں نے کوئی مزاحیہ بات کی ہے"۔۔۔ صالحہ نے ان سب کو ہنستے دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ صفدر کو دل کے معاملات سمجھا رہی ہیں مس صالحہ"۔ چوہان نے کہا تو صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ میرے ذہن میں تو یہ بات نہ تھی"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ کو چیف سے بات کرنی چاہئے کیونکہ عمران کا یہ تعلق اس قدر واہیات ہے کہ چیف لازماً اس کا انتہائی سخت نوٹس لے گا۔ آپ یہاں سے فون کر سکتی ہیں اس میں آپ چیف کا نام نہ لیں۔

یہاں بھی ہم علیحدہ جگہ پر ہیں"۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ مجھے بات کرنی چاہئے۔ یہ میری ڈیوٹی میں شامل ہے کہ چیف کے نوٹس میں ممبرز کی ایسی باتوں کو لے آؤں"۔ جولیا نے ایک بار پھر فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران تو ممبر نہیں ہے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ ہو لیکن اس کا ہم سے تعلق تو بہرحال ہے"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے فون آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس ہوٹل گارڈن کے ہال کے ایک کونے سے۔ یہاں سب ممبرز میری دعوت پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم لنچ کر رہے تھے کہ تنویر نے بتایا کہ عمران ان دنوں ایک بدمعاش عورت کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے اور وہ اسے اپنے ساتھ رانا ہاؤس بھی لے گیا تھا اس عورت کا نام روزی راسکل بتایا گیا ہے یہ روز کلب کی مالکہ ہے اور زیرزمین دنیا سے اس کا گہرا تعلق ہے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر"۔۔۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"م۔ م۔ میرا مطلب ہے نہ عمران کے اس بازاری اور بدمعاش عورت سے تعلقات کے اثرات دوسرے ممبرز پر بھی پڑ سکتے ہیں"۔ جولیا نے ایکسٹو کے جواب پر قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران سروس کا ممبر نہیں ہے اور وہ اپنی نجی زندگی جس طرح گزارتا ہے اس سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے ویسے تمہاری اور دوسرے ممبرز کی اطلاع کے لئے اتنا بتادوں کہ تم لوگ دعوتیں کھانے میں مصروف ہو جبکہ عمران نے اس عورت روزی راسکل کے ساتھ مل کر پاکیشیا کو انتہائی خوفناک حادثے سے بچالیا ہے۔ پاکیشیا کے صدر کو گزشتہ روز ختم ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کی اختتامی نشست کے دوران ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی اور یہ منصوبہ بندی اس قدر بے داغ تھی کہ نہ ہی ممبرز کو اس کی اطلاع مل سکی تھی اور نہ ہی مجھے۔ حتیٰ کہ عمران کو بھی اس بارے میں علم نہ تھا لیکن اس عورت روزی راسکل نے جو ٹائیگر کی ساتھی ہے انتہائی بے داغ انداز میں کام کر کے صدر کو بچالیا اور عمران کو اس وقت اطلاع ملی جب روزی راسکل نے کام مکمل کرلیا تھا اس کے بعد اس کی باقیات سے نمٹنے کا کام عمران نے ٹائیگر اور روزی راسکل کے ساتھ مل کر کیا اور پھر مجھے اس سارے کیس کی اطلاع دی اس لحاظ سے دیکھا جائے تو روزی راسکل نے پاکیشیا کے لئے کارنامہ سرانجام دیا ہے"—— ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے سارے ممبرز ایکسٹو کا جواب سن رہے

تھے ان سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ شرمندگی کے تاثرات واضح طور پر نظر آرہے تھے۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی شرمندگی کی بات ہے کہ پاکیشیا کے خلاف اس قدر بھیانک منصوبہ بندی ہوئی اور ہم فارغ بیٹھے دعوتیں کھا رہے ہیں"—— صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے الہام تو نہیں ہوتا کہ ایسا ہو رہا ہے"—— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب"—— اچانک صدیقی کی آواز سنائی دی اور سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں عمران کھڑا اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہال کا جائزہ لے رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں آگیا ہے۔ صفدر نے ہاتھ اونچا کر کے اسے اشارہ کیا تو عمران چونکا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"واہ۔ واہ۔ پوری بارات ہے مع حضرت نکاح خواں کے۔ واہ۔ قسمت کی خوبی اسے ہی کہتے ہیں"—— عمران نے قریب آکر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے میری کال کے جواب میں بکواس کیوں شروع کر دی تھی"—— جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"بکواس۔ کیا مطلب۔ میں تو اپنا تعارف کرا رہا تھا"—— عمران نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم ہوٹل گارڈن میں

ہیں جبکہ مس جولیا نے تو یہ بات فون پر نہ کی تھی"——— صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ ابھی تک تمہیں اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ کیوں مس صالحہ"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ البتہ جولیا کا چہرہ جذبات کی شدت سے یکلخت گلنار سا ہو گیا شاید عمران کے اس ذو معنی فقرے نے اس کے دل کی تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ روزی راسکل کا کیا سلسلہ ہے۔ بڑا عجیب سا نام ہے۔ ویسے مس جولیا نے چیف سے بات کی تھی تو چیف نے جو جواب دیا اس سے واقعی ہمیں انتہائی شرمندگی کا احساس ہو رہا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"اچھا۔ شرمندگی کا احساس ہوا ہے۔ مبارک ہو۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ابھی تمہارے اندر کا ضمیر زندہ ہے ورنہ بزرگ تو یہی کہتے ہیں کہ زیادہ کھانے والے کے دل میں چربی بڑھ جاتی ہے اور وہ ہر قسم کی شرمندگی کے احساس سے عاری ہو جاتا ہے اور باوجود اس بات کے آج کل دعوتیں کھائی جا رہی ہیں۔ بہت خوب"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اب آپ ہمیں شرمندہ نہ کیجئے۔ پلیز"——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو دعوتیں کھانے کے باوجود شرمندہ ہو رہے ہو تو میرا کیا حال

ہوا ہو گا اس کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو۔ کیونکہ میں تو دعوتیں تو ایک طرف سلیمان کی طرف سے بائیکاٹ کا شکار ہو رہا ہوں اور جیب میں اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ اس جیسے اعلیٰ ہوٹل تو ایک طرف کسی تنور پر ہی جا کر روٹی کھا لوں اور بزرگ ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ آدمی کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو اسے ہر طرف سے دعوتوں کی آفرز ملتی ہیں لیکن جو بیچارہ بھوکا ہو اسے کھاتے ہوئے لوگ بھی کھانے کی صلح تک نہیں کرتے"۔ عمران نے ایک ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ واقعی ہم سے حماقت ہوئی ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا اور پھر ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"کیا کھانا پسند کرو گے"——— جولیا نے مینو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کھانا۔ اوہ نہیں۔ اس چھوٹے سے ہوٹل میں کھانا میرے سٹیٹس کے خلاف ہے لنچ میں نے فائیو سٹار ہوٹل میں کر لیا تھا بس چائے پیوں گا"——— عمران نے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا نے ویٹر کو سب کے لئے چائے لانے کا کہا۔

"تو پھر کیوں بکواس کر رہے تھے"——— جولیا نے ویٹر کے جاتے ہی غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"بکواس۔ کیا مطلب۔ کیا اس ہوٹل میں کھانا کھانے والوں کے دل پر نہ سہی دماغ پر چربی چڑھ جاتی ہے کہ اب بزرگوں کے قول ہی اسے بکواس لگتے ہیں"——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ روزی راسکل کے بارے میں بتا رہے

تھے"۔۔۔۔ صفدر نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ اس کے بھی جملہ حقوق محفوظ ہو چکے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جملہ حقوق محفوظ ہو چکے ہیں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ سب نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر اکیلا بے لگام پھر رہا تھا کہ قدرت نے اسے لگام دینے کا فیصلہ کر لیا اور تمہیں معلوم ہے کہ قدرت کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں چنانچہ اب صورت حال یہ ہے کہ ٹائیگر لگام سے بچنے کے لئے جتنی کوشش کرتا ہے لگام اتنی ہی ٹائٹ ہوتی جا رہی ہے اور اس لگام کا نام روزی راسکل ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ لیکن عمران کے اس فقرے کا سب سے خوشگوار اثر جولیا پر ہوا اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"یہ روزی راسکل صاحبہ ہیں کون۔ کبھی ان کا تعارف تو کرائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ایک لڑکی ہے جس کا کہنا ہے کہ وہ راسکل ہے کیونکہ وہ پیشہ ور قاتلہ رہ چکی ہے اور اس نے نجانے کتنے مردوں کی گردنیں توڑ دیں ہیں وہ اپنے آپ کو مارشل آرٹ کی ماہر سمجھتی ہے اور مردوں سے لڑنا اور انہیں شکست دینا اس کا محبوب مشغلہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف نے بتایا ہے کہ اس نے کارنامہ سرانجام دیا ہے کچھ تفصیل

تو بتائیں کہ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اسی لمحے ویٹر چائے لے کر آ گیا اور عمران خاموش ہو گیا جب چائے کے برتن رکھ کر ویٹر واپس چلا گیا تو عمران نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری سٹرینج۔ یہ روزی راسکل تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑا مشہور محاورہ ہے کہ جب اللہ چاہے تو چڑیوں سے باز مروا دیتا ہے۔ بس یہی کام اس مشن کے ساتھ بھی ہوا۔ میں بھی مطمئن ہو کر بیٹھ گیا کہ کافرستان کی منصوبہ بندی ناکام ہو گئی ہے اگر روزی راسکل کام نہ دکھاتی تو یقین کرو مجھ سمیت سیکرٹ سروس کو اخلاقاً خودکشی کرنی پڑ جاتی۔ اس لحاظ سے تو روزی راسکل ہماری محسن ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس سے ملاقات تو کراؤ"۔۔۔۔ جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہارا تعارف کس انداز میں کرایا جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دوست کہہ دینا اور کیا کہنا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"صرف دوست بس"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار شرما سی گئی جبکہ سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہارے لئے یہ اعزاز کیا کم ہے کہ تم ہمیں دوست کہو"۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے لئے تو یہ واقعی اعزاز ہے میں تو تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا" ---- عمران نے جواب دیا اور سب اس کے اس گہرے اور خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم روزی راسکل کو بلاؤ۔ مجھے تو اس سے ملنے کا بیحد اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" ---- جولیا نے فون پیس اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھرو پراپر چینل اسے بلایا جا سکتا ہے اور اس وقت پراپر چینل کے لئے ٹرانسمیٹر کی ضرورت ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور اسے گھما کر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو باہر کی طرف کھینچا اور پھر گھڑی کو منہ سے لگا کر ٹائیگر کو بار بار کال کرنے لگا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور" ---- تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور" ---- عمران نے پوچھا۔

"الفریڈ کلب میں باس۔ اوور" ---- ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میں ہوٹل گارڈن سے بول رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنی روزی راسکل کو جہاں بھی وہ ہو لے کر فوراً ہوٹل گارڈن پہنچ جاؤ۔ سارے ساتھی اس خاتون کی زیارت کرنا چاہتے ہیں جس نے ٹائیگر کو لگام ڈالی ہوئی ہے۔ جلدی پہنچو۔ اوور اینڈ آل" ---- عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے ونڈ بٹن پریس کر دیا اور پھر چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ جب آپ کو پہلی بار کافرستان کی اس منصوبہ بندی کا علم ہوا تو آپ نے چیف کو اطلاع نہیں دی تھی" ---- کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔

"دی تھی اطلاع۔ لیکن وہ سارا مشن فون کالوں پر ہی ختم ہو گیا اور چیف نے چیک دینے سے بھی انکار کر دیا اس لئے کیا کرتا خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ اب بھی فائنل مشن کی اطلاع نہ دینا چاہتا تھا کیونکہ سوپر فیاض بہرحال چاہے لاکھ کنجوس سہی لیکن تمہارے چیف کے مقابل اسے حاتم طائی ہی کہا جا سکتا ہے لیکن چیف کو رپورٹ اس لئے دینا پڑی کہ کافرستانی پرائم منسٹر نے اپنے منصوبہ کی ناکامی پر روزی راسکل' ٹائیگر اور مجھ حقیر فقیر پر تقصیر کو ہر صورت میں ختم کرنے کے احکامات صادر کر دیئے تھے اور اس سے حماقت یہ ہوئی کہ اس نے یہ کام پاکیشیا دارالحکومت میں موجود اپنے ان ایجنٹوں کے ذمے لگا دیا جو اب تک خفیہ تھے اور جن کی وجہ سے بعض اوقات سیکرٹ سروس کی سرگرمیاں بھی لیک آؤٹ ہو جایا کرتی تھیں ٹائیگر اور روزی راسکل نے ان ایجنٹوں کے سربراہ پر قابو پا لیا تھا اور چونکہ اس پورے گروہ کا خاتمہ ضروری تھی اس لئے یہ مشن سوپر فیاض کے حوالے نہ کیا جا سکتا تھا" ---- عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد ہال کے دروازے پر ٹائیگر نظر آیا جس کے

ساتھ ایک نوجوان لڑکی تھی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں باقاعدہ سرخ رنگ کا رومال باندھا ہوا تھا۔ وہ اس انداز میں چل رہی تھی جیسے واقعی کوئی بڑا بدمعاش چلتا ہے۔

"یہ ہے روزی راسکل" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی راسکل ہی لگ رہی ہے" ---- جولیا نے جواب دیا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں فور سٹارز کے سلسلے کا ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

راک ہیڈ

مکمل ناول

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

○ راک ہیڈ --- کافرستان کی ایک ایسی تنظیم جس نے پاکیشیا میں جعلی کرنسی پھیلا کر اسے معاشی طور پر تباہ کرنے کا پلان بنایا۔

○ راک ہیڈ --- جس کے خلاف فور سٹارز جب حرکت میں آئے تو انہیں بے پناہ اور خوفناک جدوجہد کرنا پڑی۔ انتہائی خوفناک جدوجہد۔

○ بنام جزیرہ --- جسے تباہ کرنے کے لئے عمران نے خود وقت مقرر کر دیا اور پھر فور سٹارز سمیت وہ خود اس جزیرے میں پھنس کر رہ گیا اور جزیرے کی تباہی کا وقت تیزی سے قریب آتا چلا جا رہا تھا۔ کیا عمران اور فور سٹارز بھی جزیرے کی تباہی کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے۔ یا ---؟

○ راک ہیڈ --- جس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے سے عمران نے صاف انکار کر دیا لیکن پھر سلیمان کے حکم پر اسے مجبور ہو کر اسے تباہ کرنے کا حکم دینا پڑا۔ کیا عمران سلیمان کا حکم ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔ یا ---؟

○ راک ہیڈ --- جس کے خلاف عمران اور فور سٹارز کو اپنی زندگی کی ہولناک جنگ لڑنی پڑی۔ (انتہائی تیز رفتار ایکشن ' بے پناہ سسپنس)

===== لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حیرت انگیز واقعات =====

☆☆☆☆☆ ایک یادگار اور منفرد انداز کی کہانی ☆☆☆☆☆

یوسف برادرز - پاک گیٹ ' ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

عمران کا اغوا

مصنف: مظہر کلیم ایم۔اے

- عمران کو اس کے فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا — کیوں — کس لئے — ؟
- عمران جو زندگی میں پہلی بار انتہائی بے بسی کے عالم میں مسلسل ایک تنظیم سے دوسری تنظیم کے ہاتھوں اغوا ہوتا رہا لیکن کیا وہ واقعی بے بس تھا۔
- مادام سوسن۔ بلیک شیڈز کی چیف جس نے عمران کو اپنے قبضے میں رکھنے کیلئے اسے ہمیشہ کیلئے چلنے سے معذور کر دیا۔ کیا واقعی عمران معذور ہو گیا۔ یا؟
- پاکیشیا سیکرٹ سروس جو عمران کی تلاش میں مسلسل جگہ جگہ دھکے کھاتی رہی لیکن عمران کو تلاش نہ کر سکی — کیوں — ؟
- وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقین ہو گیا کہ اب عمران کبھی اپنے قدموں پر کھڑا نہ ہو سکے گا۔ پھر کیا ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
- کیا عمران اپنی معذوری کا کوئی علاج کر سکا — یا ہمیشہ کے لئے فیلڈ سے غائب ہو گیا — ؟
- عمران کے اغوا کا اصل مقصد کیا تھا — ؟
- کیا عمران کو اغوا کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکے یا — ؟

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور منفرد انداز کی کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

سپر مائینڈ ایجنٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم۔اے

ٹامور — بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنٹ جسے عمران بھی سپر مائینڈ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا — کیوں — ؟

ٹامور — جس نے بے پناہ ذہانت سے عمران کو پے در پے اور واضح شکستیں دیں کیسے؟

ٹامور — سپر مائینڈ ایجنٹ جس کے مقابلے میں آ کر عمران کو پہلی بار معلوم ہوا کہ دراصل ذہانت کسے کہتے ہیں۔

ٹامور — جس نے تمام تر حفاظتی اقدامات اور بلیک زیرو کی موجودگی کے باوجود صرف اپنی ذہانت سے دانش منزل سے اہم ترین فارمولا اڑا لیا اور عمران نے بلیک زیرو کو ہمیشہ کے لئے دانش منزل سے نکال دیا۔ حیرت انگیز سچویشن۔

ٹامور — جس نے عمران کے فلیٹ میں پہنچ کر انتہائی ذہانت سے فارمولا حاصل کر لیا اور عمران سر پیٹتا رہ گیا۔

ٹامور — جس نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار عمران کو اپنی ذہانت سے واضح شکست دیدی۔

- ایک ایسا مشن — جس میں آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقتاً واضح شکست کا مزہ چکھنا پڑا — کیا واقعی — ؟
- لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات۔ بے پناہ اور حیران کر دینے والا سسپنس۔

ذہانت سے بھرپور ایکشن، ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور یادگار حیثیت کا حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

فور سٹارز

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

فورسٹارز ——— سیکرٹ سروس کا ایک نیا گروپ ——— جس کا سربراہ صدیقی تھا۔

فورسٹارز ——— ایک ایسا گروپ ——— جو پاکیشیا کے مجرموں کے لئے دہشت کا نشان بن گیا ——— کیسے ——— ؟

عمران ——— جو اپنے آپ کو سپر سٹار کہلانے پر مصر تھا لیکن صدیقی اور فورسٹارز نے اُسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ——— کیوں ——— ؟

نواب بہادر ——— منشیات کے انتہائی فعال اور وسیع نیٹ ورک کا سربراہ جس نے پاکیشیا کے ہزاروں لاکھوں خاندانوں کو تباہ کر دیا۔ نواب بہادر کون تھا ——— ؟

نواب بہادر ——— جس کا نام سب جانتے تھے لیکن کوئی اس کی اصل شخصیت سے واقف نہ تھا۔

فورسٹارز ——— جب نواب بہادر کو تلاش کرنے نکلا تو یکسر ناکام ہو گیا ——— کیوں ——— ؟

سٹار فورس ——— عمران کی درخواست پر ایکسٹو نے سرکاری طور پر ایک نئی فورس قائم کر دی ——— یہ فورس کیا تھی ——— اور اس کے ممبران کون تھے ——— ؟

گلشن جہاں ——— نواب رضا کی اکلوتی صاحبزادی ——— جس سے عمران شادی کے لئے انتہائی سنجیدہ ہو گیا اور اس نے سر سلطان کی معرفت گلشن جہاں سے شادی کا پیغام بھجوا دیا۔

• — وہ لمحہ ——— جب عمران نے جولیا کو گلشن جہاں کے ساتھ ہونے والی اپنی شادی کی تقریب میں چلنے کے لئے رضامند کر لیا ——— کیا واقعی جولیا رضامند ہو گئی ——— ؟

ارباب ——— گرین کارڈ نامی تنظیم کا سربراہ ——— جو مزاحیہ باتیں کرنے میں عمران سے بھی دو جوتے آگے تھا ——— ایک دلچسپ، انوکھا اور منفرد کردار۔

• — کیا فورسٹارز اور عمران، نواب بہادر کی اصل شخصیت کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گئے ——— یا ——— ؟

• غنڈوں۔ بدمعاشوں کے ساتھ فورسٹارز کی انتہائی ہولناک اور لرزہ خیز فائٹس۔ مزاح۔ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور۔ قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا ——— ایک دلچسپ ناول

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

رائل سروس

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

رائل سروس ——— ناپال کی جدید سیکرٹ سروس ——— جو کارکردگی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی آگے نکل گئی۔

رائل سروس ——— جس نے ناپال کو سپر پاور بنانے کے لئے ایک انتہائی اہم مشن پر کام شروع کر دیا ——— ایک ایسا مشن جس کی تکمیل ہوتے ہی ناپال دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جاتا۔ ——— یہ مشن کیا تھا ———؟

پرنسز رشنی ——— رائل سروس کی چیف ——— جس کی سرکردگی میں رائل سروس کی کارکردگی اپنے عروج پر پہنچ گئی ——— ایک منفرد اور دلچسپ کردار۔

پرنسز رشنی ——— جس نے خوفناک ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کرایا اور پاکیشیا میں سینکڑوں لوگ چشم زدن میں اس تجربے کی نذر ہو گئے۔ کیا پرنسز رشنی پاکیشیا کی دشمن تھی؟

ڈاکٹر تھراڈ ——— دنیا کے سب سے خوفناک ہتھیار تھراڈ کا موجد۔ ایک ایسا ہتھیار جو پوری دنیا کی بقا کیلئے خطرہ بن گیا۔

ہارڈ راک ——— منشیات کا کاروبار کرنے والی ایک تنظیم ——— جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران رائل سروس اور ڈاکٹر تھراڈ سے ٹکرا گیا۔ کیوں ——— کیا رائل سروس منشیات کے کاروبار میں ملوث تھی؟

رائل سروس ——— جس نے اپنی کارکردگی سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی بے بس کر دیا ——— کیا واقعی رائل سروس، پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی زیادہ فعال تھی ———؟ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔

- عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ پرنسز رشنی اور رائل سروس کے درمیان ہونے والا انتہائی خوفناک ٹکراؤ ——— بھرپور اور تیز ایکشن پر مشتمل انتہائی جان لیوا جدوجہد۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، پرنسز رشنی اور رائل سروس کے مقابلے میں شکست کھا گئے ——— یا ———؟
- انتہائی دلچسپ واقعات ——— لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حالات ——— بے پناہ تجسس ——— اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک منفرد کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

پیشکش از مطبوعات

یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

لاسٹ راؤنڈ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

○ - ایک ایسا مشن جس کا لاسٹ راؤنڈ سب سے تہلکہ خیز ثابت ہوا۔

○ - جوالس - پاکینڈ سیکرٹ سروس کا ٹاپ ایجنٹ - جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اس طرح اپنا مشن مکمل کیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی - حیرت انگیز سچوئیشن۔

○ - ٹموتی - پاکینڈ سیکرٹ سروس کی سیکرٹ ایجنٹ جو انتہائی معصوم اور سادہ لوح تھی۔ کیا وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ تھی - انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کردار۔

○ - ریش - کافرستان سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری جس نے عمران جیسے شخص کو تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا۔ ایک منفرد اور مختلف انداز کا کردار۔

○ - ایک ایسا مشن - جس میں بے پناہ جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے بعد آخرکار ناکامی عمران کا مقدر ٹھہری - وہ مشن کیا تھا اور کس طرح ناکام ہوا ؟

○ - مشن کا لاسٹ راؤنڈ کیا تھا - کیا لاسٹ راؤنڈ عمران کے حق میں ختم ہوا - یا - :

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
بے پناہ سسپنس اور قدم قدم پر چونکا دینے والے ڈرامائی موڑ
ایک ایسی کہانی جو قطعی منفرد انداز میں لکھی گئی ہے۔

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان